عالمی زبانوں میں تراجم قرآن مجید

پہلی تا چودھویں صدی ہجری کے مشہور مفسر و تفاسیر

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم (ابرٰهيم-۴)

ہور ہم نے پیغمبراں ناں نئیں بھیجیو مگر اس غی (اپنی) قوم غی زبان وال تاں جے (وہ) انہاں ناں (ہدایت غوراہ) چنگی طرح سمجھادے

اردو
براہوئی
بلتی
پشتو
پنجابی
سندھی
کھوار
کشمیری
گوجری
انگریزی
آسامی
بنگلہ
بلغاری
ٹامل
ترکی
فارسی
چینی
جاپانی
سواحلی
گجراتی
لاطینی
اطالوی
بلوچی

مرتب مولوی فقیر محمد — بن محمد عبدال

نوید پبلشرز
اردو بازار، لاہور

297
ع
Acc.K

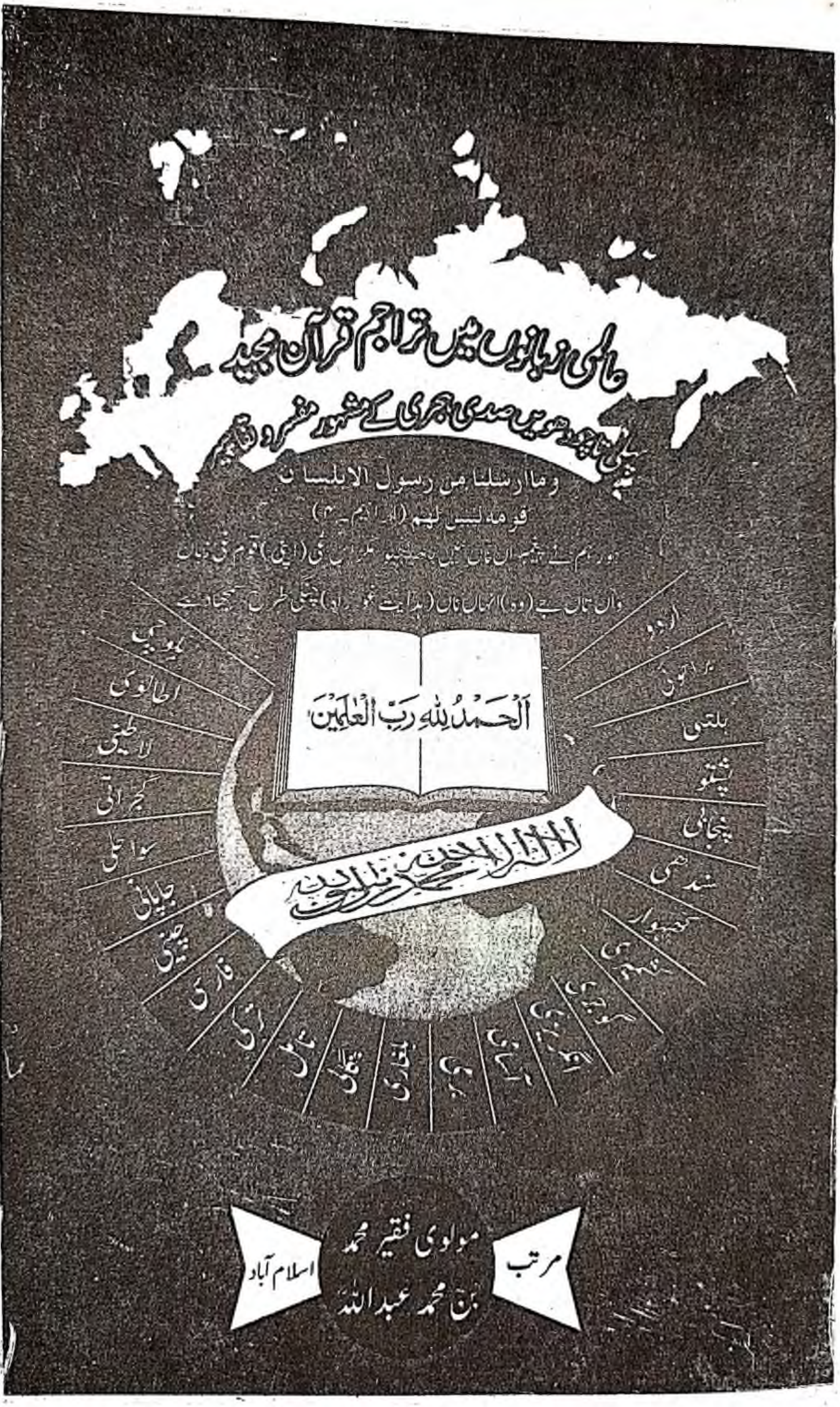

toobaafoundation.com

297.122
ق م س
قرآن مجید ترجمہ

کوائف

نام کتاب : عالمی زبانوں میں تراجم قرآن مجید

نام مؤلف : مولوی فقیر محمد سعید چشتی

مترجم: قرآن مجید (بزبان گوجری)

مؤلف: سیرت طیبہ ''محبوب دو عالم ﷺ'' (بزبان گوجری)

مکان نمبر ۳۴/۴۰۰، ایف لین نمبر ۱۷ اے، چوہڑ ہڑپال پشاور روڈ، راولپنڈی کینٹ۔

ناشر : مکتبہ الھدی

کمپوزنگ : عتیق الرحمن (2281312-21)

تاریخ اشاعت : ۴ دسمبر ۲۰۰۱ء

اشاعت دوئم مع اضافہ: ....

قیمت : ۰ روپے

جملہ حقوق : بحق مرتب محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ : یونیورسٹی بک شاپ

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی۔ اسلام آباد

: (المداوی) مرکز تحریک فروغ ادب گوجری

۳۴/۴۰۰۔ایف، لین نمبر ۱۷ اے۔ چوہڑ ہڑپال،

پشاور روڈ، راولپنڈی کینٹ

toobaafoundation.com

الندوہ ٹرسٹ لائبریری
چھتر۔ اسلام آباد

داخلہ نمبر 10998
تاریخ 12-05-07

K3/012

بسم اللہ الرحمن الرحیم

داخلہ نمبر K6-200
تاریخ 02-11-2021

Al Nadwa Library
الندوہ
Chattar Islamabad 46001
0333-8181536-7
Al Nadwa Educational Trust

toobaafoundation.com

انتساب

خاک پائے علماء حق اس کتاب کو رحمۃ للعالمین ﷺ کے صحابی اور رفیق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نام منسوب کرتا ہے۔ جن کی نگاہ کیمیا اثر نے ہزاروں مردہ دلوں کی مسیحائی فرمائی، اور انہیں رب شناسی کی روحانی دولت سے مالا مال فرمایا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید اور حضور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ کے طفیل اس عاجز کی خطاؤں کو معاف کرے، روحانی وجسمانی تکلیفوں سے نجات دے، اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین! ...... یارب العالمین۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

طالب دعا

مولوی فقیر محمد بن عبداللہ نمبر دار رحمۃ اللہ علیہ

جبڑ جنڈالی، تحصیل ہٹیاں ضلع مظفر آباد۔ آزاد کشمیر

toobaafoundation.com

فہرست مضامین

۱	تقدیم	۱
۲	پیش لفظ	۳
۳	عکس مصحف عثمانی	۵
۴	قرآن مجید	۹
۵	پہلی وحی	۹
۶	آخری وحی	۹
۷	انزال وتنزیل	۱۰
۸	اسم قرآن جن سورتوں میں آیا ہے	۱۱
۹	قرآن مجید کے اسمائے گرامی	۱۲
۱۰	قرآن میں اسمائے قرآن	۱۳
۱۱	قرآن مجید کے مشہور نام	۱۴
۱۲	قرآن مجید میں اسم ذات کا ذکر	۱۴
۱۳	اسم صفات	۱۴
۱۴	لوح محفوظ	۱۴
۱۵	حفاظت قرآن	۱۴
۱۶	مفسر قرآن	۱۵
۱۷	شان مفسر	۱۵
۱۸	راہ ہدایت	۱۵
۱۹	اعجاز وفضیلت	۱۶
۲۰	قرآن مجید علم کا خزانہ	۱۶
۲۱	بے مثل بے مثال	۱۶
۲۲	شفاعت ورحمت	۱۷

toobaafoundation.com

۲۳	ہجران قرآن	۱۷
۲۴	تفسیر و تاویل	۱۸
۲۵	کاتبان وحی	۱۸
۲۶	رسم خط	۱۸
۲۷	کتابت قرآن	۱۸
۲۸	تعلیم قرآن	۱۸
۲۹	تعلیم قرآن کی ترغیب	۱۹
۳۰	حفظ قرآن	۱۹
۳۱	جمع قرآن	۱۹
۳۲	جمع صدر	۱۹
۳۳	جمع مکتوبی	۱۹
۳۴	جامع قرآن مجید	۲۰
۳۵	اعراب القرآن	۲۱
۳۶	قرآن اور اہل بیت	۲۲
۳۷	قرآن مجید عہد رسالت میں	۲۲
۳۸	قرآن مجید عہد خلافت اول	۲۳
۳۹	مکی و مدنی	۲۳
۴۰	بڑی اور چھوٹی آیت	۲۳
۴۱	تعداد سورتیں	۲۳
۴۲	آیات۔کلمات	۲۴
۴۳	حرکات	۲۴
۴۴	سجدۂ تلاوت	۲۴
۴۵	سات قاریوں کے نام	۲۵
۴۶	حروف	۲۵

toobaafoundation.com

۴۷	حفاظت قرآن	۲۶
۴۸	تحریف سے مبرا	۲۶
۴۹	معجزہ	۲۶
۵۰	حروف مقطعات	۲۷
۵۱	حروف مقطعات اور صوفیا کا نظریہ	۲۷
۵۲	علوم القرآن	۲۸
۵۳	تفسیر قرآن مجید	۲۸
۵۴	طباعت قرآن مجید	۲۹
۵۵	قرآن مجید کے نادر نسخے	۲۹
۵۶	قرآنی خدمات میں کشمیری علماء کا حصہ	۳۰
۵۷	قرآن مجید کی فصاحت-بلاغت پر کتب اور ان کے مؤلفین	۳۶
۵۸	پہلی تا چودھویں صدی ہجری کے مشہور مفسر و تفاسیر	۴۰
۵۹	پہلی اور دوسری صدی ہجری کے مشہور مفسر و تفاسیر	۴۰
۶۰	دوسری	۴۰
۶۱	تیسری	۴۱
۶۲	چوتھی	۴۲
۶۳	پانچویں	۴۵
۶۴	چھٹی	۴۷
۶۵	ساتویں	۴۹
۶۶	آٹھویں	۵۱
۶۷	نویں	۵۳
۶۸	دسویں	۵۶
۶۹	گیارہویں	۵۸

toobaafoundation.com

٧٠	بارہویں	٥٩
٧١	تیرہویں	٦٠
٧٢	چودہویں	٦٢
٧٣	بڑے مفسر اور تفاسیر	٦٧
٧٤	اردو زبان میں تیرہویں صدی اور ما بعد کے مفسر اور تفاسیر	٦٩
٧٥	پاک وہند کے عربی وفارسی کے مشہور مفسر	٧١
٧٦	اردو تراجم	٧٥
٧٧	پاکستان کی علاقائی زبانیں اور ان میں تراجم	٧٧
٧٨	بروہی۔بلتی۔بلوچی، پشتو۔پنجابی۔چترالی۔سرائیکی	٧٩
٧٩	سندھی۔کشمیری۔گوجری۔	٨٤
٨٠	عالمی زبانوں میں تراجم قرآن مجید	١١٧
٨١	عالمی زبانوں میں بطور نثر تراجم قرآن مجید	١١٩
٨٢	ادارہ تحقیقات اسلام میں موجود تراجم قرآن	١٢٩
٨٣	اردو۔پنجابی۔پشتو۔عربی۔گوجری میں منظوم تراجم قرآن	١٣٠
٨٤	کتابیات مآخذ	١٣٣
٨٥	مؤلف کی دیگر کتب	١٣٤

toobaafoundation.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التقدیم

اللہ کی کتاب قرآن کریم وہ زندہ جاوید کتاب ہے، جو ازل سے ابد تک کے لیے محفوظ کر دی گئی، اس کے رموز ولطائف کبھی ختم ہو سکتے ہیں اور نہ اس کے معجزات کی کبھی انتہاء ہوسکتی ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ اہل علم نے ہر زمانے اور ہر مقام پر اس کتاب کی خدمت کو اپنے لیے باعث شرف واعزاز سمجھا ہے، کسی نے اس کی فصاحت وبلاغت پر غور کیا کوئی اس کے موضوعات کے تنوع پر سر دھنتا رہا، کوئی اس کے مطالب ومعانی کی گہرائیوں میں کھویا رہا، اور کتنے ہی ایسے اللہ کے بندے ہیں جنہوں نے اس کتاب کو دوسری زبانوں میں منتقل کرنے کا کام کیا، اور اب اللہ کے فضل وکرم سے دنیا کی تقریبا ہر زبان میں اس کتاب کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔

ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ عالم اسلام میں کوئی ایسا ادارہ ہو جو ان تمام تراجم پر نظر ثانی کرے اور ترجمہ میں کوئی غلطی یا فروگزاشت ہو تو اس کی تلافی کر سکے، اسی طرح اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ ترجمہ قرآن میں ان تمام نزاکتوں کا خیال رکھا جائے جو کہ عربی زبان کی خاصیت ہیں اور ان کا خیال نہ رکھنے کی صورت میں قرآن کا مفہوم بدلنے کا امکان ہو۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کی لائبریری میں ایسے تراجم کا ایک بیش بہا خزانہ

toobaafoundation.com

موجود ہے، جس سے اہل علم مستفید ہوتے رہتے ہیں۔

اس لائبریری کے محنتی کارکن مولوی فقیر محمد نے پوری محنت اور تحقیق کے بعد قرآن کے بارے میں ضروری معلومات اور قرآن کریم کے عالمی زبانوں میں تراجم کے بارے میں معلومات جمع کی ہیں۔

ان کی یہ محنت اس لحاظ سے قابل قدر ہے کہ قاری کو یہ بکھری ہوئی معلومات ایک جگہ مل جاتی ہیں۔

پاکستان کی علاقائی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کے بارے میں علیحدہ سے یہ معلومات دی گئی ہیں تاکہ ان سے بآسانی استفادہ کیا جاسکے۔

اسی طرح اردو زبان میں تفاسیر اور مفسرین کرام کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے، یہ کام بھی جاری رہنا چاہیئے اور اردو میں لکھی ہوئی تمام تفاسیر کا ایک جامع اشاریہ مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ فقیر محمد صاحب اس کام کو بھی انجام دینے کی کوشش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کی یہ مساعی جلیلہ قبول فرمائے، اور ان کا یہ کام دنیا اور آخرت کے لیے فائدہ مند بنائے، آمین۔

ڈاکٹر سہیل حسن

صدر شعبہ علوم القرآن والحدیث

ادارہ تحقیقات اسلامی

اسلام آباد

toobaafoundation.com

پیش لفظ

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کے شعبہ دعوت وارشاد کے تحت دعوت وتبلیغ دین کے سلسلہ میں اس امر کو شدت سے محسوس کیا گیا کہ دینی اداروں کو دعوت دین کے سلسلہ میں اہم ذمہ داری محسوس کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس وقت کے ڈائریکٹر جنرل جناب عبدالواحد ہالی پوتہ اور سیکریٹری جناب سمیع اللہ صاحب نے ۱۴۰۳ھ میں راقم کو کہا کہ پاکستان، آزاد کشمیر بشمول وفاقی علاقہ جات کے دینی مدارس کی ایک جامع فہرست بنائی جائے تاکہ شعبہ دعوت وارشاد کے تحت ان سے رابطہ کیا جائے اور شعبہ دعوت وارشاد کا مطبوعہ مواد انہیں بھیجا جائے چنانچہ راقم نے ان تمام مدارس سے رابطہ کر کے ایک فہرست مرتب کر کے شعبہ کے حوالے کر دی۔ اس کے بعد مسلسل فہرست سازی کا کام جاری رہا۔ موجودہ فہرست تراجم القرآن اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہاں پر میں جناب لائبریرین شیر نوروز صاحب کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جن کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی سے عاجز نے اپنے مفوضہ کام کے علاوہ ان کے ارشاد کے تحت حسب ذیل فہرست سازی کی:۔

۱۔ فہرست کتب سیرت: 1990 - تقریباً ایک سو پچاس صفحات، اب کمپیوٹر پر تیاری کے مراحل میں داخل ہے۔

toobaafoundation.com

۲- فہرست مجامیع: 1990-مجامیع کی فہرست ہے۔

۳- فہرست علوم القرآن: 1991-72 ص 20 سم

۴- فہرست مخطوطات: مصورات-عکسیات-1997

۵- فہرست دینی مدارس: 1403ھ- پاکستان، آزاد کشمیر، شمالی علاقہ جات

۶- ترجمہ قرآن: ترجمہ، آغاز 1988- اختتام 1998 (بزبان گوجری)

۷- سیرت طیبہ محبوب دوعالمؐ: آغاز 1992 اختتام 1994 (بزبان گوجری)

۸- فہرست تراجم القرآن: اس وقت تک عالمی زبانوں میں جتنے تراجم ہوئے ہیں ان کی صحیح تعداد کا کسی کو علم نہیں، تاہم جو کچھ مختلف ذرائع سے اس بارے میں معلومات مل سکیں ہیں ان کے مطابق 140 تراجم نثر میں اور 43 تراجم نظم میں ہوئے ہیں، یہ ان کی فہرست ہے۔ یہ فہرست یقیناً زبانوں کے لحاظ سے دوسری تمام فہرستوں پر فوقیت رکھتی ہے اور امید ہے کہ اس سے محقق حضرات اور اسکالر استفادہ کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں مزید تحقیق کریں گے۔

اشاعت ثانی

الحمد للہ اس کتاب کو ناقابل یقین حد تک پذیرائی ملی، اسی وجہ سے اس میں پہلی صدی ہجری تا چودویں صدی ہجری تک کے مفسرین اور ان کی تفاسیر کی اجمالاً فہرست شامل کی گئی جس کی وجہ سے اس کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سعی جمیلہ کو منظور فرمائے آمین۔

toobaafoundation.com

مصحف عثمان کا نادر نسخہ (عکسی)

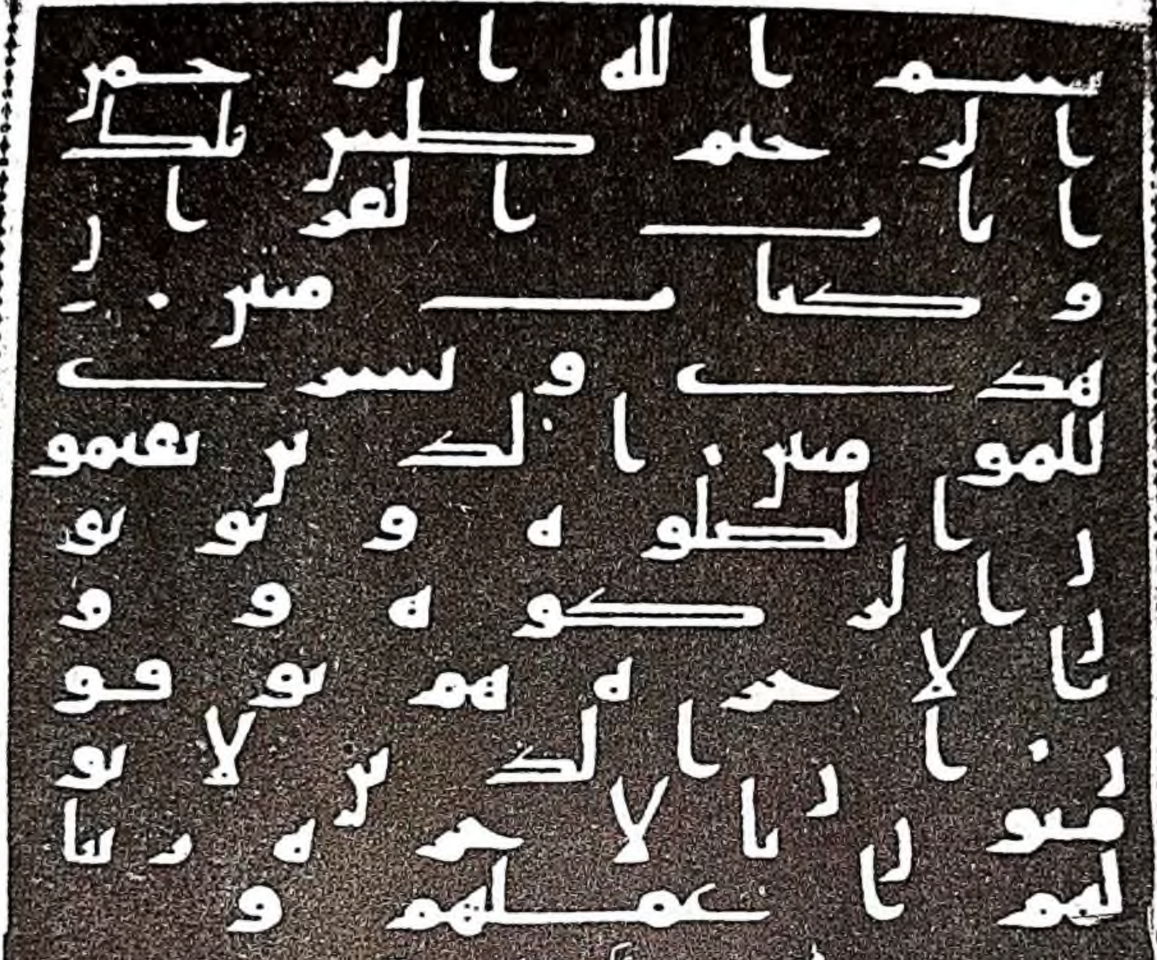

مصحف عثمان عکسی کا ایک ورق

علامہ القادری عبدالعزیز عرفی

قرآن معظم ہمارے ایمان کی اساس ہے، خالق کائنات وحدہٗ لاشریک کا کلام اور علم ہے اور صاحب قرآن علیہ الصلاۃ والتسلیم کے نطق اطہر سے ہم کو عطا ہوا ہے۔

قرآن حکیم سے ہم کو آداب بندگی بھی ملے ہیں اور آداب زندگی بھی اس کی آیات پر ایقان ہم کو فلاح ونجات کی راہ دکھاتا رہا ہے اس کی آیات سے ہم کو کائنات میں بکھری ہوئی نعمتوں سے شناسائی ہوتی رہی ہے اور یہی آیات قرآنی روز قیامت کی نشان دہی کرتی ہیں جس کا علم اللہ کے سوا کسی کو

toobaafoundation.com

نہیں۔قرآن عظیم کا نزول صاحب قرآن علیہ الصلاۃ والسلام پر تئیس برس تک ہوتا رہا۔نزول وحی کے ساتھ ساتھ آپ احکامات ربانی پر عمل پیرا بھی رہے اور آیات قرآنی پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سناتے بھی رہے۔آپ کی اسی راہ عمل سے صحابہ کرام کے قلوب پاک وصاف ہو کر آیات ربانی کے متحمل ہوئے کہ جو علم حاصل ہوا وہی ان کا عمل بنتا چلا گیا۔سلسلہ وحی خاتم النبیین ﷺ کے دم واپسی سے کچھ ہی عرصے قبل تمام ہوا۔اسی لیے اوراق وحی تدوین طلب رہے۔

قرآن کریم کی تدوین خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کا مقدر ہوئی۔تاہم جمع قرآن کی منزل سیدنا عثمان غنی کے دور خلافت میں تمام ہوئی جب کہ مملکت اسلامیہ کی حدود تین براعظموں پر محیط ہو چکی تھی۔لہٰذا جمع قرآن کے سات نسخے تیار کرائے گئے جو مکہ و مدینہ کے علاوہ شام یمن بحرین بصرہ اور کوفے کے مرکزی مقامات پر رکھوا دیئے گئے۔وہی نسخہ قرآن مصحف عثمان کے نام سے معروف ہوا۔الحمد للہ اس کے تین نسخے آج بھی محفوظ ہیں۔ایک قسطنطینیہ (استنبول) میں دوسرا لندن کی انڈیا آفس لائبریری میں اور تیسرا تاشقند میں محفوظ ہے۔

قرآن معظم سے ملت اسلامیہ کی ذہنی وفکری علمی و تعلیمی اور ادبی وثقافتی تاریخ رقم ہوتی رہی ہے۔اس کو دشمنان اسلام نے بھی ملت اسلامیہ کی عظمت کا نشان سمجھا ہے اور اس کی تحصیل کو اپنی فتح ونصرت سے تعبیر کرتے آئے ہیں تاشقند میں موجود مصحف عثمان کا نسخہ، تیمور لنگ (1393ء) اپنی جنگی فتوحات کا ماحصل سمجھتے ہوئے ثمرقند لے گیا تھا۔یہ نسخہ گزشتہ صدی تک اسی مقام پر محفوظ رہا۔زار روس نے ثمرقند پر فوج کشی کر کے جب ان علاقوں کو اپنی سلطنت میں شامل کیا تو وہ اس کو سینٹ پیٹرسبرگ (موجودہ لینن گراڈ) کے

toobaafoundation.com

مقام پر لے گیا یہ 1849ء کی بات ہے۔ کمیونسٹوں کے ہاتھوں روس کی حکومت کے اختتام پر اولا یہ نسخہ قرآن ''UFA'' کے مقام پر لے جایا گیا۔ بعد میں اشتراکیوں کی حکومت نے مسلمانوں کے جذبات کے پیش نظر اسے 1924ء میں تاشقند منتقل کر دیا۔ مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنے کے لیے اس کا بذریعہ ریل سفر بڑی شان وشوکت کے ساتھ ہوا۔ مسلمان بھی بلا امتیاز ہر ریلوے اسٹیشن پر اس کا استقبال انتہائی جوش اور جذبے کے ساتھ کرتے رہے۔ اس وقت سے یہ نسخہ قرآن تاشقند میں ہے۔

تاشقند کے نسخہ قرآن کا عکسی نسخہ 1905ء میں شائع ہوا تھا۔ محترمہ عائشہ بیگم نے اس کو امریکا سے شائع کیا معروف وممتاز محقق عظیم دانشور اور مبلغ ڈاکٹر حمید اللہ نے اس نسخے کو ایڈٹ (EDIT) کیا ہے۔

الحمد للہ قرآن مجید کا مذکورہ عکس نسخہ قرآن آرکائیو (خزینۃ القرآن) مرکزی جامع مسجد الگیلانی گلشن اقبال کی زینت ہے۔ یہ ایک منفرد شعبہ قرآن ہے جس کا افتتاح وفاقی وزیر ڈاکٹر محمود احمد غازی نے گزشتہ سال 27 اگست کو کیا تھا اس میں بلا امتیاز ہر مسلک کے تراجم وتفاسیر اور نادر نسخے خاصی تعداد میں جمع کیے جا چکے ہیں۔ قرآن آرکائیو کے قیام کا مقصد ملت اسلامیہ کے ان جذبات کا احیاء ہے جو قرآن حکیم فرقان مجید سے حقیقی رغبت پیدا کریں اور ملت فروعی اختلافات سے بالا ہو کر اپنی عظمت رفتہ سے ہمکنار ہو جائے۔

اس نسخہ کا 1965ء میں جنرل محمد ایوب صدر پاکستان جب روس میں معاہدہ تاشقند کرنے گئے تو عکس ساتھ لائے اور اسلام آباد میں دارالآثار میں محفوظ کیا۔

toobaafoundation.com

علامہ عبدالقدوس ہاشمی کی طرف سے راقم کو تجوید قرآن کی عطا کردہ سند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادارۂ تحقیقات اسلامی

اسلام آباد (پاکستان)

تار کا پتہ: اسلامسرچ

پتہ: سیوک سنٹر
پوسٹ بکس نمبر

یوم الرابع من رجب ۱۴۰۳ھ

الشہادۃ

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ محمد الذی لا نبی بعدہ وعلی اصحابہ الکرام البررۃ.

اما بعد فانی العبد الضعیف عبدالقدوس الہاشمی بن السید المرحوم ابی محمد اوسط حسین المحدث استشہد علی ان رفیقی فی مجمع البحوث الاسلامیۃ باسلام آباد المسمی لفقیر محمد سعید بن محمد عبداللہ من سکان کشمیر الحرۃ قد تلا علی کتاب اللہ العزیز الحکیم القرآن الکریم ناظراً فی المصحف الشریف بصحۃ القراءۃ وجود التلفظ عندی کما انا اروی عن المجود القاری خلیل الرحمن عن القاری محمد عنایۃ اللہ الاعظمی عن الشیخ ضیاء الدین المجود الالہ آبادی عن القاری عبدالرحمن المکی عن الشیخ الکبیر القاری عبداللہ المکی عن الشیخ حسن الاہدل الیمانی عن الامام علی الشوکانی الیمانی عن شیوخہ المجودین عن ابی الحسن علی بن ابی طالب وزید بن ثابت رضی اللہ عنہما.

وادعو اللہ سبحانہ وتعالی ان یوفق لفقیر محمد سعید بتلاوۃ آی الذکر الحکیم آناء اللیل وآناء النہار وان یوفقہ لفہم القرآن والعمل بہ فانہ ولی التوفیق وھو الرحمن الرحیم

انا العبد الضعیف طالب رحمہ اللہ لہ ولسائر المسلمین وسائر العالمین

عبدالقدوس الہاشمی

عبدالقدوس الہاشمی

الاستاذ فی مجمع البحوث الاسلامیہ الجامعۃ الاسلامیہ

باسلام آباد

بارک اللہ ویوفقہ بالخیر

العبد
عبدالواحد ھالے پوتہ
A. J. Halepota

toobaafoundation.com

قرآن مجید:

اللہ تعالیٰ کا کلام: اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کو لوح محفوظ سے آسمان اول پر سارا قرآن یکبار اتارا پھر حسب موقع وضرورت آیات قرآنی کی صورت میں بذریعہ جبرئیل امین رحمت کائنات محمد رسول اللہ ﷺ پر جبکہ آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی قرآن مجید کا بتدریج نزول شروع ہوا۔

پہلی وحی: بمقام غارحرا بحالت اعتکاف رمضان المبارک ۱۳ھ قبل از ہجری دسمبر 609ء نازل ہوئی اور تقریبا تیئس سال کی مدت میں پورے قرآن مجید کی تکمیل ہوئی۔

آخری وحی: حجۃ الوداع کے موقع پر ''الیوم أکملت'' (مائدہ ۳) اور سب سے آخری سورت ''إذا جاء نصر اللہ'' نازل ہوئی، اس لیے حضور ﷺ کثرت سے استغفار فرماتے تھے۔ (تذکرۃ المفسرین ص ۱۸ وتراجم القرآن جنوبی ہند کی زبانوں میں ص ۱۸)

وحی: جو پیغام وکلام خداوند ذوالجلال کا رسول اکرم ﷺ کو پہنچا اسے وحی کہتے ہیں۔

﴿وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ''یعنی یہ قرآن رب العالمین کا بھیجا

toobaafoundation.com

﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ (الشعراء)
ہوا ہے اس کو امانت دار فرشتہ لے کر آیا۔"

انزال وتنزیل: انزال ایک دم اتارنا۔ تنزیل، بتدریج اتارنے کو کہتے ہیں۔

پہلا اعلان:

اسلام کے سب سے پہلے اعلان کا سب سے پہلا "لفظ" جو دنیا نے سنا وہ "اقرأ" تھا اور اس کے مخاطب محمد ﷺ تھے جو نبی امی تھے، ایک امی سے پڑھنے کا مطالبہ! مگر نہیں یہ مطالبہ اس لیے ہوا کہ محمد امی کے ذریعہ جو وحی الٰہی دنیا کے رشد وہدایت کے لیے آرہی ہے وہ "کتاب" ہوگی یعنی لکھی جائے گی "قرآن" ہوگی یعنی پڑھی جائے گی۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿٣﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾﴾ (العلق)

"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔ جس نے انسان کو وہ وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔"

یہ ہے اسلام کا اولین اعلان اور یہ اعلان انسانی تاریخ کا سب سے بڑا

toobaafoundation.com

واقعہ ہے نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ تمام انسانوں کو اس پر زیادہ سے زیادہ فخر کرنا چاہیئے: ﴿علم الإنسان ما لم يعلم﴾، (العلق: ۵) ۔((العلم والعلماء، ابن البر ص ۳۰))

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَـٰلَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَن شَآءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾﴾	''یہ نصیحت ہے تمام دنیا والوں کے لیے، ہر اس شخص کے لیے جو سیدھی راہ چلنا چاہتا ہے۔''

(التكوير)

اسم قرآن جن سورتوں میں آیا ہے

الأحقاف	:	۲۹			
الإسراء	:	۹، ۴۱، ۴۵، ۴۶، ۶۰، ۷۸، ۸۲، ۸۸، ۸۹، ۱۰۶			
الأعراف	:	۲۰۴	الإنشقاق	:	۲۱
الأنعام	:	۱۹	البقرة	:	۱۸۵
البروج	:	۲۱	التوبة	:	۱۱۱
الجن	:	۱	الحجر	:	۱، ۸۷، ۹۱
الرحمن	:	۲	الرعد	:	۳۱
الروم	:	۵۸	الزخرف	:	۳۱، ۳
الزمر	:	۲۷، ۲۸	سبأ	:	۳۱
الشورى	:	۷	ص	:	۱

toobaafoundation.com

طٰـہ	:	۲،۱۱۳،۱۱۴	الفرقان	:	۳۰،۳۲
فصلت	:	۲۶،۴۴	ق	:	۱،۴۵
القمر	:	۱۲،۲۲،۳۲،۴۰	القصص	:	۸۵
القیامۃ	:	۱۷،۱۸	الکھف	:	۵۴
محمد	:	۲۴	المزمل	:	۴،۲۰
النحل	:	۹۸	النسآء	:	۸۲
النمل	:	۱،۶،۷۶،۹۲	الواقعۃ	:	۷۷
یوسف	:	۲،۳	یونس	:	۱۵،۳۷،۶۱
یس	:	۲،۶۹			

قرآن مجید کے اسمائے گرامی: علامہ جلال الدین سیوطی نے "الإتقان فی علوم القرآن" میں قرآن مجید کے اسمائے گرامی کا تذکرہ کیا ہے جوکہ قرآن مجید کی مختلف آیات وسور میں موجود ہیں۔

"أحسن الحديث – أحسن القصص – الأمر – البرهان – البشير البشرى – البصائر – البصير – بلاغ – البيان – البينة – التذكرة – التنزيل – الحبل المتين – الحق – الحكم – الحكيم الحكمة – الخبر – الزبور – الذكر – ذكرى – الروح – الرحمة الرحمن – الشفاء – الصحف – الصدق – الصراط المستقيم العجب – لسان العربى – العروة الوثقى – العزيز – العظيم

toobaafoundation.com

العلٰی – العلم – الفرقان القرآن – القیم – القول الفصل – الکتاب – الکلام – کلام اللہ – الکریم – المبارک – المبین – المتشابہ – المثانی – المجید – المرفوع – المصدق – المطہر – المکرم – المفصل – الموعظۃ – المہین – النذیر – النعمۃ – النور – الوحی – الہادی – الہدی. ((اسلامی انسائیکلو پیڈیا ص۱۳۱۵))۔

قرآن مجید میں اسمائے قرآن:

الزخرف:	۲،۱	النساء:	۴
یونس:	۵۷،۱	الفرقان:	۱
بنی إسرائیل:	۸۲	القمر:	۵
المائدۃ:	۴۸	آل عمران:	۱۳۸،۱۰۳
الطارق:	۱۳	الزمر:	۳۳،۲۳
الشعراء:	۱۹۲	الشوریٰ:	۵۲
الجاثیۃ:	۲۰	البقرۃ:	۱۸۵،۹۷
الحاقۃ:	۴۸	الطلاق:	۵
البروج:	۲۱	حم السجدۃ:	۴۱،۳
إبراھیم:	۵۲		

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾﴾ (النحل)

''اور اتاری ہم نے تجھ پر کتاب کھلا بیان ہر چیز کا اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری حکم ماننے والوں کے لیے۔''

toobaafoundation.com

قرآن مجید کے مشہور نام:

القرآن:	٦٨ مرتبہ	النور:	۴۱ مرتبہ
الکتاب:	۲۳۷ مرتبہ	الہدیٰ:	۹۳ مرتبہ
الذکر:	۵۲ مرتبہ	ذکریٰ:	۲۰ مرتبہ
فرقان:	٦ مرتبہ		

قرآن پاک میں اسم ذات کا ذکر:

اللہ: ۲۷۱۱ مرتبہ

اسم صفات:

إلہ:	۸۰ مرتبہ	إلھا:	٦۰ مرتبہ
إلھکم:	۸ مرتبہ	اللھم	۷ مرتبہ

((المعجم المفہرس لألفاظ القرآن))

لوح محفوظ

﴿بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾﴾ (البروج)

''یہ قرآن ہے بڑی شان کا لکھا ہوا ہے لوح محفوظ میں۔''

حفاظت

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَٰفِظُونَ ﴿٩﴾﴾ (الحجر)

''بے شک یہ نصیحت کا صحیفہ ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔''

toobaafoundation.com

مفسر قرآن:

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل)

''اور ہم نے تم پر کتاب نازل کی تاکہ جو ارشادات لوگوں کی طرف نازل ہوتے ہیں آپ ان پر واضح کر دیں۔''

شان مفسر:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم)

''اور وہ (محمد ﷺ) اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے یہ تو وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔''

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ﴾ (المائدة)

''اے رسول! پہنچا دیں وہ سارا جو اتارا گیا آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے۔''

یہ آیات اور اسی قسم کی دوسری آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ نے خود قرآن مجید کے الفاظ کی تفسیر اور تشریح فرمائی اس لیے سب سے پہلے مفسر قرآن مجید حضور سید دو عالم ﷺ ہوئے۔ حضرت عثمان اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ سے صرف دس آیات قرآنیہ پڑھا کرتے اور پھر ان کی تفسیر سمجھا کرتے جب تک ہم ان آیات کو علمی اور عملی طریقہ سے نہ سمجھ لیتے تھے آگے نہیں پڑھا کرتے تھے۔ (المدخل المنیر: ص۳۲)

راہ ہدایت:

﴿إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي

''یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو

toobaafoundation.com

﴿...هِيَ أَقْوَمُ﴾ (بنی إسرائيل) — ’’سب سے سیدھا ہے۔‘‘

اعجاز وفضیلت:

﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَاداً لِكَلِمَـٰتِ رَبِّى لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَـٰتُ رَبِّى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَداً ﴿١٠٩﴾﴾ (الكهف)

’’کہہ دیجئے اگر سمندر میرے رب کی باتوں کی تشریح وتوضیح کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو کر رہے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہو پائیں گی، اگر چہ ہم ویسا ہی اوراس کی مدد کو لے آئیں۔‘‘

قرآن مجید علم کا خزانہ ہے:

﴿وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَـٰبٍ مُبِينٍ ﴿٥٩﴾﴾ (الأنعام)

’’ہر خشک وتر روشن کتاب میں ہے، تمام امور کے لیے رہنما ہے۔‘‘

بے مثل بے مثال:

﴿قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰٓ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَـٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً ﴿٨٨﴾﴾ (بنی إسرائيل)

’’آپ فرما دیں (اے نبی!) اگر جن وانس (سب) اکٹھے مل جائیں اس واسطے کہ اس جیسا قرآن لاویں، تو وہ اس جیسا لا سکنے کے نہیں، اگر چہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مدد گار کیوں نہ بن جائے۔‘‘

toobaafoundation.com

شفا ورحمت:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٢﴾﴾ (بنی إسرائیل)

''اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ دور ہوں اور رحمت ایمان والوں کے واسطے۔''

ہجران قرآن:

﴿وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴿٣٠﴾﴾ (الفرقان)

''اور رسول نے کہا! اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو نشانۂ تضحیک بنا لیا اور اسے چھوڑ رکھا تھا۔''

تنبیہ: کفار جب قرآن پڑھا جاتا تو شور مچاتے بک بک کرتے تاکہ کوئی شخص قرآن سن اور سمجھ نہ سکے تاہم قرآن کی تصدیق، اس میں تدبر، اس کی تعلیمات پر عمل اور تلاوت نہ کرنا اس سے اعراض کر کے دوسری لغویات یا حقیر چیزوں کی طرف متوجہ ہونا یہ سب صورتیں درجہ بدرجہ ہجران قرآن کے تحت داخل ہوسکتی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہجران قرآن سے بچائے۔ (ترجمہ وتفسیر مولانا محمود الحسن)

تفسیر۔ تاویل: تفسیر: وہ علم ہے جس کی رو سے قرآن کریم کی آیات سے اللہ تعالیٰ کی مراد کو معلوم کیا جا سکے۔ یعنی جو تعبیر صاحب وحی نبی امین ﷺ نے مراد لی ہو وہ تفسیر ہے۔ اور اسے تفسیر ماثور کہتے ہیں۔

toobaafoundation.com

تاویل: الفاظ قرآن سے جن معانی کا احتمال ہو سکے ان میں سے ایک کو مقرر کر لیا جائے اور اس کے لیے بچاس سے زائد علوم کی ضرورت۔

کاتبان وحی: کم وپیش چالیس صحابہ کتابت کی خدمت پر مامور تھے، زیادہ مشہور، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ، خالد بن سعید رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، وغیرہ۔ ((تاریخ قرآن عبدالرحمٰن صارم ص ۲۸۔))

رسم خط: ۱۶۰ھ میں خط کوفی میں کتابت ہونے لگی ۳۱۸ھ میں خط نسخ شروع ہوا اور اسی پر اجماع امت ہو گیا۔

کتابت قرآن: ﴿علم بالقلم﴾، ''قلم سے علم سکھایا''۔ پہلی وحی کتابت کی طرف ترغیب دلائی گئی ہے۔ حدیث میں آتا ہے: ''لا تکتبوا عنی شیئا غیر القرآن''. یعنی مجھ سے قرآن کے سوا کچھ نہ لکھو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے عہد مبارک ہی میں کتابت کرتے تھے اور حضور کے سامنے کتابت قرآن ہو رہی تھی۔ اس بات پر کافی شہادات موجود ہیں کہ حضور ﷺ کے عہد مبارک میں کتابت قرآن وحدیث ہو رہی تھی۔ ((مسلم بحوالہ تاریخ قرآن ص ۲۲، ۳۳))

تعلیم قرآن: حضور ﷺ مکہ میں ارقم مخزومی کے مکان میں پڑھاتے رہے۔ اور ہجرت کے بعد مدینہ شریف مسجد نبوی میں تعلیم دیتے رہے۔

toobaafoundation.com

تعلیم القرآن کی ترغیب: تلاوت قرآنکی بہت بڑی فضیلت ہے، تلاوت قرآن سب سے بڑی عبادت، سب سے بڑا وظیفہ اور سب سے بڑی دعا ہے۔ بیشمار فضیلت احادیث میں مذکور ہے جو کہ احاطہ تحریر میں نہیں آ سکتی قرآن بیمار دلوں کے لیے شفاء ہے، روحانی جسمانی بیماریوں کی کامل دوا ہے۔ ((تاریخ القرآن ص ۳۰))

حفظ قرآن مجید: دوران وحی صحابہ کرام کا معمول تھا کہ جو وحی نازل ہوتی اس کو حفظ کر لیتے، صحابہ کرام میں بے شمار حفاظ تھے جن میں زیادہ مشہور تقریبا دس ہزار تھے۔ مردوں کے علاوہ عورتیں بھی حافظہ تھی۔

جمع القرآن: ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾، (القیمہ ۷۵) "اس قرآن کی ترتیب وجمع ہمارے ہی ذمہ ہے"۔ اس آیت میں تاکید جملہ کے لیے "إن" اور حصر کے لیے "علینا" مقدم کیا گیا ہے مطلب یہ ہوا کہ جمع قرآن صرف ہمارا ہی کام ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ **جمع صدر**۔ یعنی سینوں میں محفوظ کرنا۔ جیسا کہ صحابہ کرام اور امت مسلمہ کے افراد اس سعادت سے بہرہ یاب ہیں۔ ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ﴾، (العنکبوت ۴۹) "یہ کتاب روشن آیات کا مجموعہ ہے جو علم والوں کے سینہ میں محفوظ ہے"۔

۲۔ **جمع مکتوبی**۔ یعنی تحریری صورت میں جمع کرنا۔ ﴿فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة بأيدى سفرة كرام بررة﴾، (عبس

toobaafoundation.com

۱۳-۱۴) ''یہ قرآن عزت والے بلند قدر پاکیزہ صحیفوں میں بزرگ اور نیک کاتبوں کے ہاتھوں سے لکھا ہے''۔ ((جمع القرآن والاحادیث، محمد خان بنارسی))

جامع قرآن مجید: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جامع القرآن اسی لیے کہا جاتا ہے کہ ''تحریر یعنی رسم خط سب کے جدا تھے، اس وجہ سے قراءتیں مختلف ہو جاتی تھیں اس اختلاف کو دور کرنے کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ایک رسم خط اور ایک قراءۃ پر سب کو جمع کر دیا۔ جیسا حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کتاب فضائل قرآن میں لکھا ہے: ''هو جمع الناس على قراءة واحدة لئلا يختلفوا في القرآن'' لوگوں کو ایک قراءت پر جمع کر دیا تا کہ لوگ قرآن پڑھنے میں اختلاف نہ کریں۔ ((فضائل القرآن، تفسیر ابن کثیر ۷۰/۴۴۲))

قرآن مجید کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت تقریباً ایک لاکھ نسخے دنیا کے اطراف و جوانب میں پھیل چکے تھے، علامہ حارث محاسبی نے لکھا ہے: ''المشهور عند الناس أن جامع القرآن عثمان وليس كذلك''، لوگوں میں یہ بات مشہور ہو چکی ہے کہ حضرت عثمان قرآن کے جمع کرنے والے ہیں حالانکہ ایسا نہیں۔ ((الاتقان للسیوطی ص ۱۸۶))۔

بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور چند اور صحابہ کو بلا کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ حضرت ابوبکر والا قرآن بھیج دو تا کہ اس کی نقلیں کرائی جائیں چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اور دیگر صحابہ

toobaafoundation.com

نے مل کر کئی نسخے لکھے جب نقلیں تیار ہو چکیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو جامع مساجد اور اطراف و اکناف میں بھجوایا، اس روایت سے واضح ہو گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جو قرآن تھا اس کی نقل کرنے کا حکم دیا۔ یعنی صحیفہ عثمان نقل تھا صحیفہ ابوبکر کا اور صحیفہ ابوبکر نقل تھا آنحضرت ﷺ کے قرآن مجید کا جو حضور رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا اور قرآن نبوی کی ترتیب من جانب اللہ تھی جو کہ آپ کو بر زبان یاد تھا، اور جس کی آپ سات منزلیں فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا اس وقت ہمارے ہاتھوں میں جو قرآن مجید مکتوبہ شکل میں ہے وہ بعینہ وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا اور اسی ترتیب پر آپ نے تلاوت فرمائی صحابہ کو یاد کرایا اور لکھوایا۔ اور جس کے بارے میں فرمایا میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے اگر قرآن سے تعلق رکھا۔ مفہوم حدیث۔
((جامع الصحیح ۲/۴۵، و۲/۶/۷۴۶))

اعراب القرآن: مشہور ہے کہ اعراب حضور ﷺ کے بعد لگائے گئے، ابویعلیٰ و بیہقی کی ایک حدیث کے مطابق اعراب حکم نبوی کے ماتحت لگائے گئے، خواہ کسی زمانے میں بھی لگائے گئے ہوں۔

جیسا کہ اس روایت میں ہے: عن أبي هريرة قال: قال النبي ﷺ: "اعربوا القرآن"۔ یہ حکم اپنے عموم کی بنا پر جس طرح معانی، و اظہار حروف و الفاظ عند التلاوت اسی طرح عند الکتابت حروف و الفاظ، زبر، زیر، پیش، جزم، مد، تشدید، لگانے کو بھی شامل ہے۔ اب جن لوگوں نے جس دور

toobaafoundation.com

میں بھی مندرجہ کام کیا وہ حکم نبوی کے تحت ہی ہوا۔ تاہم ابوالاسود (۶۹ھ) اور ان کے دو شاگرد عاصم لیثی، (۸۹ھ) اور قاضی یحییٰ بن یعمر (۱۲۹ھ) اور مشہور نحوی خلیل بن احمد (۱۰۰-۱۷۰ھ) نے اعراب کی علامات وضع کیں۔ ((بیہقی ۲/۵۴۱، ابو یعلی، المسند ۶/۹۰-۹۱))

قرآن اور اہل بیت: حضرت علی، امام حسن امام حسین رضی اللہ عنہم، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ مشہور کاتب، حافظ اور قراء میں سے تھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تو سب سے بڑے مفسر مانے گئے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا لقب خیر الامۃ اور ترجمان القرآن تھا، ان حضرات کے لکھے ہوئے قرآن پاک آج تک موجود ہیں۔ ((تاریخ القرآن ص۸۴))

قرآن پاک عہد رسالت میں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قرآن لکھایا تھا، وہ متفرق اشیاء پر تھا، حضور کی وفات سے نو دن پہلے تک وحی آتی رہی، اس لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ عہد رسالت میں قرآن پاک کی مکمل تدوین وکتابت نہیں ہوئی بلکہ جزوی طور پر لکھا گیا۔ کسی نے ایک سورت لکھی کسی نے دو۔ البتہ جتنا لکھا گیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق لکھا گیا اور جو ترتیب حضور نے بتائی اسی ترتیب کے مطابق لکھا گیا۔ سورتوں کی ترتیب صحابہ کو معلوم تھی جس ترتیب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے اور جس ترتیب سے آپ نے عرصہ اخیرہ میں پڑھا اور سنایا وہ سب صحابہ کے پاس محفوظ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے دو دفعہ حضرت جبرئیل امین سے قرآن سنا اور سنایا، اور اسی

toobaafoundation.com

ترتیب پر صحابہ نے قرآن پاک کو متفرق اشیاء پر لکھا، جسے بعد میں یکجا کیا گیا بعہد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

عہد خلافت اول: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو مصحف جمع کرایا تھا، اسے "اُمّ" کہتے تھے، یہ مصحف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت حفصہ کے پاس رہا یہی نسخہ بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لے کر نقلیں تیار کرائیں اور مختلف اطراف بھیج دیں، یہ مصحف ۲۵ھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لیا، اور چھ نقلیں تیار کرائیں، اس مصحف پر لکھا "هذا ما أجمع عليه جماعة من أصحاب رسول الله ﷺ منهم زيد بن ثابت وعبدالله بن الزبير وسعيد بن العاص"۔ ((تاریخ القرآن ص۱۰۴))

مکی و مدنی: بعثت کے بعد رسول کریم ﷺ کا قیام دو جگہ رہا۔ بارہ برس پانچ ماہ اکیس دن مکہ میں رہے۔ اور پھر مدینہ ہجرت فرمائی دس برس چھ ماہ نو دن کے بعد ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو وفات پائی اس عرصہ میں جو سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں وہ مکی اور جو مدینہ میں نازل ہوئیں وہ مدنی کہلاتی ہیں۔

بڑی آیت: سورہ بقرہ کی آیت: ۲۸۲ سب سے بڑی، اور سب سے مختصر سورہ مدثر کی آیت: ۲ ہے۔

تعداد سور: عہد خلافت اول میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سورتیں شمار کیں جو کل ۱۱۴ ہیں۔ ان میں ۸۶ مکی اور ۲۸ مدنی ہیں۔

toobaafoundation.com

تعداد آیات:

حضرت عائشہ کا شمار: ٦٦٦٦ اور یہی تعداد عام طور پر مشہور ومعروف ہے۔

ابن مسعود کا شمار: ٦٢١٨ اسماعیل بن جعفر زمانی: ٦٢١٤

اہل مکہ: ٦٢١٢ کوفی: ٦٢٣٦

اہل بصرہ: ٦٢١٦

کلمات:

حمید اعرج کا شمار: ٧٦٤٣٠ عبد العزیز بن عبد اللہ کا شمار: ٧٠٤٣٩

مجاہد: ٧٦٢٥٠ اقوال عامہ: ٧٦٤٣٠

حرکات:

فتحات: ٤٥٣١٤٣ کسرات: ٣٩٥٨٢

تشدید: ١٢٧٤ ضمات: ٨٨٠٤

مدات: ١٧٧١ نقاط: ١٠٥٦٨٤

سجدۂ تلاوت

الاعراف:	١٢٠	رعد:	١٥
النحل:	٥٠	بنی اسرائیل:	١٠٩
مریم:	٥٨	حج:	١٨
فرقان:	٦٠	نمل:	٢٦
الم:	١٥	ص:	٢٥
حم السجدۃ:	٣٨	النجم:	٦٢

toobaafoundation.com

حروف:

ا	۴۸۸۷۶	ب	۱۱۴۲۸	ت	۱۱۰۹۵	ث	۱۲۷۶
ج	۲۲۷۳	ح	۳۷۹۳	خ	۲۲۱۶	د	۵۶۰۲
ذ	۴۶۷۷	ر	۱۱۷۹۳	ز	۱۵۹۰	س	۵۸۹۱
ش	۲۲۵۳	ص	۲۰۱۲	ض	۱۲۰۷	ط	۱۲۷۷
ظ	۸۴۲	ع	۹۲۲۰	غ	۲۲۰۸	ف	۸۴۹۹
ق	۶۸۱۳	ک	۹۵۰۰	ل	۳۰۴۳۲	م	۳۶۵۶۰
ن	۴۵۱۹۰	و	۲۵۵۳۹	ہ	۱۹۰۲۰	ی	۴۵۹۱۹

آیات وعدہ:	۱۰۰۰	آیات وعید:	۱۰۰۰
نہی:	۱۰۰۰	امر:	۱۰۰۰
مثال:	۱۰۰۰	قصص:	۱۰۰۰
حلال:	۲۵۰	حرام:	۲۵۰
تسبیح:	۱۰۰	منسوخ:	۶۶

((تاریخ القرآن ص ۱۱۸))

سات قاریوں کے نام:

① نافع عبدالرحمٰن - امام مدینہ (متوفی ۱۶۹ھ)۔

② ابن کثیر عبداللہ بن کثیر (متوفی ۱۲۰ھ)

③ ابوعمرو بن العلاء البصری (متوفی ۱۵۳ھ)

④ ابن عامر عبداللہ بن عامر (متوفی ۱۱۸ھ)

toobaafoundation.com

⑤ عاصم ابوبکر (متوفی ۱۲۸ھ)

⑥ حمزہ بن حبیب (متوفی ۱۵۶ھ)

⑦ کسائی علی بن حمزہ الکسائی (متوفی ۱۷۹ھ)

حفاظت قرآن:

تحریف سے مبرا:

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ﴾ (حم السجدة ۴۲) ''جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے اور نہ اس کے پیچھے سے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر ۹) ''ہم نے یہ قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے ہیں۔''

یہی وجہ ہے کہ آج تک کوئی بھی شخص ایک زبر زیر کی کمی پیشی نہیں کر سکا اور نہ ہی آئندہ کر سکے گا۔

عیسائی مبلغوں نے ہندوستان، جرمنی اور مصر میں اس کام پر کوششیں کی، سب ناکام رہے اور انہوں نے اقرار کیا کہ قرآن مجید کا ایک حرف بھی تبدیل نہیں ہوسکتا، قرآن مجید کی آیات والفاظ کو اپنے مفاد اور من مراد معنوں میں اور سیاق وسباق شان نزول سے ہٹ کر ترجمہ وتشریح کرنا بری علامت اور گناہ ہے ''من تکلم فی القرآن برأیه فقد أخطأ''۔ ((ابوداود))

toobaafoundation.com

ہے۔ دنیا میں کوئی کلام فصاحت، بلاغت ہمہ گیری میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کی خوبیوں کا اعتراف غیروں نے بھی کیا ہے۔

حروف مقطعات: حروف مقطعات کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ان حروف میں سے ہر حرف اسمائے الٰہی کی طرف اشارہ ہے۔ ((تاریخ القرآن ص ۱۵۵-۱۶۳))

حروف مقطعات اور صوفیاء: ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن المشہور الحکیم الترمذی (متوفی ۲۸۶ھ) نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول میں فرماتے ہیں کہ سورتوں کے ابتدائی حروف مقطعات میں ان مضامین کی طرف اشارہ ہے جو ان سورتوں میں بیان کیے گئے ہیں اور اس کا علم صرف ان کو ہے جو اللہ کی زمین پر اللہ کے حکیم ہیں اور اوتاد الارض ہیں، انہیں یہ علم اللہ کی عنایت سے ملا، اور یہ ایسی قوم ہے جن کے دل خدا کی وحدانیت تک پہنچ گئے اور اس علم کو انہوں نے خدائے واحد سے حاصل کیا، یہ حروفِ معجم کا علم کہلاتا ہے، اس عبارت کو عارف باللہ عبدالرحمٰن قاسمیؒ نے قطب کبیر ابوالحسن شاذلی کی حذب کبیر کے حاشیہ میں نقل کیا ہے۔ ((خزینۂ معارف اردو ترجمہ ابریز از پیر محمد حسن، ج۱، ص۳۷۲))

toobaafoundation.com

علوم القرآن

قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بہ ابن العربی ۵۴۲ھ نے لکھا ہے کہ ''قرآن میں ستر ہزار علوم ہیں، اور اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ بڑے بڑے حکماء فلاسفر اور اسکالرز نے اس بارے میں ریسرچ کی ہے۔ تاہم چند مشہور علوم یہ ہیں۔ علم الحساب، علم تعبیر رویا، علم بدیع، علم عروض، علم الامثال، علم القیافہ، علم الصرف، علم الرجال، علم الاخلاق، علم التشریح، علم النفس، جغرافیہ، بیت، علم التاریخ، علم المعیشت، علم درایت، علم تجوید، علم الاخلاق، وغیرہ۔

تفسیر قرآن مجید: نبی کریم ﷺ پر جو وحی نازل ہوتی آپ اسے صحابہ کرام کو پڑھا دیتے اور سمجھا دیتے جو کچھ آپ فرماتے وہ قرآن مجید کی تفسیر تھی آپ کے اس ارشاد کو حدیث کہتے ہیں اس لیے قرآن مجید کے سب سے پہلے مفسر رسول کریم ﷺ اور سب سے پہلی تفسیر حدیث ہے۔ بعض صحابہ آیات کے ساتھ حضور کے تفسیری جملے لکھ لیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص نے ایک ہزار حدیث کا مجموعہ مرتب کر کے صادقہ نام رکھا تھا۔ یہ کتاب دوسری صدی ہجری تک موجود تھی۔ عہد خلافت راشدہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر مشہور ہیں، اول ذکر پانچویں صدی ہجری تک موجود تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس کی تفسیر اس وقت تک موجود ہے۔

((تاریخ القرآن ص ۱۳۵))

toobaafoundation.com

طباعت قرآن: یورپ ۱۴۵۰ء، قسطنطنیہ ۱۷۲۷ء، ہندوستان ۱۸۳۱ء میں شروع ہوئی اور دنیا میں سب سے بڑا ادارہ مدینہ منورہ میں ۱۹۸۳ء میں شاہ فہد نے ''شاہ فہد قرآن کمپلکس'' کے نام سے قائم کیا۔

قرآن کے چند نادر نسخے:

۱-	فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن (عربی و فارسی)	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۱۴-۱۱۷۶ھ)- تاریخ کتابت ۱۱۷۲ھ (اس نسخہ پر شاہ ولی اللہ کے اپنے ہاتھ سے اجازت تحریر ہے، یہ نسخہ ادارہ تحقیقات کی لائبریری میں مخطوط نمبر ۹۵ پر موجود ہے۔)
۲-	قرآن مجید قلمی	مع ترجمہ وحواشی فارسی تقریباً دوسو سال قدیم - بخط نسخ، صدرِ پاکستان محمد ضیاء الحق نے ادارہ تحقیقات کو ہدیہ کیا۔
۳-		اوچ میں گیلانی خاندان کی لائبریری میں قرین مجید کے چند اجزا خط کوفی میں ہرن کی کھال پر لکھے ہوئے ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا تھا۔
۴-	حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت	مخطوط - ۷۸۰ - ۷۲۰ھ مخدوم نے اپنے ہاتھ سے لکھا سجادہ نشین اوچ شریف کے پاس موجود ہے۔

toobaafoundation.com

۵-	قرآن مجید قلمی مقری	بخط بہار نہائت پختہ اور خوشخط تقریبا ۵۵۰، ۶۰۰ سال قدیم - بیت القرآن لائبریری لاہور میں موجود ہے۔
۶-	سلطان شمس الدین التمش	حاشیہ پر دعائیں نہائت خوبصورت
۷-	قرآن مجید	(ترجمہ بزبان گوجری) مترجم مولوی فقیر محمد گوجری زبان میں پہلا اور مکمل ترجمہ مخطوطہ۔ ادارہ تحقیقات کی لائبریری میں ہے ((سیارہ ڈائجسٹ ج ۳ ص ۴۳۳))

قرآنی خدمات میں کشمیری علماء کا حصہ

کشمیر جنت نظیر، سرسبز وشادات وادیوں، بلند وبالا کوہ بفلک برف پوش پہاڑیوں گنگناتے آبشاروں، رواں دواں دریاؤں سرسبز گھنے جنگلات، صاف وشفاف آب حیات کی زمین، جس میں دین متین آیات مبین کی نہائت تحقیق کے ساتھ تفسیر وتشریع کرنے والے علماء محققین کی تعداد بے شمار ہے، یہاں پر چند علماء کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱- ابوالحسن کشمیری، فاضل کبیر، شاہم بابا کے عرف سے مشہور تھے۔

۲- ابوالفتح کانی کشمیری، بلند درجہ عالم دین صوفی اور مفسر تھے۔

۳- ابوالفتح کلوکشمیری، ارض کشمیر کے ممتاز عالم کلو کے نام سے مشہور تھے۔

۴- ابوالقاسم ابن حسینی کشمیری لاہوری

لوامع التنزیل وسواطع التاویل، قرآن پاک کی تفسیر لکھی تکمیل سید علی

toobaafoundation.com

ابن ابوالقاسم نے ۳۰ جلدوں میں کی۔

۵- ابوالوفا کشمیری (متوفی ۱۱۷۹ھ) معروف عالم اور شیخ وقت تھے۔

۶- احمد بن مصطفیٰ رفیقی کشمیری ابوالطیب کنیت تھی، ۱۱۵۰ میں پیدا ہوئے اپنے والد مصطفیٰ رفیقی کشمیری ۱۲۹۴ھ سے علم حاصل کیا ان کے نانا عبداللہ اور ماموں نورالہدی کشمیری بھی جید عالم تھے۔

۷- احمد بن نعیم بن مقیم کشمیری (متوفی ۱۲۷۸ھ) تیرھویں صدی ہجری کے ممتاز فقیہ مفسر تھے، سری نگر میں پیدا ہوئے۔

۸- اسلم بن یحییٰ بن معین الحق رفیقی کشمیری، ۱۱۳۹ھ کو پیدا ہوئے، صحاح ستہ کے مدرس اور مفسر تھے، ۱۲۱۲ھ میں وفات پائی۔

۹- امان اللہ کشمیری، درس وتدرس میں عمر گزاری۔

۱۰- علامہ محمد انور شاہ کشمیری مفسر محدث، اوراجل عالم دین اور مدرس تھے شارح بخاری کے نام سے مشہور تھے۔ مشکلات القرآن بھی ان کی تصنیف ہے۔

۱۱- اکبر یار کشمیری، ۱۱۵۸ھ۔

۱۲- جوہر نانت کشمیری ملا، ۱۰۲۶ھ، ملا علی قاری ہروی مکی اور شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی سے کتب حدیث کا درس لیا۔

۱۳- جمال الدین کشمیری، بہت بڑے عالم، ان کا شمار فقہ اصول اور علوم عربیہ کے جلیل القدر علماء میں ہوتا ہے، شیخ علی بن شہاب ہمدانی کے ساتھ کشمیر آئے، مشہور عالم ملا کمال الدین آپ کے بھائی تھے۔ بابا فتح اللہ حقانی ان کے شیخ تھے، شیخ نور الدین ولی کی قبر پر روزانہ فاتحہ

toobaafoundation.com

پڑھتے، ایک دن خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا کہ ان کے پاس شیخ نور الدین ولی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جو کام انہوں نے کیا وہ اور کوئی نہ کر سکا، ان کا مقبرہ نیر بھٹ کے کنارے ہے۔

۱۴- جمال الدین قاضی کشمیری (متوفی ۱۲۴۳ھ) مفتی قوام الدین کشمیری (متوفی ۱۲۱۹ھ) سے کسب علم کیا، فضل اللہ نوری کے مرید، بے شمار اوصاف کے حامل، مفسر اور عالم تھے خلق کثیر نے فیض پایا۔

۱۵- جمال الدین بن موسی شہد کشمیری، پوری زندگی درس وتدریس میں گزاری۔

۱۶- جلال الدین بن جمال الدین کشمیری (متوفی ۱۲۱۷ھ) عابد وزاہد درس وتدریس میں مشغول رہتے تھے۔

۱۷- حیدر کشمیری بن خواجہ فیروز کشمیری، حافظ مفسر تھے۔

۱۸- حیدر بن ابو حیدر کشمیری، شیخ وفاضل مفسر تھے۔

۱۹- حسین خباز کشمیری، تمام عمر درس وتدریس میں گزاری۔

۲۰- حسن کشمیری۔ مجدد الف ثانی کے ہم عصر تھے ان ہی کی رہنمائی سے خواجہ باقی باللہ سے مرید ہوئے۔ مکتوب نمبر ۲۷۹ میں ذکر ہے۔

۲۱- رضی الدین کشمیری (متوفی ۹۵۶ھ)

۲۲- رحمت اللہ کشمیری، عابد وزاہد بزرگ تھے۔

۲۳- سعد الدین کشمیری ۱۱۵۱ھ، زبردست عالم دین تھے۔

۲۴- شمس الدین کشمیری، فصیح البیان اور بلیغ اللسان مقرر وخطیب تھے۔

toobaafoundation.com

۲۵- صفی الدین اردبیلی کشمیری، تفسیر کبیر علامہ رازی کا بزبان فارسی عالمگیر کے عہد میں کیا۔

۲۶- طیب بن احمد بن مصطفیٰ رفیقی کشمیری، ۱۱۹۱ میں ولادت ہوئی، کشمیر کے ممتاز عالم صوفی عابد وزاہد بزرگ تھے، ۱۲۶۶ھ میں وفات پائی کئی کتب کے مصنف تھے۔

۲۷- علی پنو کشمیری، جلیل القدر عالم، شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی مکی سے علم حدیث حاصل کیا۔

۲۸- عبد الحکیم بن عبد الکریم کشمیری، نامور عالم دین، شیخ معین الدین نقشبندی کشمیری کے فیض یافتہ تھے۔

۲۹- عبدالرزاق بانڈی کشمیری، ملا فاضل کے خواہرزادہ، عالم وفاضل مولانا علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کے حواشی پر تنقید کی، شرح تجرید کا حاشیہ لکھا درس وتدریس میں عمر گزاری، ان کی شرح تجرید کو بڑے سے بڑا علامہ بھی نہیں سمجھ سکا۔

۳۰- عبدالرشید کشمیری، عالم کبیر، علامہ عصر تھے، نہایت شیریں بیان اور مقرر تھے، معارف قرآن وحدیث پر عبور تھا۔

۳۱- عبدالکریم کشمیری، اورنگ زیب کے دور میں منصب قضا پر مامور تھے۔

۳۲- عبدالمؤمن کشمیری ۱۱۹۷ھ، ممتاز عالم تھے۔

۳۳- عبدالنبی کشمیری، مفتی یوسف کشمیری کے فرزند تھے، نامور عالم اور مفسر تھے۔

۳۴- عبدالولی طرخانی کشمیری، عالم حدیث اور مفسر تھے۔

toobaafoundation.com

۳۵- علی بن شہاب الدین ہمدانی شیخ کشمیر، کشمیر میں شاہ ہمدان یا امیر کبیر کے نام سے ملقب ہیں۔ ۱۲ رجب ۱۴ےسے ھ، پیدا ہوئے نجم الدین المونق اذکانی سے علم حاصل کیا۔ ۳ےسےھ یا ۸۰ےسےھ سات سو اصحاب کی معیت میں دین اسلام کی تبلیغ کے لیے کشمیر آئے مختلف بلاد کی سیر کی، کئی بار حج سے مشرف ہوئے۔ ہمدان کے اعلی گھرانے سے تعلق تھا، اپنے ماموں علاء الدین سمنانی (متوفی ۳۶ےسےھ) سے تعلم حاصل کی، بہت سی کتابوں کے مصنف تھے، ہزاروں لوگ آپ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے، تہتر سال کی عمر پا کر ۸۶ےسےھ میں وفات پائی، مفتاح التواریخ ص ۹۵، تذکرہ علمائے ہند ص ۱۴۸ حدائق حنفیہ ص ۲۹۷-۳۱۳ فقہائے ہند ص ۱۶۳ تا ۱۶۷، کے مطابق کشمیر میں دفن ہوئے، اور ان کے دوسرے تذکرہ نگاروں کے مطابق بدخشاں میں دفن ہوئے نزہۃ الخواطر ج ۲، ذخیرۃ الملوک، منہاج العارفین وغیرہ بہت سی کتب تالیف کیں، کشمیری مسلمانوں کے فلاح و بہبود کے لیے بہت کام کیا۔ مختلف ہنر سکھائے۔

۳۶- عنایت اللہ شال کشمیری۔ ممتاز عالم دین تھے۔

۳۷- فقیر محمد بن عبد اللہ بن شیر محمد مترجم قرآن بزبان گوجری مؤلف سیرت محبوب دو عالم بزبان گوجری۔

۳۸- فیروز کشمیری (متوفی ۹ےسےھ۔ بکمال بزرگ تھے۔

۳۹- کمال الدین بن موسی کشمیری (متوفی ۱۰۱ےاھ، علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی

toobaafoundation.com

جیسے عالم دین آپ کے شاگرد تھے اور مجدد الف ثانی کے بھی استاد تھے۔

۴۰- محمد اشرف بن محمد طیب کشمیری۔ عالم دین عابد وزاہد بزرگ تھے۔

۴۱- محمد امین خواجہ کشمیری۔ حضرت شاہ ولی اللہ کے مشہور تلمیذ تھے۔

۴۲- محمد حسین کشمیری (متوفی ۱۰۳۵ھ) مرزا محمد صادق اصفہانی کے استاد اور مشکل ترین علوم کے حل میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

۴۳- محمد مراد کشمیری۔ شیعہ تھے اور علوم عربیہ میں ماہر تھے۔

۴۴- محمد مرادالدین کشمیری، قاضی القضاۃ تھے۔

۴۵- محمد مراد رفیقی کشمیری، جید عالم تھے۔

۴۶- محمد صادق کشمیری بن کمال الدین کشمیری مجدد الف ثانی کی صحبت میں رہے دو مکتوبات آپ کے نام ہیں۔

۴۷- محمد طاہر کشمیری۔ ماہر علوم عربیہ۔

۴۸- محمد کشمیری۔ درس قرآن وحدیث دیتے تھے۔ عابد وزاہد تھے۔

۴۹- محمد محسن کشور کشمیری، کبار علماء میں سے تھے۔

۵۰- معین الدین بن خاوند محمود کشمیری، تلمیذ شیخ عبد الحق، زبدۃ التفاسیر اور شرح القرآن ۱۰۵۰ھ میں لکھی۔

۵۱- میر تاجو حسینی کشمیری۔ علوم عربیہ کے ماہر تھے۔

۵۲- نور اللہ کشمیری نور بابا پتلو کے عرف سے معروف تھے۔

۵۳- یوسف کاشمیری۔ بے مثال عالم۔ کوئی ان کو بحث مباحثہ میں زیر نہیں کر سکا۔ مشکلات قرآں میں خواجہ خاوند محمود بخاری کشمیری سے استفادہ

toobaafoundation.com

کرتے تھے۔

۵۴- یعقوب صرفی کشمیری ۹۰۸ھ میں پیدا ہوئے ۱۰۰۳ھ میں وفات پائی مجدد الف ثانی کے استاد اور علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی مکی کے شاگرد تھے۔ ((تذکرہ فقہائے ہند اور تذکرہ علمائے ہند))۔

۵۵- ثناء اللہ امرتسری، کشمیری، جون ۱۸۶۸ء/ ۱۲۸۷ھ میں پیدا ہوئے آباء کا تعلق کشمیر سے تھا، آپ مذاہب باطلہ کے مشہور مناظر تھے، آپ نے دو تفسیریں عربی اور دو اردو زبان میں لکھیں۔

۱- تفسیر القرآن بکلام الرحمن، ۲- بیان الفرقان علی علم البیان
۳- تفسیر ثنائی، ۴- تفسیر بالرائے۔

((فکر و نظر، جلد ۳۶۔ شمارہ ۳۔۴))

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت، اعجاز، معانی، ناسخ و منسوخ کے مؤلف و کتب

	نام کتاب	مؤلف
۱-	آیات الاعجاز	عبدالشکور (متوفی ۱۲۹۸ھ)
۲-	ارض القرآن	سید سلیمان ندوی
۳-	ارض القرآن	عبدالماجد دریا آبادی
۴-	اعجاز التنزیل	محمد حسن وزیر
۵-	اعجاز القرآن	ابوالحسن بدایوانی
۶-	اعجاز القرآن	عنایت رسول

toobaafoundation.com

۷-	اعجاز القرآن	روح اللہ
۸-	اعلام القرآن	عبدالماجد دریا آبادی
۹-	إفادة الشيوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ	نواب صدیق حسن خان بھوپالی
۱۰-	الإفادات العزيزية والتحقيقات النفيسة	شاہ عبدالعزیز محدث الدہلوی
۱۱-	اقتباس الانوار	عبیداللہ
۱۲-	الأكسير فى أصول التفسير	صدیق حسن خان
۱۳-	ألفاظ القرآن لتخريج آيات القرآن	اہل اللہ
۱۴-	أوضح البيان فى بيان أسامى القرآن	ابوتراب جعفری (متوفی ۱۲۷۸ھ)
۱۵-	البيان فى علوم القرآن	عبدالحق بن محمد مہر
۱۶-	تاريخ القرآن	اسلم بن سلامت اللہ
۱۷-	تاويل الاحاديث	شاہ ولی اللہ
۱۸-	تبويب القرآن	وحیدالزمان
۱۹-	التحرير فى اصول التفسير	سرسید احمد خان
۲۰-	تعداد الاسماء فى القرآن	غلام حسین (متوفی ۱۲۴۱ھ)
۲۱-	تعداد الحروف والآيات والسور والسجدات	مولوی نصیرالدین
۲۲-	التيسر فى مهمات التفسير	نصیرالدین بن جلال الدین

toobaafoundation.com

۲۳- الجداول النورانية فی استخراج آيات القرآنية — ناصر بن حسین (متوفی ۱۲۰۰ھ)

۲۴- جلاء الاذهان فی علوم القرآن — معین الدین کاظمی

۲۵- جنة النعيم فی فضائل القرآن — مخدوم محمد ہاشم

۲۶- حدائق البيان فی معارف القرآن — عبدالغفور

۲۷- دستور المفسرين — عمادالدین محمد عارف (متوفی ۱۰۲۱ھ)

۲۸- رسالة خط كلام الله — محمد کامل چریاکوٹی

۲۹- الرسالة الواضحة فی تخريج الآيات — محمد علی کربلائی

۳۰- سبيل الرسوخ فی علم الناسخ والمنسوخ — عبدالکریم ٹونکی

۳۱- سبق الغايات فی نسق الآيات — اشرف علی تھانوی

۳۲- عيون الصرف فی علوم القرآن — قاضی مظہرالدین بلگرامی (قرآنی معلومات پر اس سے اچھی کوئی کتاب نہیں)

۳۳- غريب القرآن — عبدالحیؒ

۳۴- فضائل القرآن — مولانا محمد زکریا

۳۵- فهم القرآن — سعید احمد اکبرآبادی

۳۶- فهرست علوم القرآن — مولوی فقیر محمد (ادارہ تحقیقات اسلامی)

۳۷- الفوز الكبير — شاہ ولی اللہ

toobaafoundation.com

۳۸-	قاموس القرآن	قاضی زین العابدین
۳۹-	قرآن آپ سے کیا کہتا ہے	محمد منظور نعمانی
۴۰-	قصص القرآن	حفظ الرحمٰن
۴۱-	کتاب الحیوانات فی القرآن	عبدالماجد دریا آبادی
۴۲-	کتاب فضائل الدعا واسم اعظم	مولوی فقیر محمد چکاروی
۴۳-	کتاب مفردات القرآن	حمید الدین فراہی
۴۴-	کنز المتشابهات	محمد محبوب علی
۴۵-	لباب التنزیل	ریاست علی خان
۴۶-	لغات القرآن	عبدالرشید نعمانی
۴۷-	مجمع الفوائد	قلی بن بادشاہ قلی (متوفی ۱۱۱۱ھ)
۴۸-	مرآة التفسیر	ذوالفقار احمدی بھوپالی (متوفی ۱۳۱۶ھ)
۴۹-	مشکلات القرآن	محمد انور شاہ کشمیری
۵۰-	مفتاح القرآن	احمد شاہ
۵۱-	منتخب احکام القرآن	ابراہیم مانا پوری
۵۲-	مواعظ قرآنی	حفیظ اللہ
۵۳-	نثر المرجان فی رسم نظم القرآن	محمد غوث مدراسی (متوفی ۱۲۳۸ھ)
۵۴-	نجوم القرآن	مصطفیٰ بن سعید جون پوری

toobaafoundation.com

۵۵- وجوہ المثانی مع توجیہ الکلمات والمعانی — مولانا اشرف علی تھانوی

۵٦- وحی الٰہی — سعید احمد اکبر آبادی

۵۷- ہندوستان میں اسلامی علوم — عماد الحسن آزاد فاروقی

۵۸- توضیح البیان لخزائن القرآن — محمد یوسف سیفی چیچی

مزید معلومات کے لیے دیکھئے راقم کی ''فہرست علوم القرآن''

((ادارہ تحقیقات اسلامی))

ا- پہلی تا چودہویں صدی ہجری کے مشہور مفسر و تفاسیر

پہلی اور دوسری صدی ہجری کے مفسرین

بقول علامہ انور شاہ کشمیری دنیا میں دو لاکھ سے زائد تفاسیر قرآن مجید موجود ہیں۔

۱- تفسیر شعبہ/ شعبہ بن حجاج (متوفی ۱٦۰ھ)

۲- تفسیر وکیع / وکیع بن الجراح (متوفی ۱۹۷ھ)

۳- مرسوم الصحف / ابوعمرو بن العلاء (متوفی ۱۴۵ھ)

۴- معانی القرآن/ یونس نحوی (متوفی ۱۸۲ھ)

۵- نوادر التفسیر/ مقابل بن حیان (متوفی ۱۵۷ھ)

ابی بن کعب (م ۳۰ھ) عبداللہ بن مسعود (م ۳۲ھ) حضرت علی (م ۴۰ھ) عائشہ صدیقہ (متوفیہ ۵۷ھ) مسروق بن اجدع (م ٦۳ھ) رفیع بن مہران بصری (م ۹۳ھ) سعید بن جبیر اسدی (م ۹۵ھ) ابوالاسود بن عمرو (م ۱۰۱ھ) ضحاک بن مزاحم (م ۱۰۲ھ) عکرمہ (م ۱۰۴ھ) مجاہد بن جبیر (م

toobaafoundation.com

۱۰۴ھ) طاؤس بن دعامہ (م ۱۰۷ھ) محمد بن کعب قرظی (م ۱۱۸ھ) اسماعیل بن عبدالرحمٰن (م ۱۲۷ھ) زید بن اسلم (م ۱۳۶ھ) علی بن ابی طلحہ (م ۱۴۳ھ) مقاتل بن سلیمان (م ۱۵۰ھ) زائدہ بن قدامہ کوفی (م ۱۶۱ھ) مالک بن انس (م ۱۷۹ھ) عبداللہ بن مبارک (۱۸۱ھ) ابومحمد سفیان بن عیینہ (م ۱۹۸ھ) ابوزکریا یحیٰی بن سلام (م ۲۰۰ھ)۔

تیسری صدی ہجری کے مفسرین

	نام کتاب	مؤلف
۱-	احکام القرآن	امام شافعی (متوفی ۲۰۴ھ)
۲-	احکام القرآن	محمد بن عبداللہ (متوفی ۲۰۸ھ)
۳-	احکام القرآن	علی بن حجر (متوفی ۲۴۴ھ)
۴-	احکام القرآن	محمد بن سحنون (متوفی ۲۵۶ھ)
۵-	احکام القرآن	محمد بن عبداللہ بن الحکم (متوفی ۲۶۸ھ)
۶-	تفسیر غریب القرآن	ابوعبیدہ (متوفی ۲۰۷ھ)
۷-	تفسیر کامل، کتاب الرد علی من ادعی تناقص القرآن	امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ)
۸-	تفسیر کبیر	امام محمد بن اسماعیل البخاری (متوفی ۲۵۶ھ)
۹-	کتاب التفاسیر	امام داود (متوفی ۲۷۵ھ)
۱۰-	نظم القرآن	
۱۱-	فضائل القرآن	
۱۲-	ضمائر القرآن	احمد بن جعفر (متوفی ۲۸۹ھ)

toobaafoundation.com

۱۳- معانی القرآن قطرب (متوفی ۲۰۶ھ)

ان کے علاوہ حسب ذیل مفسرین تیسری صدی کے طبقہ سے ہی:

روح بن عبادہ (م ۲۰۵ھ) حجاج بن محمد (م ۲۰۶ھ) واقدی (م ۲۰۷ھ) عبدالرزاق بن ہمام (م ۲۱۱ھ) عبداللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ) ابن داود (م ۲۲۶ھ) عبدالرحمن بن موسی (م ۲۲۸ھ) ابن ابی شیبۃ (م ۲۳۵ھ) محمد بن حاتم مروزی (م ۲۳۵ھ) ابن راہویہ (م ۲۳۸ھ) عبدالملک بن حبیب سلیمی (م ۲۳۹ھ) نے ایک ہزار تصانیف کی۔ عثمان بن ابی شیبہ (م ۲۳۹ھ) عبد بن حمید (م ۲۴۹ھ) محمد بن احمد السفدی (م ۲۲۵ھ) امام دارمی (م ۲۵۵ھ) عبداللہ بن سعید (م ۲۵۷ھ) احمد بن الفرات (م ۲۵۸ھ) امام ابن ماجہ (م ۲۷۲ھ) بقی بن مخلد (م ۲۷۶ھ) مسلم بن قتیبہ (م ۲۷۶ھ) جعفر بن محمد رازی (م ۲۷۹ھ) امام ترمذی (---) اسماعیل بن اسحاق (م ۲۸۲ھ) تستری (م ۲۸۳ھ) مبرد نحوی (م ۲۸۵ھ) زکریا داود (م ۲۸۶ھ) احمد بن داود دینپوری (م ۲۹۵ھ) عبداللہ بن احمد (م ۲۹۰ھ) احمد بن یحیٰی شیبانی (م ۲۹۱ھ) ابراہیم بن معقل (م ۲۹۵ھ) ابوجعفر محمد بن عثمان (م ۲۹۷ھ)...... رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

چوتھی صدی ہجری کے مفسر

نام کتاب	مؤلف
۱- احکام القرآن	علی بن موسی (متوفی ۳۰۵ھ)
۲- احکام القرآن	ابوالاسود موسی (متوفی ۳۰۶ھ) ۱۲ جلد

toobaafoundation.com

۳-	۱-احکام القرآن	امام طحاوی (متوفی ۳۲۲ھ)
	۲-تفسیر القرآن	
	۳-غریب القرآن	
	۴-نظم القرآن	
۴-	احکام القرآن	قاسم بیانی (متوفی ۳۴۰ھ)
۵-	احکام القرآن	محمد بن القاسم ابن قرطبی (متوفی ۳۵۵ھ)
۶-	احکام القرآن	احمد بن علی جصاص (متوفی ۳۷۰ھ)
۷-		ابوحفص بن شاہین (متوفی ۳۸۵ھ) تیس جلدوں میں
۸-	اختصار طبری	ابن الاخشید (متوفی ۳۲۶ھ)
۹-	الاستغنائی علوم القرآن	محمد بن علی (متوفی ۲۸۸ھ) ۱۰۰ جلد
۱۰-	۱-اعراب القرآن	ابن نطفویہ (متوفی ۳۲۳ھ)
	۲-امثال القرآن	
۱۱-	اعراب القرآن	حسین بن احمد خالویہ (متوفی ۳۷۰ھ)
۱۲-	تاج المعانی	امام ابونصر منصور
۱۳-	تاویلات القرآن	ماتریدی (متوفی ۳۳۳ھ)
۱۴-	تفسیر ابن سلام کا اختصار	محمد ابوعبداللہ (متوفی ۳۹۹ھ)
۱۵-	تفسیر ابی اللیث	نصر بن محمد سمرقندی (متوفی ۳۹۳ھ)
۱۶-	تفسیر بلخی کا اختصار	محمد بن احمد السدوسی (متوفی ۳۰۶ھ)
۱۷-	تفسیر تستری	ابومحمد سہل بن عبداللہ (متوفی ۳۸۳ھ)
۱۸-	تفسیر امانی۔النکت	علی بن عیسی امانی (متوفی ۳۸۳ھ)

toobaafoundation.com

۱۹-	تفسیر سیستانی	خلف بن احمد سیستانی (متوفی شہید ۳۹۹ھ) ۱۰۰ جلد
۲۰-	تفسیر قفال	محمد بن علی شاشی (متوفی ۳۵۶ھ)
۲۱-	تفسیر القرآن	ابو حاتم (متوفی ۳۲۷ھ) ۴ جلد
۲۲-	تفسیر القرآن	ابوبکر محمد بن القاسم (متوفی ۳۷۰ھ)
۲۳-	تقریب	محمد بن احمد الشافعی (متوفی ۳۷۰ھ)
۲۴-	التقریب فی التفسیر	ابو منصور ہروی (متوفی ۳۷۰ھ)
۲۵-	جامع البیان فی تفسیر القرآن	محمد بن جریر طبری (متوفی ۳۱۰ھ) ۳۰ جلد
۲۶-	جامع التاویل لمحکم التنزیل	ابو مسلم محمد بن بحر (متوفی ۳۲۲ھ)
۲۷-	شفاء الصدور	نقاش مقری (متوفی ۳۵۱ھ)
۲۸-	ضیاء القلوب	محمد بن المفضل (متوفی ۳۰۸ھ)
۲۹-	غریب القرآن ونظم القرآن	احمد بن سہل بلخی (متوفی ۳۲۲ھ)
۳۰-	غریب القرآن	احمد بن کامل الشعری (متوفی ۳۵۰ھ)
۳۱-	کتاب الانوار فی تفسیر القرآن	ابن مقسم (متوفی ۳۵۱ھ)
۳۲-	کتاب التفسیر	امام ابوداود (متوفی ۳۱۶ھ)
۳۳-	کتاب التوسط	ابوبکر محمد عبداللہ بن جعفر (متوفی ۳۴۲ھ)
۳۴-	کتاب المحاسن فی تفسیر القرآن	الحسن بن عبداللہ بن سہل (متوفی ۳۹۵ھ)
۳۵-	المخزن فی علوم القرآن	ابوالحسن اشعری (۳۳۴ھ) (ابن فرحون مالکی نے لکھا ہے کہ تفسیر سورہ الکہف تک ہے اور سو اجزاء پر مشتمل ہے)
۳۶-	معانی القرآن	احمد بن عبداللہ (متوفی ۳۲۲ھ)

toobaafoundation.com

۳۷-	معانی القرآن	محمد بن ابراہیم (متوفی ۳۲۰ھ)
۳۸-	معانی القرآن	ابواسحاق ابراہیم بن محمد (متوفی ۳۱۶ھ)
۳۹-		محمد بن عباس بغدادی (متوفی ۳۸۴ھ) ایک سو کتب تفسیر لکھیں۔ رحمہم اللہ علیہم اجمعین

پانچویں صدی ہجری کے مفسرین

	نام کتاب	مؤلف
۱-	اختصار تفسیر ابن سلام	ابوالمطرف عبدالرحمٰن (قنازعی) (متوفی ۴۱۳ھ)
۲-	احکام القرآن	احمد بن علی باغانی (متوفی ۴۰۱ھ)
۳-	احکام القرآن	احمد بن الحسین بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ)
۴-	اعراب القرآن	اسماعیل بن خلف (متوفی ۴۵۵ھ) ۹ جلد
۵-	۱-البرہان ۲-اعراب القرآن	ابوالحسن علی الحوفی (متوفی ۴۳۰ھ) ۱۲ جلد
۶-	برہان العمیدی	علی بن فضال بن علی (متوفی ۴۷۹ھ) ۳۵ جلد
۷-	۱-البسیط ۲-الوسیط ۳-الوجیز ۴-تفسیر النبی	علی بن احمد الواحدی (متوفی ۴۶۸ھ)
۸-	تاج التراجم	شاہ نور بن طاہر اسفرایینی (متوفی ۴۷۱ھ)
۹-	تبیان	ابومسلم محمد بن علی طوسی (متوفی ۴۶۰ھ)

toobaafoundation.com

۱۰-	التفصیل الجامع لعلوم التنزیل، احمد بن محمد (متوفی ۴۴۰ھ)	
	التحصیل اختصار	
۱۱-	تفسیر صابونی	اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی (متوفی ۴۴۹ھ)
۱۲-	تفسیر اصفہانی	ابومسلم محمد بن علی (اصفہانی قدیم) (متوفی ۴۵۹ھ) ۲۰ جلد
۱۳-	تفسیر	محمد اسماعیل لاہوری (متوفی ۴۴۸ھ)
۱۴-	تفسیر القرآن	علی بن محمد بزودی (متوفی ۴۸۲ھ) ۱۲۰ جلد
۱۵-	۱- تلخیص البیان	محمد بن الحسین شریف رضی (متوفی ۴۰۶ھ)
	۲- حقائق التاویل	
	۳- معانی القرآن	
۱۶-	تنزیہ القرآن عن المطاعن	ابوالحسن عبدالجبار ہمدانی (متوفی ۴۱۵ھ)
۱۷-	۱- التیسیر فی علم التفسیر	القاسم عبدالکریم قشیری (متوفی ۴۶۵ھ)
	۲- التفسیر الکبیر	
	۳- لطائف الاشارات	
۱۸-	جامع الغریبین	ابوعبید قاشانی (متوفی ۴۰۱ھ)
۱۹-	الجواہر	عبدالواحد بن محمد (متوفی ۴۸۶ھ) ۳۰ جلد
۲۰-	الجمان فی تشابہات القرآن	عبداللہ بن محمد (متوفی ۴۸۵ھ)
۲۱-	حقائق التفسیر، التفسیر الصغیر	محمد بن الحسین بن محمد (متوفی ۴۱۲ھ)
۲۲-	حدائق ذات بہجۃ	ابومحمد عبداللہ جوینی (متوفی ۴۳۷ھ) ۳۰۰ جلد
۲۳-	درۃ التنزیل	ابوعبداللہ السکانی (متوفی ۴۲۱ھ)
۲۴-	زادالحاضر والہادی	علی بن سہل بن عباس (متوفی ۴۹۱ھ)

toobaafoundation.com

۲۵-	ضیاء القلوب	ابوالفتح رازی (متوفی ۴۴۸ھ)
۲۶-	قرطین	محمد بن احمد الکنانی (متوفی ۴۵۴ھ)
۲۷-	کتاب التفسیر	احمد بن محمد طلمنکی (متوفی ۴۲۹ھ)
۲۸-	کتاب تاویل المتشابہات	عبدالقاہر بن ابوعبداللہ (متوفی ۴۷۵ھ)
۲۹-	کشف الاستار	علی بن محمد انصاری الہروی (متوفی ۴۸۰ھ)
		فارسی
۳۰-	الکشف والبیان	ابواسحاق ثعلبی (متوفی ۴۲۷ھ)
۳۱-	کفایۃ فی التفسیر، وجوہ القرآن	ابوعبدالرحمٰن (متوفی ۴۳۰ھ)
۳۲-	لطائف الاشارات	الامام ابوالقاسم عبدالکریم (متوفی ۴۸۹ھ)
۳۳-	لباب التفسیر، لباب التاویل	محمود بن حمزہ کرمانی
۳۴-	المحکم	ابوعمر عثمان الدانی (متوفی ۴۴۴ھ)
۳۵-	المستنیر	ابوطاہر بن سوار (متوفی ۴۹۹ھ)
۳۶-	مشکل اعراب القرآن	ابومحمد مکی بن ابی طالب (متوفی ۴۳۷ھ)
۳۷-	معانی القرآن	محمد بن الحسن فورک (متوفی ۴۰۶ھ)
۳۸-	المقنع	حسن بن علی (متوفی ۴۸۴ھ)
۳۹-	الہدایہ الی بلوغ النہایۃ	مکی بن ابی طالب قیسی (متوفی ۴۳۷ھ)
		رحمہم اللہ علیہم اجمعین

چھٹی صدی ہجری کے مفسرین

	نام کتاب	مؤلف
۱-	احکام القرآن	عمادالدین طبری (متوفی ۵۰۴ھ)

toobaafoundation.com

۲-	احکام القرآن	ابن العربی (متوفی ۵۴۳ھ) دوسری کتاب انوار الفجر ہے
۳-	احکام القرآن	عبدالمنعم بن محمد (متوفی ۵۹۹ھ)
۴-	اختصار ضیاء القلوب	ابوبکر محمد عبدالغنی (متوفی ۵۷۲ھ)
۵-	البصائر فی التفسیر	نصیر الدین نیشاپوری (متوفی ۵۷۷ھ)
۶-	تفسیر الزائد	محمد بن عبدالرحمٰن الزائد (متوفی ۵۴۶ھ) ایک سو جلد
۷-	تفسیر زاہدی	ابونصر درواجکی (متوفی ۵۴۹ھ)
۸-	تفسیر بیہقی	الوالمحاسن بیہقی (متوفی ۵۴۴ھ)
۹-	تفسیر التفسیر	عالی بن ابراہیم غزنوی (متوفی ۵۳۷ھ)
۱۰-	تفسیر التفسیر	ناصر بن محمد غزنوی (متوفی ۵۸۲ھ)
۱۱-	التیسیر فی التفسیر	عمر بن محمد نسفی (متوفی ۵۳۸ھ)
۱۲-	التصریف والاعلام	ابوالقاسم سہیلی (متوفی ۵۸۱ھ)
۱۳-	۱-الجامع فی التفسیر ۲-المعتمد فی التفسیر ۳-الموضع فی التفسیر	قدام السنۃ اسماعیل بن محمد (متوفی ۵۳۵ھ)
۱۴-	جوامع الجامع	ابوجعفر طوسی (متوفی ۵۶۱ھ)
۱۵-	ری الظمان	علی بن عبداللہ (متوفی ۵۷۷ھ)
۱۶-	غرۃ التنزیل	امام راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ)
۱۷-	کشاف	محمود بن عمر الزمخشری (متوفی ۵۲۸ھ) ۱۳ حواشی سے زائد لکھے گئے

toobaafoundation.com

۱۸-	کشف فی نکت المعانی	نورالدین باقولی (متوفی ۵۴۶ھ)
۱۹-	لباب التفسیر	ابوالقاسم کرمانی (متوفی ۶۰۰ھ)
۲۰-	معالم التنزیل	محی السنۃ فرالبغوی (متوفی ۵۱۶ھ)
۲۱-	الملخص	خطیب تبریزی (متوفی ۵۰۲ھ)
۲۲-	المحیط بلغات القرآن	احمد بن علی ابوجعفر متوفی (۵۴۴ھ)
۲۳-	المحرر الوجیز	عبدالحق بن عطیہ اندلسی (متوفی ۵۴۶ھ)
۲۴-	مفاتح الاسرار	شہرستانی (متوفی ۵۰۲ھ)
۲۵-	مجمع البیان	امام طبری (متوفی ۵۴۸ھ)
۲۶	مفتاح التنزیل	ابوالفضل خوارزمی (متوفی ۵۶۲ھ)
۲۷-	۱-یاقوت التاویل	محمد بن محمد الغزالی (متوفی ۵۰۵ھ) ۴۰ جلد
	۲-مشکواۃ الانوار	
۲۸-	ینبوع الحیات	حجۃ الدین ابوعبداللہ (متوفی ۵۶۸ھ)
		رحمہم اللہ علیہم اجمعین

ساتویں صدی ہجری

	نام کتاب	مؤلف
۱-	الارشاد	عبدالسلام بن عبدالرحمٰن (متوفی ۶۲۷ھ)
۲-	الارشاد	علی بن احمد حرالی (متوفی ۶۲۷ھ)
۳-	بحر الرائق	نجم الدین دایہ (متوفی ۷۰۰ھ)
۴-	بغیۃ البیان	شہاب الدین سہروردی (متوفی ۶۳۲ھ)
۵-	البیان	عبداللہ عبکری (متوفی ۶۱۶ھ)

toobaafoundation.com

۶-	تفسیر بیضاوی	قاضی ناصر الدین بیضاوی (متوفی ۶۸۵ھ) ۳۵ حواشی سے زائد لکھے جا چکے ہیں
۷-	تفسیر دبیری	عبدالعزیز بن احمد دبیری (متوفی ۶۷۳ھ)
۸-	تفسیر ابن النقیب	محمد بن سلیمان (ابن النقیب) (متوفی ۶۶۸ھ) ۹۹ جلد پچاس تفاسیر کا خلاصہ
۹-	تفسیر کبیر	محمد بن عمر طبرستانی امام رازی (متوفی ۶۰۶ھ) ۳۰ جلد
۱۰-	تفسیر احکام القرآن	محمد بن احمد (متوفی ۶۷۱ھ)
۱۱-	رموز الکنوز	عزیز الدین الرسغی (متوفی ۶۶۰ھ)
۱۲-	الحسنات والسیئات	یحییٰ بن احمد بن خلیل
۱۳-	عرائس البیان	محمد روز بہان بقلی (متوفی ۶۰۶ھ)
۱۴-	کتاب الانصاف	مبارک بن محمد شیبانی (متوفی ۶۰۶ھ)
۱۵-	کتاب التمیز	ابراہیم بن محمد سلمی (متوفی ۶۱۸ھ)
۱۶-	کشف الحقائق فی التفسیر	موفق الدین کواشی (متوفی ۶۸۰ھ)
۱۷-	کشف الاسرار الجمع والتاویل	محی الدین شیخ اکبر (متوفی ۶۲۸ھ)
۱۸-	مجازاۃ القرآن	عبدالعزیز بن عبدالسلام سلطان العلماء (متوفی ۶۶۰ھ)
۱۹-	مطلع انوار التنزیل	عبدالرزاق حنبلی (متوفی ۶۶۱ھ)
۲۰-	مطلع المعانی	حسام الدین سمرقندی (متوفی ۶۶۱ھ)
۲۱-	لطائف التفسیر	امام بکر فضلی (متوفی ۶۴۰ھ)
۲۲-	نہایۃ التامیل	عبدالواحد زملکائی (متوفی ۶۵۱ھ)

toobaafoundation.com

۲۳-	نہایۃ البیان	معانی بن اسماعیل (متوفی ۶۳۰ھ)
۲۴-		یوسف بن قزاغلی جوزی (متوفی ۶۵۴ھ) ۲۹ جلد میں تفسیر لکھی
۲۵		محمد بن عبداللہ (متوفی ۶۵۵ھ) نے تین تفاسیر لکھیں۔

۱- آٹھویں صدی ہجری کے مفسرین

	نام کتاب	مؤلف
۱-	اختصار تفسیر طبری	علی بن عثمان متوفی ۷۳۹ھ)
۲-	اختصار تفسیر الراعنی	عبدالصمد بغدادی (متوفی ۷۶۵ھ)
۳-	برہان فی علوم القرآن	امام بدرالدین زرکشی (متوفی ۷۹۴ھ)
۴-	البحر المحیط، جواہر	احمد بن محمد قمولی (متوفی ۷۲۷ھ)
۵-	بہجۃ الاعاریب	علی بن عثمان ترکمانی (متوفی ۷۵۰ھ)
۶-	تفسیر	الامام ابن تیمیۃ (متوفی ۷۲۸ھ) ۳۰/۵۰ جلدیں
۷-	تفسیر مدارک	ابوالبرکات نسفی (متوفی ۷۰۱ھ)
۸-	تفسیر علامی	قطب الدین محمود (متوفی ۷۱۰ھ) ۴۰ جلد
۹-	تفسیر ابن المنیر	عبدالواحد (ابن المنیر) (متوفی ۷۳۶ھ)
۱۰-	تفسیر السمنانی	احمد بن محمد السمنانی (متوفی ۷۳۶ھ) ۱۳ جلد
۱۱-	تفسیر اسکندری	ابوالحسین اسکندری (متوفی ۷۴۱ھ) ۱۰ جلد
۱۲-	تفسیر الآیات المتشابہات	محمد بن احمد اللبنان المصری (متوفی ۷۴۹ھ)
۱۳-	تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن عمر ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ھ)

toobaafoundation.com

۱۴- تفسیر ابن جماعة	ابراہیم بن عبدالرحیم (متوفی ۷۹۰ھ)
۱۵- تفسیر تاتارخانی	تاتارخان دہلوی (متوفی ۷۹۹ھ)
۱۶- تفسیر حدادی	ابوبکر علی الحداد (متوفی ۸۰۰ھ)
۱۷- تفسیر السراج	سراج الہندی (متوفی ۷۷۳ھ)
۱۸- تقیید جلیل فی التفسیر	احمد بن محمد (متوفی ۷۸۵ھ)
۱۹- تبیان	حضر بن عبدالرحمٰن (متوفی ۷۷۳ھ)
۲۰- التبیان	علامہ ابن القیم (متوفی ۷۵۱ھ)
۲۱- تہذیب احکام القرآن	محمود بن احمد القنوی (متوفی ۷۷۱ھ)
۲۲- التاویل لمعالم التنزیل	علی بن محمد (متوفی ۷۴۱ھ)
۲۳-	تین تفاسیر سید محمد بن ادریس (متوفی ۷۳۰ھ) نے لکھیں
۲۴- حاشیۃ الکشاف	احمد الحسن جار بردی (متوفی ۷۴۶ھ)
۲۵- حاشیۃ الکشاف	علامہ مخلص الہندی (متوفی ۷۶۴ھ)
۲۶- حاشیۃ الکشاف	محمد بن تحتانی (متوفی ۷۶۶ھ)
۲۷- حاشیۃ الکشاف	حمد بن محمد اقصرائی (متوفی ۷۷۰ھ)
۲۸- حاشیۃ الکشاف	محمد بن محمد بابرتی (متوفی ۷۷۶ھ)
۲۹- حاشیۃ الکشاف	علی بن محمد قوشجی (متوفی ۸۰۰ھ)
۳۰- خلاصۃ تفسیر ابن الخطیب	محمد بن ابی القاسم ربعی (متوفی ۷۱۵ھ)
۳۱- الدر اللقیط	احمد بن عبدالقادر تاج الدین (متوفی ۷۴۷ھ)
۳۲- الدر النظیم	علی بن عبدالطافی السبکی (متوفی ۷۵۶ھ)
۳۳- درة الغواص	علامہ صفی (متوفی ....)

toobaafoundation.com

۳۴-	روضات الجنان	ہبۃ اللہ حموی (متوفی ۷۳۷ھ) ۱۰ جلد
۳۵-	السابق اللاحق	محمد بن علی (ابن نقاش) (متوفی ۷۶۳ھ)
۳۶-	غریب القرآن، البحر المحیط	محمد بن یوسف اثیر الدین (متوفی ۷۴۵ھ)
۳۷-	فتح القدیر	احمد بن محمد المقدسی (متوفی ۷۲۷ھ)
۳۸-	فتوح الغیب	الحسن بن محمد طیبی (متوفی ۷۴۳ھ) ۸ جلد
۳۹-	کشف الاسرار (فارسی)	مسعود بن عمر (تفتازانی) (متوفی ۷۹۶ھ)
۴۰-	کشف الکشاف	علامہ مخلص الہندی (متوفی ۷۶۴ھ)
۴۱-	کفیل لمعانی التنزیل	عماد الکندی (متوفی ۷۲۴ھ) ۲۳ جلد
۴۲-	لب التاویل	نظام الدین قمی (متوفی ....)
	غرائب القرآن	
۴۳-	مختصر الراشف	بدر الدین حلبی (متوفی ۷۰۵ھ)
۴۴-	ملاک التاویل	ابو جعفر احمد بن ابراہیم (متوفی ۷۰۸ھ)
۴۵-	ملاک التاویل	احمد بن ابراہیم الثقفی (متوفی ۷۱۰ھ)

نویں صدی ہجری

	نام کتاب	مؤلف
۱-	الفیہ فی غریب القرآن	زید بن ابراہیم (ابوزرعۃ) (متوفی ۸۰۶ھ)
۲-	بحر مواج (فارسی)	قاضی شہاب الدین دولت آبادی (متوفی ۳۴۹ھ)
۳-	بحر العلوم	علاؤالدین سمقندری (متوفی ۸۶۰ھ)
۴-	تجرید الکشاف	علی بن محمد (متوفی ۸۳۷ھ)
۵-	تاج التراجم	ابو العدل قاسم (متوفی ۸۷۹ھ)

toobaafoundation.com

۶-	ترجمۂ منظوم بزبان ترکی تفسیر ابی اللیث	احمد بن محمد رومی (متوفی ۸۵۴ھ)
۷-	تفسیر خلفی	محمد بن خلفه (متوفی ۸۲۸ھ) ۸ جلد
۸-	تفسیر رحمانی	شیخ علی مہائمی (متوفی ۸۳۵ھ)
۹-	تفسیر البغوی	محمد بن ابراہیم الوزیر (متوفی ۸۴۰ھ)
۱۰-	تفسیر ابن شہبہ	تقی الدین ابوبکر بن شہبہ (متوفی ۸۵۱ھ)
۱۱-	تفسیر الاحکام لبیان ما الیہم من القرآن	احمد بن ابن حجر عسقلانی (متوفی (۸۵۲ھ)
۱۲-	تفسیر محمدیہ (فارسی)	علی بن محمد متوفی (۸۷۵ھ)
۱۳-	تفسیر ابن عادل	عمر بن علی بن عادل (متوفی ۸۸۰ھ)
۱۴-	تفسیر ابن جماعۃ	ابراہیم بن محمد (متوفی ۸۹۰ھ)
۱۵-	تفسیر جامی	عبدالرحمٰن جامی (متوفی ۸۹۸ھ)
۱۶-	تفسیر الجواہر	عبدالرحمٰن بن محمد ثعالبی (متوفی ۸۷۵ھ)
۱۷-	الثمرات فی تفسیر آیات الاحکام	یوسف بن احمد (متوفی ۸۳۲ھ)
۱۸-	جامع البیان	معین الدین بن سید صفی الدین (متوفی ۸۹۴ھ)
۱۹-	حاشیہ تفسیر بیضاوی	ملا خسرو محمد بن فراموزر (متوفی ۸۸۳ھ)
۲۰-	حاشیہ تفسیر بیضاوی	حسن بن محمد شاہ اخی زادہ (متوفی ۸۸۶ھ)
۲۱-	حاشیہ کشاف	خضر بیگ بن جلال الدین (متوفی ۸۶۰ھ)
۲۲-	حاشیۃ کشاف	علی مولی عمران (متوفی ۸۱۶ھ)

toobaafoundation.com

۲۳- حاشیہ کشاف — علی بن محمد معروف سید شریف (متوفی ۸۱۶ھ)
ترجمہ قرآن کریم (فارسی) — (ان کے ترجمہ کو سعدی کی طرف منسوب کیا گیا ہے دیکھئے مقدمہ تفسیر حقانی ص ۲۱۹)

۲۴- حواشی کشاف، بغوی، ابی اللیث — محمود بن احمد عینی (متوفی ۸۵۵ھ)

۲۵- خلاصۃ التفاسیر — شہاب الدین سیواسی (متوفی ۸۰۳ھ)

۲۶- خلاصۃ الکشاف — ابوزرعۃ احمد بن ابراہیم (متوفی ۸۲۶ھ)

۲۷- درر ملتقط — سید محمد بن سید یوسف (گیسو دراز) (متوفی ۸۲۵ھ)

۲۸- غایۃ الامانی — احمد بن اسماعیل کورانی (متوفی ۸۹۳ھ)

۲۹- فتح الرحمٰن — محمد بن عبداللہ قرمانی (متوفی ۸۸۲ھ) منظوم

۳۰- الفتح الشافی — محمد بن محمد ابو یاسر (متوفی ۸۴۴ھ)

۳۱- فتح المنان فی تفسیر القرآن — محمد بن یحییٰ بن زہرہ (متوفی ۸۴۸ھ)

۳۲- لطائف فی التمییز — مجد الدین فیروز آبادی (متوفی ۸۱۶ھ)

۳۳- المستدارک علی المدارک — محمد بن احمد صاغانی (متوفی ۸۵۴ھ)

۳۴- نظم الدار — شیخ برہان الدین بقائی (متوفی ۸۸۵ھ) ۸ جلد

۳۵- مختصر فی علوم القرآن — محمد بن سلیمان رومی (متوفی ۸۷۹ھ)

۳۶- النشر در قراءت عشر — محمد بن محمد الجزری (متوفی ۸۳۳ھ)
تاریخ القراء

۳۷- نور بخشیہ — شیخ اشرف جہانگیر سمنانی (متوفی ۸۰۸ھ)

toobaafoundation.com

۳۸-	نصف جلالین	جلال الدین محلی (متوفی ۸۶۴ھ) تکمیل جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے کی سورہ مزمل تک قرآن اور تفسیر کے حرف برابر ہیں۔ اس تفسیر کے سب سے زیادہ حواشی ہیں۔

دسویں صدی ہجری کے مفسر

	نام کتاب	مؤلف
۱-	ارشاد العقل السلیم	ابوالسعود محمد بن محمد (متوفی ۹۸۲ھ)
۲-	الفیہ فی غریب القرآن	محمد حمزہ بن عبداللہ الناشری (متوفی ۹۲۶ھ)
۳-	جوامع البیان	محمد بن عبدالرحمٰن ایجوی
۴-	جواہر التفسیر تفسیر حسینی	حسین بن علی کاشفی (متوفی ۹۰۶ھ)
۵-	حدائق الحقائق (فارسی)	معین الدین مسکین (متوفی ۹۵۴ھ)
۶-	حاشیہ بیضاوی	کمال الدین محمد بن محمد (متوفی ۹۰۶ھ)
۷-	حاشیہ بیضاوی الموسوم فتح الرحمٰن	زکریا بن محمد الانصاری (متوفی ۹۲۶ھ)
۸-	حاشیۃ بیضاوی وکشاف	محی الدین محمد قراباغی (متوفی ۹۴۲ھ)
۹-	حاشیۃ بیضاوی	سعداللہ بن عیسی (متوفی ۹۴۵ھ)
۱۰-	حاشیۃ بیضاوی	محمد بن مصلح الدین شیخ زادہ (متوفی ۹۵۱ھ)
۱۱-	حاشیۃ بیضاوی	عصام الدین اسنوائی (متوفی ۹۵۱ھ)
۱۲-	حاشیۃ بیضاوی	مصلح الدین شعبان (متوفی ۹۶۹ھ) نے حواشی لکھے
۱۳-	حاشیۃ بیضاوی	مصلح الدین لاری (متوفی ۹۷۹ھ)

toobaafoundation.com

۱۴-	حاشیۂ بیضاوی	وجیہہ الدین گجراتی (متوفی ۹۹۷ھ) تفسیر رحمانی کا بھی حاشیہ لکھا
۱۵-	حاشیۂ کشاف	خیرالدین عطوفی (متوفی ۹۴۸ھ)
۱۶-	حاشیہ مدارک	اللہ داد جونپوری (متوفی ۹۳۶ھ)
۱۷-	تفسیر قرآن عزیز (منظوم) قدیم اردو گوجری	شیخ بہاء الدین (متوفی ۹۱۲ھ)
۱۸-	تفسیر ابن کمال	شمس الدین احمد بن کمال (متوفی ۹۴۰ھ)
۱۹-	تفسیر معینی	سید رفیع الدین صفوی (متوفی ۹۴۰ھ)
۲۰-	تفسیر محمدی	شیخ حسن محمد گجراتی (متوفی ۹۸۲ھ)
۲۱-	تفسیر منشی	محمد بن بدرالدین صاروخانی (متوفی ۱۰۰۰ھ)
۲۲-	تفسیر منظوم	بدرالدین محمد المقری (متوفی ۹۸۵ھ)
۲۳-	تفسیر منظوم	بدر الدین عامری (متوفی ۹۶۰ھ) نے تین تفسیریں لکھیں ایک نظم میں ایک لاکھ اسی ہزار اشعار
۲۴-	تسہیل السبیل	محمد بن عمر (متوفی ۹۹۴ھ)
۲۵-	فتح الحمید	عبدالمعطی بن احمد سخاوی (متوفی ....)
۲۶-	منہج الصادقین	میر فتح اللہ شیرازی (متوفی ۹۸۷ھ)
۲۷-	الواضح الوجیز	محمد بن عبدالرحمٰن البکری (متوفی ۹۵۰ھ)
۲۸-	السراج المنیر	شمس الدین شربینی (متوفی ۹۷۷ھ) رحمہم اللہ علیہم اجمعین

toobaafoundation.com

گیارہویں صدی ہجری کے مفسر

	نام کتاب	مؤلف
۱-	انوار القرآن، جمالین	علی بن سلطان ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۴ھ)
۲-	انوار الاسرار	عیسیٰ بن قاسم سندھی (متوفی ۱۰۳۱ھ)
۳-	بحر مواج	منور دین بن عبدالحمید (متوفی ۱۰۱۱ھ)
۴-	تفسیر جہانگیری	نعمت علی فیروز پوری (متوفی ۱۰۷۲ھ)
۵-	تفسیر مرتضوی	نواب مرتضیٰ احمد بخاری (متوفی ۱۰۲۵ھ)
۶-	تفسیر نظامی	نظام الدین تھانسیری (متوفی ۱۰۲۴ھ)
۷-	تنزیل التنزیل	محمد بدر الدین (متوفی ۱۰۰۱ھ)
۸-	تعلیق الحادی علی البیضاوی وترجمہ قرآن الکریم (اردو)	شاہ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ)
۹-	ترجمہ قرآن عزیز (فارسی	سید محمد رضوی (متوفی ۱۰۵۴ھ)
۱۰-	ترجمۃ الکتاب	شیخ محب اللہ الہ آبادی (متوفی ۱۰۵۸ھ)
۱۱-	حاشیۃ بیضاوی	عثمان سندھی (متوفی ۱۰۰۸ھ)
۱۲-	حاشیۃ بیضاوی	نور اللہ تستری قاضی (متوفی ۱۰۱۹ھ)
۱۳-	حاشیۃ بیضاوی	میر محمد ہاشم (متوفی ۱۰۶۱ھ)
۱۴-	حاشیۃ بیضاوی	علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (متوفی ۱۰۶۷ھ)
۱۵-	حاشیہ بیضاوی	احمد خفاجی (متوفی ۱۰۷۰ھ)
۱۶-	حاشیہ بیضاوی	یعقوب بنانی (متوفی ۱۰۹۵ھ)
۱۷-	حاشیہ بیضاوی	عصام الدین (متوفی ۱۰۹۵ھ)
۱۸-	سواطع الالہام	فیضی بن ملا مبارک (متوفی ۱۰۰۴ھ)

toobaafoundation.com

۱۹-	شرح القرآن	خواجہ معین الدین کشمیری (متوفی ۱۰۸۵ھ)
۲۰-	ضیاء السبیل	محمد بن علی البکری (متوفی ۱۰۵۷ھ)
۲۱-	العروۃ الوثقی	بہاء الدین آملی (متوفی ۱۰۰۳ھ)
۲۲-	مجمع البحرین	طاہر بن یوسف (متوفی ۱۰۰۴ھ)
۲۳-	المصابیح الساطعۃ الانوار المجموعۃ	سید عبداللہ بن احمد (متوفی ....)
۲۴-	الفرات النمیر	مظہر بن نعمان (متوفی ۱۰۴۹ھ)
۲۵-	منتہی المرام	محمد بن الحسین یمنی (متوفی ۱۰۶۷ھ)

رحمہم اللہ علیہم اجمعین

بارہویں صدی ہجری کے مفسر

	نام کتاب	مؤلف
۱-	احکام القرآن	شیخ محمد ناصر الہ آبادی (متوفی ۱۱۶۳ھ)
۲-	تفسیر نعمت عظمی (بزبان فارسی)	نعمت خان (متوفی ۱۱۲۱ھ)
۳-	تفسیر الانوار	غلام نقشبندی (متوفی ۱۱۲۶ھ)
۴-	تفسیر احمدی	ملا جیون (متوفی ۱۱۳۰ھ)
۵-	تفسیر نصیری	شیخ جمال الدین (متوفی ۱۱۲۴ھ)
۶-	تفسیر محمدی	شیخ فتح محمد (متوفی ۱۱۲۳ھ)
۷-	تفسیر القرآن بالقرآن	شیخ کلیم اللہ (متوفی ۱۱۴۳ھ)
۸-	تفسیر ہاشمی (سندھی)	مخدوم عبداللہ (متوفی ۱۱۷۴ھ)
۹-	تفسیر صغیر بطرز جلالین	رسم علی تفوجی (متوفی ۱۱۷۸ھ)
۱۰-	تفسیر مرتضوی	شاہ غلام مرتضی (متوفی ....)
۱۱-	ترجمہ قرآن (فارسی)	شاہ ولی اللہ دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ)

toobaafoundation.com

۱۲-	ترجمہ وحاشیہ	شاہ محمد غوث پشاوری (متوفی ۱۱۵۲ھ)
۱۳-	حاشیہ بیضاوی	امان اللہ بن نور اللہ (متوفی ۱۱۳۳ھ)
۱۴-	حاشیۃ بیضاوی	مفتی شرف الدین (متوفی ۱۱۳۳ھ)
۱۵-	حاشیہ بیضاوی	شیخ محمد ظاہر ۱۱۴۳ھ)
۱۶-	حاشیہ بیضاوی	عابد لاہوری (متوفی ۱۱۶۰ھ)
۱۷-	حاشیہ تفسیر کشاف	قاضی احمد بن صالح ۱۱۹۱ھ)
۱۸-	التحریر الحاوی شرح تفسیر بیضاوی	عبد الغنی نابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ)
۱۹-	ثواقب التنزیل	علی اصغر قنوجی (متوفی ۱۱۵۰ھ)
۲۰-	روح البیان	شیخ عارف اسماعیل حنفی (متوفی ۱۱۳۷ھ)
۲۱-	شرح بیضاوی	علی بن محمد (متوفی ۱۲۰۰ھ)
۲۲-	شرح تفسیر کشاف و بیضاوی	خضر بن عطاء (متوفی ۱۱۰۷ھ)
۲۳-	محکم التنزیل	محمد حکم بریلوی (متوفی ۱۱۵۰ھ)
۲۴-		محمد بن جعفر (متوفی ۱۱۱۱ھ) نے جلالین کی طرز پر تفسیر لکھی

رحمہم اللہ علیہم اجمعین

تیرہویں صدی ہجری کے مفسر

	نام کتاب	مؤلف
۱-	استنباط القرآن وتفسیر القرآن	محمد بن عبد الوہاب (متوفی ۱۲۱۶ھ)
۲-	احادیث بیضاوی کی تخریج	عبد اللہ بن صبغۃ اللہ مدارسی (متوفی ۱۲۸۸ھ)
۳-	الانس المعنوی	محمد فوزی ترکی (متوفی ۱۲۹۹ھ)
۴-	بحر الاسرار (فارسی)	محمد کاظم کرمانی (متوفی ۱۲۱۵ھ)

toobaafoundation.com

۵-	بیضاوی تعلیقات	محمد یوسف (متوفی ۱۲۸۸ھ)
۶-	تعلیقات علی البیضاوی	علامہ عبدالحلیم لکھنوی (متوفی ۱۲۸۶ھ)
۷-	تعلیقات بیضاوی	وحید الحق پھلواری (متوفی ۱۲۰۱ھ)
۸-	تفسیر آیات القرآن	عبدالعلی بن پیر علی (متوفی ۱۲۹۶ھ)
۹-	تفسیر التنزیل	بابا قادری (متوفی ....)
۱۰-	تفسیر رؤفی	رؤوف احمد نقشبندی (متوفی ۱۲۵۳ھ)
۱۱-	تفسیر رفیعی	شاہ رفیع الدین (متوفی ۱۲۴۹ھ)
۱۲-	تفسیر چراغ ابدی	شاہ عزیز الدین (متوفی ۱۲۴۶ھ)
۱۳-	تفسیر عزیزی	شاہ عبدالعزیز دہلوی (متوفی ۱۲۳۹ھ)
۱۴-	تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی (متوفی ۱۲۲۵ھ)
۱۵-	تفسیر وہابی	عبدالصمد بن عبدالوہاب (دکھنی زبان میں ہے، ۱۱۸۷ھ کو تکمیل ہوئی۔ ۴ جلد میں
۱۶-	تفسیر حقانی	شاہ حقانی (متوفی ۱۲۰۶ھ)
۱۷-	التیسیر فی مہمات التفسیر	نصیر الدین بن جلال الدین (متوفی ۱۲۹۳ھ)
۱۸-	تاج التفسیر	محمد عثمان پیر غنی (متوفی ۱۲۶۸ھ)
۱۹-	تقریب الافہام فی آیات الاحکام	محمد علی کنشوری (متوفی ۱۲۶۰ھ)
۲۰-	ترجمہ قرآن بہ نام مفاتیح البرکات	ملا محمد سعید گندسود دوئم (متوفی ۱۲۰۸ھ)
۲۱-	ترجمہ قرآن (اردو	سید علی بن دیدار علی (متوفی ۱۲۵۹ھ)
۲۲-	جلالین تعلیقات	اسلم بن یحییٰ بن معین کشمیری (متوفی ۱۲۱۲ھ)
۲۳-	جامع التفاسیر	قطب الدین دہلوی (متوفی ۱۲۸۹ھ)

toobaafoundation.com

۲۴-	جامع البیان	محمد بن عبداللہ غزنوی (متوفی ۱۲۹۶ھ)
۲۵-	حاشیہ جلالین	سلیمان بن عمر بن منصور (متوفی ۱۲۰۴ھ)
۲۶-	حاشیہ جلالین	فخر الدین دہلوی (متوفی ۱۲۲۹ھ)
۲۷-	حاشیہ جلالین	احمد بن ہادی مالکی (متوفی ۱۲۴۱ھ)
۲۸-	حاشیہ جلالین بہ نام ہلالین	تراب علی بن شجاعت علی (متوفی ۱۲۸۱ھ)
۲۹-	زاد الآخرۃ	قاضی عبدالسلام (متوفی ۱۲۵۷ھ)
۳۰-	زبدۃ التفاسیر والتذکیر	جان محمد لاہوری (متوفی ۱۲۶۸ھ)
۳۱-	روح المعانی	محمود آفندی بغدادی (متوفی ۱۲۷۰ھ)
۳۲-	فتح القدیر	عبدالرشید شوکانی (متوفی ۱۲۵۰ھ)
۳۳-	مفاتیح الرضوان فی تفسیر القرآن بالقرآن	علی بن ابراہیم بن محمد (متوفی ۱۲۱۳ھ)
۳۴-	موضح القرآن	شاہ عبدالقادر دہلوی (متوفی ....)
۳۵-	معدن الجواہر	ولی اللہ بن حبیب اللہ انصاری (متوفی ۱۲۷۰ھ)
۳۶-	منہج السداد	امداد علی بن رحمٰن بخش (متوفی ۱۲۹۲ھ)
۳۷-	نظم الجواہر	ولی اللہ بن مفتی سید احمد علی حسین (متوفی ۱۲۴۹ھ)

رحمہم اللہ علیہم اجمعین

چودہویں صدی ہجری کے مفسر

	نام کتاب	مؤلف
۱-	الاسم الاعظم فی القرآن العظیم	مولوی فقیر محمد (مرتب کتاب ہذا)

toobaafoundation.com

۲-	الاکسیر الاعظم	احتشام الدین مراد آبادی (متوفی ۱۳۱۳ھ)
۳-	احسن التفاسیر	سید احمد حسن دھلوی (متوفی ۱۳۳۸ھ)
۴-	الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن	غلام مصطفیٰ قاسمی (متوفی ....)
۵-	آسان تفسیر کا سلسلہ	قاضی محمد زاہد الحسینی، مرتب تذکرۃ المفسرین
۶-	بیان القرآن	اشرف علی تھانوی (متوفی ۱۳۶۲ھ)
۷-	بلغۃ الحیر ان	حسین علی (متوفی ۱۳۶۲ھ)
۸-	تفسیر محمدی	حافظ محمد بن بارک اللہ (متوفی ۱۳۱۱ھ) ۷ جلد پنجابی ساتھ ترجمہ (فارسی)
۹-	التفسیر المنیر لمعالم التنزیل	محمد فوادی النبتنی (متوفی ۱۳۱۴ھ)
۱۰-	التفسیر القرآن وہو الہدی والفرقان	سر سید احمد خان (متوفی ۱۲۱۵ھ)
۱۱-	تنقیح البیان	ناصر الدین ابو المنصور (متوفی ۱۳۲۰ھ)
۱۲-	تفسیر المنار	مفتی محمد عبدہ (متوفی ۱۳۲۳ھ)
۱۳-	ترجمہ القرآن	نذیر احمد (متوفی ۱۳۳۱ھ)
۱۴-	تفسیر قاسمی	جمال الدین قاسمی (متوفی ۱۳۳۲ھ)
۱۵-	تفسیر عباسی	محمد عباس خان (متوفی ۱۳۳۴ھ)
۱۶-	تفسیر حقانی	عبد الحق (متوفی ۱۳۳۵ھ)
۱۷-	تفسیر وحیدی	وحید الزمان (متوفی ۱۳۳۸ھ)
۱۸-	ترجمہ قرآن کریم	محمود الحسن (متوفی ۱۳۳۹ھ)
۱۹-	ترجمہ قرآن	تاج محمود امروٹی (سندھی) (متوفی ۱۳۴۸ھ)
۲۰-	تفسیر جوہری	طنطاوی بن جوہری (متوفی ۱۳۶۰ھ)

toobaafoundation.com

۲۱-	ترجمہ قرآن	عاشق الٰہی میراٹھی (متوفی ۱۳۶۰ھ)
۲۲-	تفسیر مراغی	محمد مصطفیٰ مراغی (متوفی ۱۳۶۶ھ)
۲۳-	تفسیر نعیمی	نعیم الدین مرادآبادی (متوفی ۱۳۶۷ھ)
۲۴-	تفسیر ثنائی	ثناءاللہ امرتسری (متوفی ۱۳۶۷ھ)
۲۵-	تفسیر عثمانی	شبیر احمد عثمانی (متوفی ۱۳۶۹ھ)
۲۶-	تفسیر نظامی	خواجہ حسن نظامی (متوفی ۱۳۷۲ھ)
۲۷-	ترجمہ قرآن	عبداللہ یوسف علی (متوفی ۱۳۷۳ھ)
۲۸-	تبصیر الرحمٰن	محمد ابراہیم سیالکوٹی (متوفی ۱۳۷۵ھ)
۲۹-	ترجمہ قرآن (بنگلہ)	محمد اکرم (متوفی ۱۳۷۷ھ)
۳۰-	ترجمہ قرآن	حسین احمد مدنی (متوفی ۱۳۷۷ھ)
۳۱-	ترجمان القرآن	ابوالکلام آزاد (متوفی ۱۳۷۷ھ)
۳۲-	تسہیل القرآن	احمد سعید دہلوی (متوفی ۱۳۸۰ھ)
۳۳-	تفسیر الخطیب	عبدالحمید خطیب (متوفی ۱۳۸۱ھ)
۳۴-	تفسیر الخطیب	عبدالحمید خطیب (متوفی ۱۳۸۱ھ)
۳۵-	ترجمہ وتفسیر	احمد علی لاہوری (متوفی ۱۳۸۱ھ) راقم نے گوجری زبان میں ترجمہ کرتے وقت اسی ترجمہ کو بنیاد بنایا ہے۔
۳۶-	تفسیر صدیقی	عبدالقدیر صدیقی (متوفی ۱۳۸۲ھ)
۳۷-	ترجمہ القرآن (انگریزی)	اہلیہ مولانا عزیز گل (متوفی ۱۳۸۷ھ)
۳۸-	تفسیر البخاری	بادشاہ گل (متوفی ۱۳۹۸ھ)
۳۹-	تفسیر ماجدی	عبدالماجد دریا آبادی (متوفی ۱۳۹۸ھ)

toobaafoundation.com

۴۰-	ترجمہ القرآن	محمد طفیل فاروقی (متوفی ۱۳۹۹ھ)
۴۱-	تفہیم القرآن	مولانا مودودی (متوفی ۱۳۹۹ھ)
۴۲-	تعلیم القرآن	غلام اللہ خان (متوفی ۱۴۰۰ھ)
۴۳-	ترجمہ وتفسیر	احمد رضا خان بریلوی (متوفی ....)
۴۴-	ترجمہ القرآن (پشتو)	فضل الرحمٰن پشاوری (متوفی ۱۴۰۱ھ)
۴۵-	تحقیق البیان	عبدالہادی
۴۶-	تدبر القرآن	امین احسن اصلاحی
۴۷-	تفسیر الوجیز	محمد عبدالحکیم دہلوی
۴۸-	جواہر التفسیر فی السیر والتذکیر	عبدالحی بنگلوری (متوفی ۱۳۰۱ھ)
۴۹-	حاشیہ بیضاوی وجلالین	فیض الحسن سہارنپوری (متوفی ۱۳۰۴ھ)
۵۰-	حاشیہ بیضاوی	عبدالرحمٰن امروہی (متوفی ۱۳۶۷ھ)
۵۱-	خلاصہ التفاسیر	فتح محمد تائب لکھنوی (متوفی ۱۳۲۷ھ)
۵۲-	دارالاسرار	محمود یفندی (متوفی ۱۳۰۵ھ)
۵۳-	روح الایمان	فتح الدین ازبر (متوفی ۱۳۵۶ھ)
۵۴-	روائع البیان	محمد علی صابونی (متوفی ....)
۵۵-	سورہ یوسف	علامہ محمد رشید رضا (متوفی ۱۳۵۴ھ) ۱۲ جلد
۵۶-	شرح تفسیر مدارک بہ نام اکلیل	عبدالحق مہاجر مکی (متوفی ۱۳۳۳ھ)
۵۷-	شرح جلالین	ریاست علی حنفی (متوفی ۱۳۴۹ھ)
۵۸-	صفوۃ العرفان فی تفسیر القرآن	محمد فرید وجدی مصری (متوفی ۱۳۷۳ھ)
۵۹-	ضیاء القرآن	پیر کرم شاہ ازہری (متوفی ....)
۶۰-	علوم القرآن	شمس الحق افغانی (متوفی ....)

toobaafoundation.com

۶۱-	عمدۃ البیان	عمار علی (متوفی ۱۳۰۴ھ)
۶۲-	فتح البیان	نواب صدیق حسن خان (متوفی ۱۳۰۷ھ)
۶۳-	فی ظلال القرآن	سید قطب شہید (متوفی ۱۳۸۵ھ)
۶۴-	قصص القرآن	حفظ الرحمٰن سیوہاروی (متوفی ۱۳۸۲ھ)
۶۵-	کشاف القرآن	محمد ادریس (متوفی ۱۳۵۸ھ)
۶۶-	لوامع التنزیل سواطع التنزیل (فارسی)	سید ابوالقاسم رضوی کشمیری (متوفی ۱۳۲۴ھ)
۶۷-	لوامع التنزیل سواطع التنزیل (فارسی)	ابوالقاسم بن الحسین بن النقی (متوفی ۱۳۲۴ھ) ۱۲ جلد
۶۸-	معالم الاسار	محمد حسن بن کرامت علی (متوفی ۱۳۲۳ھ)
۶۹-	مواہب الرحمٰن	سید امیر علی ملیح آبادی (متوفی ۱۳۳۷ھ) ۳۰ جلد
۷۰-	مشکلات القرآن	سید محمد انور شاہ کشمیری (متوفی ۱۳۵۲ھ)
۷۱-	المقام المحمود	عبید اللہ سندھی (متوفی ۱۳۶۳ھ)
۷۲-	مشکلات القرآن	عبد اللطیف بن اسحاق سنبھلی (متوفی ۱۳۷۹ھ)
۷۳-	معارف القرآن	مفتی محمد شفیع دیوبندی (متوفی ۱۳۹۶ھ) ۸ جلد اچھی تفسیر ہے
۷۳-	مقدمہ القرآن	شیخ محمد مدنی سندھی
۷۴-	معالم التنزیل	محمد علی صدیقی
۷۵-	نظام القرآن وتاویل الفرقان بالقرآن	حمید الدین فراہی (متوفی ۱۳۴۹ھ) رحمہم اللہ علیہم اجمعین

toobaafoundation.com

بڑے مفسر اور تفاسیر: قرآن مجید کی تفاسیر وتراجم سے کوئی ملک کوئی قوم کوئی زبان اور کوئی زمانہ خالی نہیں رہا۔ یہاں ہم چند بڑی بڑی تفاسیر کے نام اور مختلف علاقائی زبانوں میں تراجم قرآن اور مشہور اردو، عربی، فارسی تفاسیر کا خلاصہ لکھتے ہیں:

	نام تفسیر	نام مفسر/مؤلف	تعداد جلدیں
۱۔	تفسیر انوار الفجر	قاضی ابوبکر بن العربی۔	۸۰
۲۔	الاستغناء فی علوم القرآن	شیخ محمد بن علی (۳۸۸ھ)	۱۲۰
۳۔	تفسیر الاستغناء	شیخ ابوبکر محمد (۸۰۸ھ)	۱۰۰
۴۔	تفسیر علائی	محمد بن محمد بن عبدالرحمن (۵۴۶ھ)	۱۰۰
۵۔	تفسیر شیرازی	ابومحمد عبدالوہاب (۵۰۰ھ)	ایک لاکھ اشعار
۶۔	جریر	الامام جریر (۳۱۰ھ)	تین ہزار ورق)
۷۔		طنطاوی	۲۵ جلد
۸۔	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ)	۳۰
۹۔		محمد بن عباس (۳۸۴ھ)	ایک سو کتب تفسیر
۱۰۔		ابن شاہین (۳۸۵ھ)	۳۰ جلد
۱۱۔		خلف بن احمد سیتانی (۳۹۹ھ)	۱۰۰
۱۲۔		اصفہانی (۴۵۹ھ)	۳۰

toobaafoundation.com

نمبر	کتاب	مفسر	جلد
۱۳-		علی بن فضال (۴۷۹ھ)	۳۵
۱۴-		علی بن محمد (۴۸۲ھ)	۱۲۰
۱۵-		ابوالفرج عبدالواحد (۴۸۶ھ)	۳۰
۱۶-		خطیب تبریزی (۵۰۲ھ)	۱۴
۱۷-		محمد بن محمد غزالی	۴۰
۱۸-		ابن تیمیہ (۷۲۸ھ)	۳۰-۵۰
۱۹-		بدرالدین عامری (۹۶۰ھ)	ایک لاکھ اسی ہزار اشعار
۲۰-	التحریر والتحبیر	ابن نقیب حنفی	۹۹ جلد
۲۱-	المخزون فی علوم القرآن	امام ابوالحسن اشعری (متوفی ۳۳۴ھ)	۱۰۰ جلد
۲۲-	حدائق ذات بھجۃ	محمد عبداللہ جوینی (متوفی ۴۳۷ھ)	۳۰۰ جلد

قرآن کی تحریر سے انکار نہ کر
آیات کی تفسیر سے انکار نہ کر
اے کفر کی ظلمت میں بھٹکنے والے
ایمان کی تنویر سے انکار نہ کر

toobaafoundation.com

اردو زبان میں تیرہویں صدی اور مابعد کے مفسر اور ان کی تفاسیر

	نام تفسیر	نام مفسر/مؤلف	تعداد جلدیں
۱-	احسن التفاسیر	سید احمد حسن دہلوی (متوفی ۱۳۳۸ھ)	
۲-	بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی (متوفی ۱۳۶۲ھ)	۶
۳-	تفہیم القرآن	ابوالاعلیٰ مودودی (متوفی ۱۳۹۹ھ)	۶
۴-	تفسیر ثنائی	مولانا ثناء اللہ امرتسری (متوفی ۱۳۶۷ھ)	۷
۵-	حقانی	مولانا عبدالحق حقانی (متوفی ۱۳۳۵ھ)	۸
۶-	تدبر قرآن	مولانا امین احسن اصلاحی	
۷-	ضیاء القرآن	پیر کرم شاہ ازہری	۵
۸-	تفسیر عثمانی	مولانا شبیر احمد عثمانی (متوفی ۱۳۶۹ھ)	
۹-	تفسیر عزیزی	شاہ عبدالعزیز دہلوی (متوفی ۱۳۳۹ھ)	
۱۰-	تفسیر فیوض الرحمٰن	حامد حسن بلگرامی	۳
۱۱-	تفسیر کاشف البیان	محمد علی خان	۶
۱۲-	تفسیر ماجدی	مولانا عبد الماجد دریا آبادی (متوفی ۱۳۹۸ھ)	
۱۳-	تفسیر محمدی	حافظ محمد بارک اللہ (متوفی ۱۳۱۱ھ)	۷
۱۴-	تفسیر مشکلات القرآن	سید انور شاہ کشمیری (متوفی ۱۳۵۲ھ)	
۱۵-	تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی (متوفی ۱۲۲۵ھ)	

toobaafoundation.com

۱۶-	معارف القرآن	مولانا محمد ادریس کاندھلوی	۱۰
۱۷-	معارف القرآن	مفتی محمد شفیع دیوبندی (متوفی ۱۳۹۶ھ)	۸
۱۸-	تفسیر المقام المحمود	مولانا عبید اللہ سندھی	
۱۹-	مواہب الرحمٰن	سید امیر علی ملیح آبادی (متوفی ۱۳۳۶ھ)	۳۵
۲۰-	تفسیر نظام القرآن وتاویل الفرقان بالقرآن	حمید الدین فراہی (متوفی ۱۳۴۹ھ)	
۲۱-	تفسیر نظامی	خواجہ حسن نظامی	
۲۲-	تفسیر نعیمی	سید نعیم الدین مراد آبادی (متوفی ۱۳۶۷ھ)	۱۱
۲۳-	تفسیر وھابی	عبد الصمد بن عبد الوہاب (تکمیل ۱۱۸۷ھ)، یہ تفسیر دکنی زبان میں ہے۔	۴

تاریخی حوالے سے ثابت ہوتا ہے کہ اردو/گوجری میں سب سے پہلا منظوم ترجمہ جناب شیخ بہاؤ الدین الملقب بہ باجن حاجی معز الدین نے (۹۱۲ھ) میں قدیم ترین ترجمہ گجراتی اردو یعنی گوجری زبان میں کیا۔ شیخ کا شمار کاملین اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔

toobaafoundation.com

پاک وہند کے عربی فارسی کے مشہور مفسر

عربی

	نام تفسیر	نام مفسر
۱-	تفسیر آیات احکام القرآن	ملا جیون استاد عالمگیر بادشاہ، اصول فقہ حنفیہ کی تائید میں۔
۲-	تفسیر انوار الاسرار	شیخ عیسیٰ بن قاسم برہان پوری
۳-	تفسیر البحر المواج	شیخ منور بن عبد المجید لاہوری
۴-	تفسیر تبصیر الرحمٰن فی تفسیر القرآن	علاؤ الدین علی بن احمد مہائمی (متوفی ۸۳۸ھ) ہندوستان کے ابن عربی تھے، ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ کی نئی تفسیر سورہ کے مضمون کے پیش نظر کرتے تھے، یہ تفسیر مصر میں چھپی۔
۵-	تفسیر جامع التفاسیر	مولانا قطب الدین ابن محی الدین دہلوی حنفی
۶-	تفسیر جواہر القرآن	تاج الدین حنفی (متوفی ۷۳۶ھ) برلن کے کتب خانہ میں خلاصہ موجود ہے۔
۷-	تفسیر زاد الآخرۃ	قاضی عبد السلام بن عبد الحق بدایوانی، متعدد جلدوں میں منظوم دو لاکھ اشعار پر مشتمل ہے۔
۸-	تفسیر زبدۃ التفاسیر	شیخ معین الدین ابن خاوند محمود کشمیری تلمیذ شیخ عبد الحق دہلوی، یہ مختصر تفسیر ۱۰۵۰ھ میں لکھی گئی۔

toobaafoundation.com

۹-	تفسیر زبدۃ التفاسیر للقدماء المشاہیر	شیخ الاسلام قاضی عبد الوہاب گجراتی (متوفی ۱۱۰۹ھ) رام پور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔
۱۰-	تفسیر سواطع الالہام	شیخ ابو الفیض فیضی بن مبارک ناگوری (متوفی ۱۰۰۵ھ) ۷۰۰ صفحات۔ بلا نقطے، دو سال کی مدت میں عربی ادب پر مفسر کی غیر معمولی قدرت کا پتہ دیتی ہے۔
۱۱-	تفسیر شئون المنزلات	شیخ علی متقی برہان پوری (متوفی ۹۷۵ھ) (صاحب کنز العمال) استاد حضرت شاہ عبد الحق دہلوی (متوفی ۱۰۸۵ھ) اول مترجم قرآن بزبان اردو۔
۱۲-	تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن	نواب صدیق حسن خان (متوفی ۱۳۰۷ھ) چار جلدوں میں ایک تفسیر اردو میں بنام ترجمان القرآن ہے۔
۱۳-	تفسیر فتح محمد	شیخ عیسی بن قاسم برہان پوری
۱۴-	تفسیر القرآن بروایت أھل البیت	شیخ محمد بن جعفر حسینی گجراتی، ان کی دوسری تفسیر القرآن علی نہج الجلالین ہے۔
۱۵-	تفسیر القرآن	شیخ نعمت اللہ ابن عطاء فیروز پوری، جلالین کے طرز پر ۱۰۷۵ھ میں لکھی گئی۔
۱۶-	تفسیر القرآن	مولوی ظہور علی ابن محمد حیدر لکھنوی (متوفی ۱۲۷۵ھ)

toobaafoundation.com

۱۷-	تفسیر القرآن	مولانا ثناء اللہ امرتسری، ایک جلد میں ان کی ایک اور تفسیر اردو میں ہے۔ (مولانا کے آباء کشمیر کے تھے)
۱۸-	تفسیر القرآن	شیخ فتح محمد حسینی، تصوف اور حقائق کی زبان میں
۱۹-	تفسیر کاشف الحقائق وقاموس الدقائق	احمد بن محمد تھانیسوی (متوفی ۸۲۰ھ) تصوف کے رنگ میں ۱۷۱۳ اوراق پر۔
۲۰-	تفسیر مجمع البحرین	شیخ طاہر بن یوسف برہان پوری، تصوف کی زبان میں ان کی ایک اور تفسیر مدارک کی تلخیص ہے۔
۲۱-	تفسیر محمدی	شیخ محمد ابن عاشق چڑیا کوٹی (متوفی ۹۷۲ھ)
۲۲-	تفسیر محکم التنزیل	سید محمد حکم ابن محمد حسنی رائے بریلی
۲۳-	تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی (متوفی ۱۲۲۵ھ) بیہقی وقت، مایہ ناز عالم۔ مظہر جان جاناں کے خلیفہ تھے، سات ضخیم جلدوں میں مکتبہ برہان سے شائع ہوئی۔
۲۴-	تفسیر معدن الجواہر	شیخ ولی اللہ بن حبیب اللہ انصاری لکھنوی
۲۵-	تفسیر منبع عیون المعانی	شیخ مبارک ابن خضر ناگوری (متوفی ۱۰۰۴ھ) فیضی اور ابو الفضل کے والد۔ پانچ جلدوں میں، قلمی نسخہ سید محمد تقی کے کتب خانہ لکھنو میں موجود ہے۔

toobaafoundation.com

۲۶-	تفسیر نصیری	شیخ جلال الدین گجراتی (متوفی ۱۲۲۴ھ) دو تفسیریں لکھیں۔
۲۷-	تفسیر نظامی	شیخ نظام الدین ابن عبد الشکور تھانیسوی (متوفی ۱۰۳۶ھ)
۲۸-	تفسیر النور بخشیة	سید اشرفؒ ابن ابراہیم کچھوچھوی
۲۹-	تفسیر نور النبی	شیخ خواجہ حسین ناگوری (متوفی ۹۰۱ھ) تیس جلدوں میں لکھی۔

فارسی

	نام تفسیر	نام مفسر
۱-	البحر المواج	قاضی شہاب الدین دولت آبادی، کئی جلدوں میں ہے۔
۲-	تفسیر القرآن	محمد اشرف ابن نعمت اللہ لکھنو
۳-	تفسیر القرآن	مولوی یاد علی حسینی
۴-	تفسیر جہاں گیری	شیخ نعمت اللہ فیروز آبادی، جلالین کے طرز پر لکھی گئی۔
۵-	تفسیر مرتضوی	شیخ زین الدین شیرازی ۱۰۱۶ھ میں لکھی گئی۔
۶-	تفسیر مصطفوی	سید محمد حکم ابن علم اللہ بریلوی
۷-	زیب التفاسیر	صفی الدین اردبیلی، امام رازی کی تفسیر کا ترجمہ۔
۸-	شرح القرآن	شیخ معین الدین ابن خاوند محمد کشمیری، عہد عالم گیر میں

toobaafoundation.com

۹-	فتح الرحمٰن	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ)
۱۰-	فتح العزیز	شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ، شروع اور آخر کے دو سپارے۔ والی بھوپالی کے حکم سے حیدر علی فیض آبادی نے بعد میں کئی جلدوں میں تکمیل کی۔
۱۱-	لوامع التنزیل وسواطع التأویل	سید ابو القاسم ابن حسینی کشمیری لاہوری، اور آپ کے فرزند سید علی ابن القاسم نے تکمیل کی۔
۱۲-	نظم الجواہر	مفتی ولی اللہ ابن احمد علی فرخ آبادی، تین جلدوں میں۔ ((ماخوذ ہندوستان میں اسلامی علوم))

اردو تراجم

	نام تفسیر	نام مفسر
۱-	قرآن کریم مع ترجمہ منظوم الموسوم بہ سحر البیان	اثر زبیری لکھنوی
۲-	القرآن الحکیم مع ترجمہ ''البیان''	احمد سعید کاظمی
۳-	قرآن مجید	احمد علی لاہوری
۴-	القرآن الحکیم	مولانا اشرف علی تھانوی
۵-	قرآن مجید	بزرگ شاہ الازہری قاری (کھوار)
۶-	القرآن الحکیم	شاہ رفیع الدین
۷-	قرآن الحکیم	شبیر احمد

toobaafoundation.com

۸-	قرآن مجید	شمس الدین ؟
۹-	تفسیر القرآن	عبدالرحمٰن کیلانی
۱۰-	القرآن الحکیم	عبدالماجد دریا آبادی
۱۱-	القرآن الحکیم	عبیداللہ عبید ؟
۱۲-	فرقان جاوید	عبدالعزیز خالد
۱۳-	قرآن مجید	شاہ عبدالقادر
۱۴-	بیان القرآن یا روح صدق	غلام وارث
۱۵-	قرآن مجید	فرمان علی
۱۶-	قرآن مجید (بزبان گوجری)	مولوی فقیر محمد چکاروی۔ آزاد کشمیر
۱۷-	قرآن العظیم	محمد احمد رضا خان بریلوی
۱۸-	قرآن کریم	محمد جونا گڑھی
۱۹-	قرآن مجید	محمد رفیق چودھری
۲۰-	قرآن مجید	محمد عبدالستار محدث دہلوی
۲۱-	القرآن الکریم	محمود الحسن، حواشی مولانا شبیر احمد عثمانی
۲۲-	قرآن مجید	محمد سلیم الدین شمسی
۲۳-	بیان القرآن	محمد علی مفسر انگریزی
۲۴-	قرآن العظیم	مولانا محمود الحسن
۲۵-	قرآن مجید	مہر عبدالحق
۲۶-	قرآن مجید	مولانا مودودی

toobaafoundation.com

۲۷-	شمائل قرآن	نذیر احمد خان شمس العلماء
۲۸-	قرآن مجید	نذر احمد
۲۹-	قرآن الحکیم حسن قرآن	نصیر احمد ناصر
۳۰-	قرآن مجید	ہدایت اللہ
۳۱-	قرآن مجید	عبدالحق پروفیسر سل ہاڑی، باغ۔آزاد کشمیر

پاکستان کی قومی وعلاقائی زبانوں میں جوتراجم ہو چکے ہیں

قومی زبان اردو

قرآن: ترجمہ اول، عبدالحق محدث دہلوی ۹۸۵ھ/۱۰۵۲ام کنز العمال کے مؤلف عبدالوہاب متقی کے شاگرد، خواجہ باقی باللہ کے مرید خاص، بہت سی علمی کتب کے مؤلف، برصغیر کے عظیم محدث، بقول تذکرۃ المفسرین اردو کے اول مترجم ان کا ترجمہ، مطبع احمدی ہوگلی کلکتہ سے ۱۲۴۵ھ مطابق ۱۸۸۳ء طبع ہوا۔ ان کے بعد شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین اور دیگر بے شمار علمائے کرام نے ترجمے کیئے جن کی تعداد ۱۱۰۰ سے تجاوز کر چکی ہے۔

قدیم اردو: قدیم اردو ہندی زبان میں قدیم ترین جزوی تفسیر وترجمہ گجراتی یا گوجری زبان میں لکھی گئی، اس کے مترجم حضرت شیخ بہاؤ الدین ملقب بہ باجن بن حاجی معزالدین ہیں، جن کی ولادت ۷۹۰ھ۔ میں ہوئی شیخ کا شمار گجرات کے اکابر علمائے کاملین ومشاہیر اولیاء متصرفین میں ہوتا ہے،

toobaafoundation.com

اکیس سال حرمین شریفین میں گزارے ۱۴ ذی القعدہ ۹۱۲ھ کو برہانپور میں ۱۲۲ سال کی عمر میں وفات پائی اور وہاں ہی مدفون ہوئے مزار شریف آج بھی زیارت گاہ ہے۔ (سہ ماہی اردو ج ۵۲، ش ۲)

دنیا بھر کی زبانوں میں صرف اردو زبان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں گیارہ سو سے زائد کلی و جزوی تراجم ہوئے۔ سب سے پہلا ترجمہ جو ہندی/سندھی، سنسکرت وغیرہ جس زبان میں بھی ہوا وہی اولین ترجمہ قرآن ہے جو ۸۸۳ء میں راجہ الور کی فرمائش پر منصورہ کے حکمران نے ایک عراقی عالم سے کرایا، اس کی مکمل تفصیل اگلے صفحات پر آئے گی۔

۱۰۸۷ھ میں قدیم دکنی اردو میں نواب عبدالصمد بن نواب عبدالوہاب کا ترجمہ و تفسیر۔ (یہ تفسیر چار جلدوں پر مشتمل ہے)۔

۱۱۰۹ھ میں سورہ یوسف کی محمد امین نے منظوم تفسیر لکھی۔ ۱۱۳۱ھ میں قاضی محمد معظم سنبھلی نے ترجمہ کیا۔ ۱۱۵۰ھ میں کسی عالم نے ترجمہ کیا۔

۱۲۰۵ھ شاہ عبدالقادر (متوفی ۱۲۴۲ھ) نے ترجمہ کیا، شاہ رفیع الدین (متوفی ۱۲۴۹ھ) کا ترجمہ جو کلکتہ سے ۱۲۵۴ھ میں شائع ہوا۔

پاکستان کی قومی زبان کی حیثیت سے اردو اکثریتی زبان ہے اور ہر صوبہ میں بولی جاتی ہے صرف کراچی میں بولنے والوں کی تعداد تینتیس لاکھ سے کہیں زیادہ ہے، اس کے بعد پنجابی اور پھر گوجری کا نمبر آتا ہے، لیکن قومی زبان کی حیثیت سے اردو سب سے زیادہ بولی جاتی ہے۔

toobaafoundation.com

علاقائی زبانیں

۱- بروہی: مولانا محمد عمر پندرانی دین پوری نے کیا ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء طبع ہوا پھر دوبارہ ۱۳۳۲ھ میں طباعت ہوئی۔

۲- بلتی: بلتی زبان بلتستان کے وسیع علاقہ میں بولی جاتی ہے کرگل، لداخ اس میں شامل ہیں۔ اس زبان میں ترجمہ قرآن مجید مولانا محمد یوسف حسین آبادی نے ۱۹۹۵ء میں کیا، یہ ترجمہ ۱۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے بلتی تقریباً ڈھائی لاکھ باشندوں کی زبان ہے۔

۳- بلوچی: بلوچی قدیم زبانوں میں شامل ہے، اس کے آثار ۵۵۰ قبل مسیح تک ملتے ہیں، اس زمانے میں یہ زبان بولنے والے بحیرۂ خضر کے ساحلوں پر آباد تھے، پھر ان کی نقل مکانی کا سلسلہ شروع ہوا اور مشرق کی طرف کوہِ البرز کی وادیوں سے ہوتے ہوئے ایران میں وارد ہوئے اور پھر کرمان کے علاقہ میں مقیم ہو گئے، چونکہ ان کی طبیعت سیلانی اور سفرانی واقع ہوئی ہے لہٰذا یہ مشرقی ایران سے مکران کے راستے برصغیر میں وارد ہوئے۔ اور ان کی بڑی تعداد ان علاقوں میں آبادی ہوگئی، جو آج بلوچستان کے نام سے موسوم ہیں، اس کے علاوہ سندھ، پنجاب، میں بھی آباد ہوئے، بلوچی زبان کے محقق اس کی ساخت دارش کبیر اور قرآنی کردار سکندر ذوالقرنین کے عہد تک ملاتے ہیں اس وقت کے کتبوں کو پڑھنے کی کامیاب کوشش سے یہ ثابت ہوا کہ ان کا رسم الخط تو

toobaafoundation.com

ضرور مانوس ہے، لیکن ان کی زبان آج کی بلوچی زبان سے مماثل ہے، بعض جملے ایسے بھی ملے ہیں جو الفاظ، معانی اور ساخت کے اعتبار سے آج کی بلوچی زبان سے مکمل مطابقت رکھتے ہیں، اس لحاظ سے بلوچی زبان ہزاروں سال قدیم ہے۔ لیکن وہ عرصۂ دراز تک ضبط تحریر میں نہ آ سکی اس کی وجہ خانہ بدوش معیشت نے اس کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرائی ہے کیونکہ خانہ بدوش معیشت کے تقاضے کچھ اور ہوتے ہیں۔ (ادبی رجحانات ص۱۴۲) اس زبان کے بولنے والے دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔

تراجم: ۱- مولانا میاں حضور بخش جتوئی، پہلا ترجمہ ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء میں مکمل ہوا ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء میں چھپا، ص ۱۲۲۴۔ اس کے علاوہ سورہ یٰس اور تبارک الذی کا جزوی ترجمہ بھی کیا۔ ۲- قرآن مجید ترجمہ وتفسیر۔ قاضی عبدالصمد سربازی ومولانا خیر محمد ندوی بلوچی۔ ۳- قرآن مجید ترجمہ وتفسیر۔ مرزا فیض اللہ خان یوسف زئی۔ ۴- قرآن مجید ترجمہ وتفسیر۔ (قلمی مکمل) الحاج عبدالقیوم ایم اے۔

۴- پشتو زبان: پشتو زبان ایشیا کی قدیم ترین زبانوں میں شمار ہوتی ہے، پشتون قوم کی تاریخ کے آثار چھ ہزار سال پرانے ہیں مگر پشتو کی ادبی تاریخ صرف تیرہ سو سال عمر رکھتی ہے۔ اس زبان کو بولنے والے۔ پشاور، ہزارہ، پنجاب اور قبائلی علاقہ جات سوات وغیرہ میں رہائش

toobaafoundation.com

رکھتے ہیں اور پنجاب بلوچستان، سندھ، میں بھی بولی جاتی ہے۔ اٹھاسٹھ لاکھ سے زیادہ افراد کی زبان ہے جو کہ صوبہ سرحد، ہزارہ اور پنجاب کے مغربی علاقوں تک بولی جاتی ہے۔

تراجم: ۱- مولانا رکن الدین نے ۱۷۶۱ میں پہلا ترجمہ کیا۔ ۲- مولانا عبدالحق، ۳- حافظ محمد ادریس، ۴- مولانا حبیب الرحمٰن ۵- سعید اللہ خان، پشتو میں تقریباً ۱۸ مکمل تراجم میں مجموعی طور پر ۵۰ سے زاید تراجم ہیں۔ (فکر ونظر ۳۶ ش ۳-۴)

۵- بنگلہ زبان: بنگلہ زبان بنگلہ دیش کی قومی زبان ہے اور ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق پانچ کروڑ نفوس اس زبان کو بولنے والے ہیں جن کی تعداد اب اس سے کہیں زیادہ ہو چکی ہے۔

تراجم:

۱- مولانا نعیم الدین نے ۱۸۸۷ء میں، ۲- برہمن گریشن نے ۱۸۸۸ء میں، ۳- مولانا عباس علی نے ۱۹۰۹ء میں، ۴- مولوی اکبر الدین دیناج پوری نے ۱۸۷۷ء صوفی میاں جان کمالی نے ۱۸۹۲ء میں ترجمہ کیا۔ بنگلہ زبان میں تراجم قرآن کی مکمل تعداد پندرہ ہے اور جزوی تعداد ستائیس ہے منظوم تراجم پانچ ہیں (فکر ونظر ج ۳۶، ش ۳-۴)۔

toobaafoundation.com

پنجابی زبان میں تراجم قرآن مجید

٦- پنجابی: پنجابی قدیم زبان ہے جس نے ماضی میں وقت کے تقاضوں کا ساتھ دیتے ہوئے ہمیشہ نئے رجحانات کو قبول کیا، دیگر زبانوں کی طرح یہ بھی اپنی قدامت کے لحاظ سے قدیم زبانوں میں شمار ہوتی ہے، اس میں تحریر بطور نظم ونثر دوسری زبانوں کی طرح نہیں بلکہ اس لحاظ سے بھی اسے یہ امتیاز حاصل ہے کہ تحریری طور پر اس زبان میں اتنا سرمایہ موجود ہے کہ دوسری کوئی زبان اس کے ہم پلہ نہیں، پنجابی زبان میں اتنی قوت تاثیر ہے کہ اس کا منظوم کلام جب طرز وادا سے پڑھا جاتا ہے تو سامع جھوم جاتا ہے۔ سیف الملوک (میاں محمد بخش گجر) (پکی تند پریت صفحہ۲۲) یوسف زلیخا (مولوی دلپذیر) ہیر رانجھا، سسی پنوں، اور دیگر قصص نہائت ہی پر اثر ہیں، پنجابی زبان کے بولنے والے دیگر زبانیں بولنے والوں سے زیادہ ہیں ١٩٢١ء کی مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق پونے چار کروڑ افراد یہ زبان بولتے ہیں۔ (ہفت زبانی لغت شاہان گجر، ص ٧٨٩) پنجاب میں بلوچ، پٹھان، جٹ، ارائیں، راجپوت، گجر اور دیگر اقوام عرصہ قدیم سے سکونت پذیر ہیں ان میں اکثریتی قوم گجر ہے جو کہ ١٩٦١ء کی مردم شماری کے مطابق ٢١٧٩٤٨٥ افراد پر مشتمل ہے، ڈینزل ابٹسن ''پنجاب کی ذاتیں'' ص ٢٣٤ پر لکھتے ہیں کہ پنجاب میں ٤٧ فیصد اور گجرات میں ٦٩ فیصد گجر

toobaafoundation.com

آبادی ہے۔ یہاں پر اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ ہزارہ، مری، اٹک، ملتان، وغیرہ میں جو زبانیں بولی جاتی ہیں مثلا سرائیکی، پٹھواری، پہاڑی، وغیرہ وہ پنجابی ہی کی شاخیں ہیں، پنجاب میں جموں کے مہاجرین گوجر بھی یہی زبان بولتے ہیں، پنجابی اردو کے بعد سب سے بڑی زبان کے طور پر مشہور ہے۔

پنجابی زبان میں تراجم وتفاسیر: ۱- ۱۰۹۰ھ میں نواب جعفر خان کی فرمائش پر حافظ برخوردار نے سورہ یوسف کی منظوم تفسیر احسن القصص کر کے ترجمہ وتفسیر کی بنیاد ڈالی۔ ۲- تفسیر نبوی، از نبی بخش حلوائی اردو ترجمہ اور پنجابی تفسیر مطبوعہ ۱۹۰۴ء یہ تفسیر دو جلدوں میں ہے۔ ۳- تفسیر محمدی، از محمد سلمہ بن بارک اللہ ترجمہ فارسی اور تفسیر منظوم پنجابی مکمل سات جلد، ۱۸۶۹ء لکھنی شروع کی ۱۸۷۹ء میں مکمل ہوئی، ۲۴۶۲ صفحات ۱۹۰۳ء میں طبع ہوئی۔ ۴- تفسیر فیروزی از فیروز الدین منظوم پنجابی ترجمہ مع اردو ترجمہ ۴۶۶۰ صفحات تین جلدوں میں یہ تفسیر ۱۹۰۳ء میں سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ ۵- تفسیر یسیر از عبدالغفور جالندھری منظوم پنجابی ترجمہ اس کے ساتھ شاہ رفیع الدین کا مختصر ترجمہ تفسر ۱۴۹۴۸ اشعار ۵۸۳ صفحات پر مشتمل ۱۹۶۸ء میں طبع ہوئی۔ ۶- مولوی دلپذیر، پنجابی نثر مع ترجمہ وحواشی مولوی ہدایت اللہ۔ ۷- ترجمہ قرآن، محمد یوسف گورداسپوری، مطبوعہ ۱۹۳۲ء۔ ۸- مولوی

toobaafoundation.com

ہدایت اللہ، مع فوائد جلالین، تفسیر عزیزی، تفسیر بیضاوی، اور جامع البیان، اس کے علاوہ، بہت سارے جزوی تراجم۔ (فکر ونظر ج ۳۶)

۷- چترالی: چترالی زبان کو کھوار کہتے ہیں یہ زبان چترال کے وسیع علاقہ میں بولی جاتی ہے رسم الخط اردو ہے۔ اس میں قرآن پاک کا پہلا ترجمہ کرنے کی سعادت قاری بزرگ شاہ الازہری کو حاصل ہوئی، ادارہ تحقیقات اسلامی کے لیے ایک نسخہ قاری صاحب نے خاص میری تحریک پر ادارہ کو ہدیہ دیا۔ اس زبان کے بولنے والے تقریباً پانچ لاکھ افراد ہیں۔

۸- سرائیکی: مہر عبدالحق نے ترجمہ کیا، یہ زبان ملتان، میانوالی میں بولی جاتی ہے۔ اور پنجابی ہی کی شاخ ہے۔

۹- سندھی: سندھی زبان اور سندھی ادب، پاکستان کی ترقی یافتہ زبانوں اور ادب میں سے ایک ہے، سندھ کو باب الاسلام کہا جاتا ہے یہاں پر اسلام کی تبلیغ واشاعت میں عالموں اور صوفیوں نے اسی زبان میں تعلیم دی۔ قدیم کتبے جو مختلف علاقوں کی کھدائی سے ملے ہیں ان کے نشانات اسی زبان کی نشاندہی کرتے ہیں، سندھی زبان ایک سماجی قوت اور علم وادب اور اظہار خیال کا ایک خزانہ ہے۔ یہ زبان ان زبانوں میں سے ایک ہے جن کے آثار اور علامات قبل مسیح کے دور میں بھی ثابت ہو چکے ہیں۔ سندھ کے عالموں نے قدیم زمانے ہی سے اسلامی علوم کے مختلف پہلوؤں پر عربی، فارسی، اور سندھی زبانوں میں بہت سی

toobaafoundation.com

کتابیں لکھیں، جن کا علمی اور تحقیقی معیار نہایت بلند ہے۔ قرآن حکیم کے کتنے ہی ترجمہ اور تفسیریں شائع ہوئیں، سندھی زبان کی یہ خوش نصیبی ہے کہ قرآن حکیم کا منظوم سندھی ترجمہ سب سے پہلے سندھی زبان میں شائع ہوا۔ یہ ترجمہ مولانا حاجی احمد ملا نے کیا۔ مولانا عبیداللہ سندھی کی تفسیر انعام الرحمٰن کا پہلا حصہ بھی سب سے پہلے سندھی زبان میں ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا، یہاں پر سندھی زبانمیں جو تراجم ہوئے ہیں ان کا اندراج کرتے ہیں، جرمن محقق این میری شمل کے مطابق ۲۷ تراجم جبکہ اردو دائرہ معرف اسلامیہ کے مقالہ نگار کے مطابق ۶۷ ہیں۔ پہلا ترجمہ اخوند عبدالعزیز/عزیز اللہ المتعلوی (۱۱۶۰ھ-۱۲۴۰ھ) سے منسوب ہے اس کے علاوہ مولانا تاج محمد امروئی، مولانا محمد مدنی، وغیرہ، منظوم ترجمہ صرف ایک ہے جو احمد ملاح نے کیا۔ (فکر ونظر ج ۳۶) اس زبان کے بولنے والے پچاس لاکھ سے زیادہ ہیں۔

۱۰- کشمیری: محققین کی رو سے کشمیری زبان ہند آریائی گروہ سے تعلق رکھتی ہے، شینا بلتستانی، چترالی، کھوار، کوہستانی، اسی گروہ سے تعلق رکھتی ہیں، (تاریخ حریت کشمیر حصہ اول) کے مطابق خطہ کشمیر کو یہ شرف حاصل ہے کہ آنحضور ﷺ نے جن حکمرانوں کو اسلام کی دعوت کے لیے مکتوبات سے مشرف فرمایا، ان میں یہاں کا راجہ بھی شامل تھا، ملت اسلامیہ کے ساتھ اہل کشمیر کا دوسرا رابطہ محمد بن قاسم کی فوج کے ایک سپاہی حمیم بن سامہ کے ذریعہ ہوا، جبکہ تبلیغ اسلام کی شمع حضرت بلبل شاہ

toobaafoundation.com

اور شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی کے ورود مسعود سے روشن ہوئی، اور اس مشعل کو لاکھوں صوفیاء نے مینارہ نور بنایا۔ کشمیر میں ممتاز علماء پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے علم و عمل سے پورے برصغیر کو روشن کیا۔ (فکر ونظر ج ۳۶)

منظوم تفسیر/ خواجہ ثناء اللہ خرابانی کشمیری جنہوں نے فارسی، کشمیری، عربی، اردو، پنجابی، ترکی زبانوں کے اور نجوم، ہندسہ، ھیت، شعر، اخلاق، کیمیا، طب، فقہ، تجوید، صرف، خطاطی کے علاوہ دیگر علوم وفنون پر قدرت رکھتے تھے، ان کی ولادت ۱۲۴۴ھ میں ہوئی ۵۲ کتب کے مصنف تھے ان کی تفسیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ (سہ ماہی اردو ج ۵۲ ص ۲)

تراجم: ۱- قرآن کریم کا پہلا ترجمہ ۱۹۴۵ھ میں ڈاکٹر حمید اللہ کی تحریک پر مولانا محمد احمد نے کیا جو ۱۹۵۰ھ میں طبع ہوا۔ ۲- میر واعظ مولوی محمد یوسف شاہ نے کیا۔ ۳- مفتی ضیاء الدین بخاری وغیرہ۔

۱۱- گوجری: دنیا میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، ہر ایک زبان کا اپنا لب ولہجہ اور ہر بولنے والے کا اپنا طرز تکلم ہے۔ برصغیر پاک و ہند ہی نہیں بلکہ افغانستان، روس، نیپال، میں کئی زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں، ان ہی میں سے ایک گوجر قوم کی گوجری زبان ہے۔ گوجر قوم اپنا شاندار ماضی رکھتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ملک کے بہت سے گاؤں اور شہر

toobaafoundation.com

ان کے کارہائے نمایاں کی وجہ سے مشہور ہیں۔ یہ ان کی ایک خاص خاصیت رہی ہے کہ وہ جن شہروں اور گاؤں میں رہے ان کو اپنے نام سے موسوم کیا۔ جس سے ان کے شاندار ماضی کا پتہ چلتا ہے۔ اپنے ملک کے ننگ وناموس اور حفاظت کے لیے اس قوم نے اپنی جانوں کو نچھاور کیا اپنی مادر وطن کے لیے جو انہوں نے قربانیاں دیں اس وجہ سے انہیں مارشل یعنی قوم کے بہادر سپاہی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ سپاہی سے لیکر جنرل اور صدر مملکت کے عظیم عہدے پر فائز ہوئی اور مختلف قومی اعلیٰ اعزازات ملے، کوئی بھی تحریک ہو، اس میں نمایاں کارکردگی دکھانے والی گوجر قوم ہی ہے، مختصر مضمون میں عظیم قوم کا تذکرہ نہیں ہو سکتا۔ اس قوم کی ''ماں بولی'' یعنی گوجری دیگر علاقائی زبانوں کی طرح ملک کے مختلف حصوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ مقبوضہ جموں وکشمیر، آزاد کشمیر، ہزارہ، سوات کے بعد دیر آبادی کے لحاظ سے صوبہ سرحد کا سب سے بڑا گنجان آباد علاقہ ہے دیر میں گجر پوسٹ مشہور ہے، یہاں پر بہت سے قبائل آباد ہیں اور گوجری، اجڑی، ویری، داشوی، شکارک، فارسی اور پشتو کا زیادہ رواج ہے۔ (پاکستان کے شمالی علاقہ جات/ نوید اسلم ص ۱۳۱) پاکستان، افغانستان اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بسنے والی اس عظیم قوم کی عظیم خوبی یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا علاقائی بعد رکھنے کے باوجود اپنی ماں بولی یعنی گوجری زبان کو صدیوں سے عظیم ورثہ کے طور پر سنبھالے ہوئے ہے اور دور

toobaafoundation.com

دراز رہنے کے باوجود اپنی زبان گوجری ہی بولتے ہیں، اس سے ان کی عدیم المثال قومی یکجہتی ثابت ہوتی ہے اور اتفاق واتحاد کی یہ وہ زنجیر ہے جو کہ قابل فخر ہے کسی بھی زبان کا اثر اس زبان نے قبول نہیں کیا۔ یہ زبان سوات کے پہاڑوں میں بولی جائے یا کشمیر کی بلند وبالا چوٹیوں پر اس کا طرز تکلم اور لب ولہجہ ایک ہی ہے۔ گوجری زبان بولنے والوں کی تعداد کے بارے میں صحیح اعداد وشمار کا پتہ چلانا مشکل ہے۔

جنرل کننگھم نے گجروں کا تذکرہ اس طرح کیا ہے کہ موجودہ دور میں گجر سندھ سے گنگا، ہزارہ سے لیکر گجرات کے جزیرہ نما تک ہندوستان کے شمال مغرب، بالائی جمنا، جگادری اور بریہ، ضلع شاہ پور، مشرق کی طرف بندیل کھنڈ، گوالیار، مشرقی راجپوتانہ، گجرات، دہلی، ریواڑی اور دیگر اہم مقامات کے نام ان کے نام پر ہیں، مثلا رچنا، گوجرانوالہ، گجرات، گوجر خان وغیرہ، ان سب کی ایک ہی زبان ہے جو ان حصوں میں مروج ہے، پنجابی یا پشتو سے بالکل جدا ایک ہندی، گوجری، بولی۔ (پنجاب کی ذاتیں/ ڈینزل ایبٹسن، ترجمہ یاسر جواد ص ۴۱۹)

تاہم گجر قوم کی مختلف علاقوں مختلف مقامات اور مختلف ملکوں میں سکونت کو اگر ملحوظ خاطر رکھا جائے تو یہ تقریبا ایک کروڑ سے بھی زیادہ ہوگی، ہم یہاں صرف مقبوضہ جموں وکشمیر میں شائع ہونے والی ایک کتاب جو کہ ڈاکٹر آر۔آر کھجوریہ نے لکھی ہے۔ اس کے حوالے سے لکھتے ہیں، وہ اپنی کتاب ''جموں

toobaafoundation.com

"کشمیر کے گوجر" میں بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں گوجروں کی آبادی ۴۰۲۷۸۱ لاکھ تھی، ظاہر ہے اب یہ تعداد دگنی ہوگئی ہوگی۔ جہاں تک گوجری بولنے والوں کے اعداد وشمار کا تعلق ہے تو اس میں لوگ ایسے بھی ہیں جو صوبہ جموں میں گوجری بولتے ہیں اسی طرح سرینگر صوبہ میں ۶۴۴۹۹ اس میں ۳۴۶۷۳ مرد اور ۲۹۸۱۶ عوتیں یہ زبان بولتے ہیں ریاست کے ضلعوں میں گوجری بولنے والوں کی تعداد بقول ڈاکٹر آر آر کھجوریہ اس طرح ہے۔کل آبادی بشمول بکروال ریاست جموں ۴۰۸۱۳۰ لاکھ۔

نام ضلع	بمطابق مردم شماری ۱۹۶۱ء	بمطابق مردم شماری ۱۹۷۱ء
جموں	۵,۵۸۴	۸,۶۳۹
کھٹوعہ	۳,۲۸۸	۵,۰۵۷
اودھمپور	۲۵,۵۰۰	۳۶,۰۹۱
پونچھ	۶۵,۳۳۷	۸۵,۵۳۵
ڈوڈہ	۲۴,۹۲۷	۴۲,۵۷۸
سرینگر	۱۴,۱۹۹	۲۰,۹۴۹
اننت ناگ	۲۷,۰۱۸	۴۴,۶۶۶
بارہ مولہ	۲۳,۲۷۶	۵۰,۴۳۰

toobaafoundation.com

راجوری	۵۶,۷۳۶	

پاکستان میں جموں وکشمیر کے مہاجر = ۳,۰۰,۰۰۰

شمالی علاقہ جات اور آزاد کشمیر میں = ۱۵,۰۰,۰۰۰

۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق، ریاست پنجاب، جموں وکشمیر کل گجر آبادی = ۱۱,۰۴,۱۸۸ تھی۔

بقول مشہور ماہر زبان گوجری رانا فضل حسین صرف جموں وکشمیر میں گوجری بولنے والوں کی مجموعی تعداد (۴۵,۰۰,۰۰۰) پینتالیس لاکھ سے کہیں زیادہ ہے۔

یہ تو صرف مقبوضہ جموں وکشمیر میں ۱۹۶۱ء اور ۱۹۷۱ء کی مردم شماری کے مطابق اعداد وشمار ہیں اور یہ یقینی اس لیے نہیں کہ آبادی اس سے کہیں زیادہ ہے اور تعداد کم دکھائی گئی ہے۔ آزاد کشمیر کے اضلاع مظفر آباد، میرپور، پونچھ وغیرہ کی تعداد اس میں شامل نہیں بہرحال پھر بھی اتنا معلوم ہوتا ہے کہ مقبوضہ جموں وکشمیر میں اتنی بڑی تعداد میں گوجری بولنے والے لوگ موجود ہیں۔

جناب ڈینزل ابٹسن اپنی کتاب ''پنجاب کی ذاتیں'' صف ۴۳۲ پر لکھتے ہیں: ''پنجاب میں کل آبادی کا ۴۷ فیصد گوجر شامل ہیں اور گجرات میں ۶۹ فیصد گجر ہیں اور ان میں سب سے زیادہ کھٹانہ اور چیچی گجر ہیں، بقول مصنف شاہان گجر چیچی اور چوہان شانہ بشانہ ہیں۔ (دیکھئے شاہان گوجرص ۵۳۶)

toobaafoundation.com

گوجری زبان کی قدیم تاریخ:

حضرت عیسیٰ سے کئی سو سال پہلے آریا قوم ہندوستان میں آئی، اور اپنی زبان سنسکرت کو رواج دیا، ہندوستان میں اس زبان نے ترقی کی، علمی وادبی لحاظ سے یہ دنیا کی بہترین زبانوں میں شمار ہوئی، پھر اس سے اور زبانیں پیدا ہوئیں اور مختلف علاقوں میں ان کا اثر رسوخ ہوا۔ ان ہی میں سے ایک سورسینی پراکرت تھی جو برج یعنی متھرا کے علاقے سے شروع ہوکر پنجاب، سندھ، بہار اور مالوہ تک شائع وعام ہوئی، اسی کی ایک شاخ برج بھاشا ہے جو بقول جوعمل واعظ اردو کی ماں ہے۔ یہ سب سے زیادہ وسیع علاقہ میں بولی جاتی تھی اور حضرت عیسی علیہ السلام سے قبل علمی زبان بن چکی تھی، حضرت عیسی سے قبل اجین کا مشہور راجہ بکرماجیت تھا، اس کے دربار کے ایک شاعر کالی داس تھے اور ایک پنڈت دار وچی تھا جو کہ ایک علمی اور ادبی شخص تھا اس نے برج بھاشا زبان کے صرف ونحو کے قواعد مرتب کیے۔ یہ کتاب اب تک موجود ہے، اور پراکرت برکاش کے نام سے ۱۸۶۸ء میں لندن سے شائع ہوئی، دوصدی قبل لکھی گئی اس کتاب میں برج بھاشا کے ایسے بہت سارے الفاظ موجود ہیں جو ہماری اس زبان یعنی گوجری میں شامل ہیں۔ سکندر اعظم نے حضرت عیسی علیہ السلام سے ۳۲۵ سال قبل ہندوستان پر حملہ کیا اس وقت بھی یہ زبان بولی جاتی تھی، عرب اور ہندوستان میں تجارتی قافلے آتے جاتے تھے، اور یوں یہ سلسلہ اس وقت اور مضبوط ہوگیا جب ۶۹ھ میں اسلام نے اپنا اثر ورسوخ پیدا کیا۔

toobaafoundation.com

مسلمانوں نے ہندوستان کے ساحل سندھ پر حملہ کیا درمیان میں اور بار بھی حملہ ہوالیکن سب سے بڑی کامیابی ۹۴ھ مطابق ۷۱۲ء محمد بن قاسم کی سرکردگی میں ہوئی اور ملتان تک مسلمانوں کی حکومت قائم ہوگی، المختصر ۳۹۲ھ مطابق ۱۱۸۷ء غزنوی خاندان تک مسلسل اسلامی افواج ہندوستان میں آتی رہیں اور ان کا مقامی زبان اور اہل ہند نے ان کی زبان کے الفاظ اپنی زبان میں ملانے شروع کردیے، پہلے پہلے یہ زبان ہندوی پکاری گئی اور اس میں سب سے پہلی تحریر حضرت امیر خسرو دہلوی (۷۲۵ھ مطابق ۱۳۲۵ء) کی ہے، وہ اپنی زبان کو ہندوی کہتے ہیں لیکن امیر خسرو کے زمانہ میں گوجری زبان تھی اور دیگر زبانوں کی طرح مشہور ومعروف تھی جس طرح کہ امیر خسرو نے مندرجہ ذیل بیت اور شعر کہا ہے ان میں واضح طور پر گوجری زبان بڑی خوبصورتی سے استعمال کی ہے۔

گجری کہ تو در حسن ولطافت چومہی
آں دیگ دہی، برسر تو چتر شہی
از ہر دو لبت قندو شکرمی ریزد
ہرگاہ بہ گوئی کہ ''دہی لیہو دہی لیہو''

اس رباعی میں لفظ ''لیہو'' اور ''دہی'' گوجری ہے حضرت امیر خسرو کے زمانہ میں گوجری کے علاوہ اور بھی زبانیں بولی جاتی تھی جن کو حضرت امیر خسرو نے اپنے شعر میں بیان کیا ہے۔

toobaafoundation.com

سندی ولاہوری وکشمیر وکبر
دھور سمندری تلنگی وگجر
معبری وگوری وبنگالی واودھر
دہلی وپیرا منش، اندر ہمہ حد
عامہ بہ کار ست بہ ہر گو نہ سخن

امیر خسرو کی مذکورہ بالا رباعی میں بقول گوپی چند برج اور دہلی کی زبان کا اثر ہے اور برج کا دہلی پر اثر تھا اور یہی مصنف برج کو دوسرا نام گجری کا دیتے ہیں۔ بہرحال اس سے معلوم یہ ہوا کہ امیر خسرو بھی گجری زبانسے واقف تھے اوران کے گھر بھی گوجری سمجھی جاتی تھی۔

ساون بھادو بہت چلت ہے ماگھ پوس میں تھوڑی
امیر خسرو یوں کہے بوجھ پہلی تو موری
نر ناری کی جوڑی ڈیٹھی
جب بولے تب لاگے میٹھی
فارسی بولی آئی نا
ترکی ڈھونڈی پائی نا
ہندی بولوں آرسی آئے
خسرو کوئی نہ بتائے

ان شعروں میں اکثر الفاظ گوجری زبان کے ہیں مزید اگر کسی کو اس سلسلہ میں دیکھنا ہوتو وہ امیر خسرو کا ہندی آمیز کلام ''امیر خسرو نامہ'' دیکھے۔

toobaafoundation.com

اہل گجرات کی زبان کو گجراتی، گوجری اور اہل دکن کی زبان کو دکنی کہتے ہیں لیکن مجموعی طور پر ان زبانوں کو ہندوی بھی کہتے تھے۔ دہلی کے نزدیک ہریانوں زبان کا زیادہ اثر تھا۔ پروفیسر محمود خان شیرانی کے مطابق ہریانوی کوئی الگ زبان نہیں بلکہ وہ پرانی اردو ہے جو گیارہویں صدی ہجری میں خود دہلی میں بولی جاتی تھی۔ اس میں اور اردو میں بہت ہی کم فرق ہے۔ ہریانہ میں قدیم زمانہ سے مسلمان آباد چلے آرہے ہیں اس جگہ شیرانی صاحب مرحوم نے ہریانوی زبان کو اردو کی قدیم شکل قرار دیا ہے۔ لیکن اب موجودہ اردو اور ہریانوی زبان کا مقابلہ کیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ جو زبان گجرات میں گوجری کہلاتی ہے دکن میں دکنی اور ہریانہ میں ہریانوی وہی زبان اردو کی قدیم شکل دیا ہے۔ پھر ماننا پڑے گا کہ اردو دراصل گوجری کی ایک شاخ ہے۔ اس کی چند مثالیں پروفیسر صاحب نے بیان کی ہیں۔ (داستان اردو، ص ۱-۱۱، امیر خسرو کا ہندوی کلام ص ۲۹)

ہریانوی زبان میں لفظ کا آخری الف واو سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً اردو میں ''کیا کہا'' کو ہریانوی میں یا ''کے کہو'' کہتے ہیں۔ اردو میں ''کہاں گیا تھا''۔ کو ہریانوی میں ''کت گیو تھو'' کہتے ہیں۔ آخری لفظ واو سے بدلنے کی مثال۔ اردو میں کہتے ہیں۔ بڑا اچھا باجرا ہوا۔ ہریانوں میں کہتے ہیں ''بڑو اچھو باجرو ہوو''۔ الغرض ہریانوں اور موجود گوجری میں کوئی بھی سرمو فرق نہیں۔ اگر ہریانوی اردو کے تعلق دار ہے تو گوجری ہریانوں ہے اور ہریانوی گوجری۔ ان مثالوں میں تمام الفاظ گوجری کے ہیں تو معلوم یہ ہوا کہ ہریانوی

toobaafoundation.com

جسے محققین اردو کی ماں قرار دیتی ہے۔ دراصل وہ گوجری ہے۔ جو ابھی تک اپنی اصل حالت میں جس طرح اوپر مثالیں بیان ہوئی ہیں موجود ہے اور بولی جاتی ہے۔ یہ گوجری زبان سے الگ نہیں بلکہ گوجری ہی ہے۔ صرف علاقہ کی نسبت سے کہیں ہریانوی، کہیں گجراتی اور عام طور پر گوجری ہی کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔

پروفیسر محمود شیرانی صاحب مرحوم کے نزدیک دکنی، ہریانوی، گوجری، اور برج اس قدر آپس میں ملتی ہیں کہ ان میں پہنچان مشکل ہو جاتی ہے۔ اصل میں گوجری زبان نے دوسری زبانوں پر بڑا اثر کیا ہے۔ (دیکھئے مقالات شیرانی، اورینٹل کالج منگزین ۱۹۳۱)

ایک مثال سے ہریانوی اور گوجری کا تجزیہ کرتے ہیں۔

اردو	ہریانوی	گوجری	دکنی	برج
تم کہاں گئے تھے	توکت گیوتھو	=		=
اس سال اچھا باجرا ہوا		اس سال چنگو باجرو ہوہ		=
میں		واں	واں	=
تمہارا نام کیا ہے		تیروناں کے ہے	=	=
آپ کا نام کیا ہے		تہاروناں کے ہے	=	=
حروف اضافت	کا، کے، کی	غا، غے، غی	=	=
ماضی	وہ چلے گیا تھا	وہ چلے گیوتھو	=	=
حال	وہ کھار ہا ہے	وہ کھار ہو ہے	=	=

toobaafoundation.com

مستقبل	وہ جائے گا	وہ جائے غو	=	=

الغرض معلوم یہ ہوا کہ اگر ہریانوی اردو کی ماں ہے تو گوجری ہریانوی کی ماں ہے کوئی بھی صورت ہو مثالوں سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ ان میں اصل فرق کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ علاقائی نسبت سے زبان بھی اس کی طرف منسوب ہو گئی اور گجر اور گوجری کی نسبت سے زبان بھی اس کی طرف منسوب ہو گئی اور گجر اور گوجری لازم و ملزوم ہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ گجر قوم نے صدیوں سے اپنی اس متاع گراں کو سنبھال رکھا ہے۔ گجر قوم پہاڑ کی چوٹی پر ہو یا صحرا میں شہر میں ہو یا دیہات میں وہ اپنی زبان سے بڑا پیار کرتا ہے اور چھوٹے بڑے اسی زبان میں بات چیت کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔
(اورینٹل کالج میگزین، فروری ۱۹۳۱ء ص ۴۴)

ہم یہاں پر ملک کے مایہ ناز محقق اور تاریخ ادب ولسانیات کی مشہور و معروف شخصیت جناب ڈاکٹر جالبی صاحب کی کتاب تاریخ ادب اردو جلد اول ص ۸۹ سے چند پیراگراف نقل کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں اسی اردو زبان کا ایک روپ ہمیں گجرات میں ملتا ہے جسے ''گجری'' یا بولی گجرات کا نام دیا جاتا ہے تاریخ بتاتی ہے کہ جب گوجر قوم فاتح کی حیثیت سے ہندوستان میں داخل ہوئی تو اس نے اپنے مقبوضات کے تین حصے کیے مہاراٹھ، گوجر راٹھ اور سوراٹھ۔ یہی لفظ بعد میں گجرات میں تبدیل ہو گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے پہلے اردو زبان ادبی سطح پر اپنی روایت بناتی ہمیں گجرات میں نظر آتی

toobaafoundation.com

ہے۔ جب گجرات میں اردو روایت کا آغاز ہوا تو اس وقت ایک طرف فارسی وعربی دوسری طرف سنسکرت ادب وزبان کی روایت تھی۔ لیکن گجری، گوجری اردو نے ان دونوں روایتوں کو رد کر کے خالص دیسی روایت کو اپنایا۔ اس جگہ دیکھیں کہ جناب ڈاکٹر صاحب نے کتنے واضح الفاظ میں اردو کی ابتدا کو گجرات میں گجری یا گوجری کو قرار دیا ہے۔ الحمد للہ ہمیں یہ فخر ہے کہ ہماری مادری زبان نے قومی زبان کا روپ دھار لیا اور یہ بڑے فخر کی بات ہے۔
جناب ڈاکٹر صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔ (تاریخ ادب اردو ص ۸۹،۹۲)

گوجری اور صوفیاء:

گجرات میں قدیم اردو کے جو نمونے ملتے ہیں ان میں صوفیائے کرام کے ملفوظات ہیں جس سے اس زمانے کی عام بول چال کی زبان کا اندازہ ہوتا ہے۔ یا پھر شاعری کے وہ نمونے جو شاہ باجن، قاضی محمود دریائی علی محمد جیوگام دھنی اور خوب محمد چشتی کے قلم سے نکلے۔ (ان بزرگوں کے نمونہ کلام کو آپ دیکھیں گے کہ انہوں نے اپنی زبان کو صاف لفظوں میں گوجری کہا ہے) ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ''شمال سے آئی ہوئی زبان جب گجرات کی زبان (گجری، گوجری) میں گھل مل گئی تو استعمال وامتزاج سے زبان کی ایک ایسی شکل ظہور میں آئی جو بعد میں گجری اردو کہلائی''، گوجری زبان کی تاریخ کے بارے میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ سید برہان الدین ابو محمد قطب عالم (متوفی ۸۵۷ھ) کے یہ فقرات نویں صدی ہجری کی زبان پر روشنی ڈالتے

toobaafoundation.com

ہیں۔ فرماتے ہیں کیا ہے لکڑ ہے کہ پتھر ہے کہ لہو ہے" حضرت قطب عالم کے فرزند شاہ عالم عرف شاہ منجھن (متوفی ۸۸۸ھ) فرماتے ہیں۔ "باجن، بکروتی بدل بکروتا۔ ان فقروں میں گوجری زبان صاف ظاہر ہے"۔ شیخ بہاؤ الدین باجن ۹۰۷ھ-۹۱۲ھ تصوف اور شاعری کی اسی روایت یعنی گوجری کے ممتاز نمائندے تھے ایک سو بائیس سال میں وفات پائی انہوں نے اپنا کلام بھی دیا ہے جو جکری، ذکری، گجری کی شکل ہے جس میں تصوف کے رموز بیان ہوئے ہیں۔

اللہ سیتیں جے کوئی ہوئے اللہ اور جگ اس کا ہوئے
من مراد گھر بیٹھے پاوے اس کو مارنہ سکھے کوئے

قاضی محمود دریائی ۸۷۴ھ-۹۴۱ھ اور شاہ علی محمد جیوگام دھنی ۹۸۳ھ-۱۸۶۵ء۔ شیخ خوب محمد چشتی (متوفی ۱۰۲۳ھ-۱۶۱۴ء) وغیرہ کا کلام گجری ادب کا بہترین نمونہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں گجرات اس وقت سارے براعظم میں اردو گوجری زبان کا پہلا اور واحد مرکز تھا اس لیے جب دکن میں اردو کے نئے مراکز ابھرے تو وہاں جا کر اہل علم و ادب نے قدرتی طور پر گجری ادب کی روایت کو اپنایا۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ جب انسان کوئی کام شروع کرتا ہے تو اس کی نظر ان لوگوں پر جاتی ہے جو اس سے پہلے کام کر چکے۔ دکن میں جب اردو گوجری کا چرچا ہوا اور اسے سرکاری سرپرستی حاصل ہوئی تو یہاں کے ادیبوں اور شاعروں کی نظر گجری ہی پر لگی

toobaafoundation.com

اس ادب کو معیار تسلیم کر کے انہوں نے اس روایت کے ان تمام عناصر کو اپنے ادب میں جذب کر لیا۔ اس لیے دکنی ادب کی ابتدا اس نقطے سے ہوتی ہے۔ جہاں صدیوں کا سفر طے کر کے گجری ادب پہنچا۔ دکنی ادب پر گجری ادب کے اثرات کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ شاہ برہان الدین جانم (متوفی ۹۹۰ھ-۱۵۸۲ء) جو خاص دکن کے باشندے تھے اپنی تصانیف میں کئی جگہ اپنی زبان کو گوجری کہتے ہیں اپنی کتاب کلمۃ الحقائق میں ایک جگہ لکھتے ہیں ''سبب یوں زبان گجری نام ایں کتاب کلمۃ الحقائق'' ارشاد نامے میں یہ شعر ملتا ہے۔ (تاریخ ادب اردو ص ۹۵)

یوسب گجری کیا زبان کر یہ آئینہ دیا نماں

حجۃ البقاء میں لکھتے ہیں:

جے ہوویں گیان بچاری نہ دیکھیں بھاکا گجری

ان حوالہ جات کے بعد ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں شاہ برہان الدین جانم کے اپنی زبان کو گوجری کہنے کے یہ معنی تھے کہ تصنیف کرتے وقت ان کے سامنے گجری، گوجری زبان وادب ایک معیار کی حیثیت رکھتے تھے اس سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ گجری زبان وادب کا اثر مغلوں سے بھی پہلے ایک معیار بن کر دکن پہنچ چکا تھا۔ ادب کے اپنے مخصوص اوزان تھے۔ دسویں صدی ہجری کے اواخر میں مثنوی کی روایت اور فارسی اثرات بھی گجری گوجری اردو میں شامل ہو گئے تھے۔ مثنوی فیض عام ۱۱۴۱ھ میں میاں مصطفیٰ کی زبان

toobaafoundation.com

کو گجری کہا گیا ہے۔

''دیا کھول کر جواب گجری زبان'' ان کے مکتوبات میں ایسے ریختہ بھی ملتے ہیں جہاں فارسی اور گجری کے ساتھ ساتھ استعمال کی گئی ہے۔ گجری کی روایت کے ایک اور پیرو عالم گجراتی ۱۰۸۷ء نے وفات نامہ مرتب کیا، فرماتے ہیں:

خواجہ عالم ہو کے تم عالم اوپر کرو رحم
ہزار برس پہ اسی اور سات سنہ ہجرت ترتیب عالم ہاتھ

محمد امین گجراتی کے مثنوی ''یوسف زلیخا'' ۱۱۰۹ھ میں مکمل ہوئی وہ اپنی زبان کو گوجری کے نام سے موسومکر تے ہیں:

امین نے گوجری کی سو یوں کر کہ آپس رہے دنیا کے بھیتر
الٰہی تین منجھے توفیق جو دی تو میں بھی فارسی سیں گوجری کی
میں اس واسطے کی یہ گوجری حقیقت سب عیاں ہو رہے انہوں کی

''پنجاب میں اردو حافظ شیرانی صاحب ان اشعار کو اس طرح لکھتے ہیں:

سنو مطلب رہے اب یو امین کا لکھی گوجری منے یوسف زلیخا
ہر ایک جاگے ہے قصہ فارسی میں امین اس کی اوتاری گوجری میں
کہ بوجھے ہر کدام اس کی حقیقت بڑی ہے گوجری جگ بیچ نعمت

toobaafoundation.com

گوجری زبان کی قدر:

ان اشعار سے معلوم ہوا کہ صدیوں سے گوجری زبان ادبی حیثیت رکھتی تھی اور ہر جگہ ہر مقام پر گوجری بولی اور سمجھی جاتی تھی اور لوگ اس زبان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے تب ہی تو امین نے کہا کہ گوجری اس جہاں میں بڑی نعمت ہے۔شاہ علی محمد جیوگام دینی کی جواہر اسرار اللہ کو اس کا مرتب گوجری زبان کہتا ہے۔ در بیان توحید و اسرار بالفاظ گوجری بطریق نظم فرمود'' گوجری زبان میں جہاں شعر وشاعری قصہ کہانی اور فقہ وتصوف کے مسائل بیان ہوئے وہاں نعت، منقبت، میلا دنامے اور قرآن پاک کے ترجمے اور تفسیر بھی تالیف کی گئی۔

گوجری زبان میں تراجم وتفاسیر:

کسی دوسری زبان کی عبارت، تحریر یا تصنیف وتالیف کو اپنی زبان میں منتقل کرنے کے عمل کو ترجمہ کہتے ہیں، ترجمہ کا عمل دو زبانوں کے درمیان پل کا سا عمل ہے، کہ اس کے توسط سے دریا عبور کیا جاتا ہے، اور صحیح وسلامت پار بھی اترا جا سکتا ہے، مطلب یہ کہ اپنی زبان کی معنوی خوبیوں کو دوسری زبان میں منتقل کرنا ہی اصل گن ہے، اس میں دشواری یہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا لب ولہجہ، اپنے الفاظ وامثال اور اپنے استعارات ومحاورات ہوتے ہیں، ان کا رنگ کھرچ کر دوسرا رنگ چڑھانا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے، ان وجوہات کی بنا پر ترجمہ کا معاملہ نزاکت سے زیادہ نازک اور مشکل ہوتا ہے،

toobaafoundation.com

دنیا کی ہر ایک زبان میں دوسری زبان کے تراجم ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے، چونکہ انسانی معاملات میں جب بھی مفاہمت پیدا ہوئی یا انسانوں نے جب بھی ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق کیا تو ہمیشہ زبان کے ذریعہ کیا، ایک انسان جب دوسرے انسان سے بات چیت نہ کرے اس وقت تک وہ ایک دوسرے کے جذبات واحساسات کونہیں سمجھ سکتا، لیکن جب وہ زبان کے ذریعہ یا مترجم کے ذریعہ ایک دوسرے کے پیغام اخوت ومحبت کو سمجھ لیتے ہیں تو ان میں جذبہ محبت واخوت پہلے سے زیادہ بیدار ہو جاتا ہے، پاکستان کے مختلف صوبوں کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لیے قومی اور علاقائی زبانوں میں یک جہتی اور ہم آہنگی پیدا کرنا ایک بنیادی مسئلہ وضرورت ہے، چنانچہ اس اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان میں مستقل بنیادوں پر ترجمہ کے لیے ایک قومی ادارے کے قیام کی شدید ضرورت ہے، اس ادارے کی سرپرستی قومی زبانوں کے اہل علم سے رابطہ کر کے، عظیم مسلمان مفکروں، سکالروں اور جید علماء کے بورڈ کے تحت ہو جو قرآن عظیم اور سیرت طیبہ کے تراجم کرائیں، اور جو تراجم قبل ازیں ہو چکے ہیں ان کا موازنہ کرایا جائے۔ بحیثیت ایک مسلمان یہ ہمارا دینی فرض ہے اور بدین سبب ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہوں گے، ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں جو اتحاد واتفاق کی زنجیر ملی ہے وہ دین اسلام ہے جسے مضبوطی سے تھامنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

toobaafoundation.com

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً وَّلَا تَفَرَّقُوا...... ﴿۱۰۳﴾ ''سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی (دین اسلام) کو تھام لو اور فرقہ اور الگ تھلگ نہ ہو جاؤ''۔ (آل عمران)

چنانچہ اس یک جہتی، قومی اتحاد اتفاق اور ایک محبّ وطن پاکستانی ہونے کے ناطے سے ہمیں ایسے اسباب وذرائع تلاش کرنا چاہئیں کہ جس کے ذریعے ہم ایک دوسرے کے قریب ہوں اور صوبائی اور نسلی گروہ بندی کو چھوڑ کر ہم بحیثیت ایک ''مسلم'' کے سب یکجا ہو جائیں اور وہ ذریعہ اور سبب صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم قرآن حکیم اور سیرت طیبہ کے ذریعے جمع ہو جائیں، ہماری قومی زبان اردو ایک مخلوط زبان ہے، اور یہ علاقائی زبانوں اور بولیوں سے ایک طرح کی مکمل مفاہمت رکھتی ہے، اس مقصد ومنزل کو حاصل کرنے کے لیے قومی زبان کے ادب پاروں کو علاقائی زبانوں میں اور علاقائی زبانوں کے ادب پاروں کو قومی زبان میں ڈھالا جائے ان زبانوں کے باہمی تراجم سے ہم تمدنی لسانی اور ثقافتی سطح پر ایک دوسرے کے مزید قریب آئیں گے، قومی زبان اور دیگر علاقائی زبانوں کے باہمی روابط کو ایک خوبصورت دھارے میں ڈھال کر ہم قومی زبان کے سمندر میں گرا کر اسے اور بھی اتھاہ گہرائی اور بے کنار وسعت دے سکتے ہیں، اس طرح زیادہ سے زیادہ باہمی افہام وتفہیم کی راہیں بھی نکل سکیں گی، اور ہم پاکستان میں ادبی اور لسانی وحدت بھی پیدا کر سکیں گے، چنانچہ اس یک جہتی اور یگانگت کی زنجیر

toobaafoundation.com

صرف اور صرف قرآن مجید ہے جس کا ہم (ہفت زبانی) لغت میں ترجمہ کر کے مزید قریب آ سکتے ہیں، اور ضرورت بھی اس امر کی ہے کہ ہم اس امتیاز کو حاصل کریں، مزید یہ کہ آفاقی مذاہب کے الہامی صحائف کے ترجمے پہلے اور پھر اس کے بعد دنیا کے دوسرے ادب العالیہ کے ترجمے ہوں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب ہے جو کہ عربی زبان میں نازل ہوئی اور مسلمانوں کے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی زبان مقدس بھی عربی تھی، جب نورا سلام جزیرہ نمائے عرب سے باہر نکلا اور دوسرے ملکوں تک پہنچا جہاں کی زبان غیر عربی تھی تو ان لوگوں کی سہولت کے لیے علمائے دین نے قرآن مجید کو اور کتب احادیث کو اپنی اپنی زبانوں میں ترجمہ کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ ...... (ابراھیم ۱۴:۴)

''ہم نے پیغمبروں میں سے کسی کو نہیں بھیجا مگر اس قوم کی زبان میں تا کہ ان کو اچھی طرح سمجھا دے''۔

حضور ﷺ کی رسالت چونکہ تمام بنی نوع انسان کے لیے تھی اور آپ خاتم النبیین تھے، اس لیے یہ ذمہ داری حضور ﷺ کی اُمت کے علماء پر پڑی اور علماء نے اس ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے قرآن مجید کا دوسری زبانوں میں ترجمہ کر کے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی، دنیا کی دیگر زبانوں میں تراجم کی طرح پاکستان کی قومی زبان اور دیگر علاقائی زبانیں بھی پیچھے نہیں رہیں، اگرچہ اردو کی ابتدائی تعمیر و تربیت کا سہرا اولاً گجرات اور اہل دکن کے سر ہے،

toobaafoundation.com

جنہوں نے خلوت کدوں سے لے کر درباروں تک اس زبان کی ترقی میں قدم قدم پر اعانت کی، اردو جب نشو و نما پا رہی تھی تو اسے مختلف ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ گجرات میں گوجری، دکن میں دکنی، اور ہندی وغیرہ امیر خسرو نے ایک رباعی میں اس وقت کی زبانوں کو بیان کیا ہے، جیسا کہ سندھی، پنجابی، ڈوگری، تامل، گوجری، کنٹر، اسامی، اودھی، سنسکرت وغیرہ گویا کہ امیر خسرو کے عہد میں اتنی زبانوں کا چلن تھا، اور ان سب میں گوجری، ہندی، زیادہ مشہور تھیں، ان زبانوں میں اس وقت سے لے کر اس وقت تک قرآن مجید اور احادیث وسیرت کا بطور نظم ونثر ترجمہ ہوتا رہا ہے جس کا تذکرہ آپ اردو ادب کی بے شمار کتب اور خاص کر تاریخ ادب اردو ڈاکٹر جمیل جالبی اور اردوئے قدیم از عبدالحق اور پروفیسر شیرانی مرحوم کے مضامین وغیرہ دیکھ سکتے ہیں، اسی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے راقم نے قرآن مجید اور سیرت طیبہ محبوب دو عالم ﷺ (بزبان گوجری) ''عالمی زبانوں میں تراجم قرآن مجید'' کے بعد ''پاکستانی قومی وعلاقائی زبانوں میں تراجم'' پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام شروع کر دیا ہے تا کہ پاکستان کی علاقائی زبانوں میں باہمی ربط پیدا ہو، گوجری زبان کے الفاظ قدیم اردو کے تراجم میں اگرچہ موجود ہیں، چونکہ گوجری زبان دن بدن بسرعت ترقی کی طرف گامزن ہے اور قومی زبان کا روپ دھار چکی ہے، اور بڑے فخر کی بات ہے، تاہم ضرورت اس بات کی تھی کہ وہ زبان (گوجری) جو صدیوں سے سینہ بسینہ اور لفظ بہ لفظ برصغیر کی اہم زبان ہے اس میں مکمل ترجمہ اسی رنگ وروپ میں ہو جائے۔ جس طرح کہ وہ

toobaafoundation.com

اس وقت بولی جاتی ہے۔

انسان کی داخلی دُنیا کو انقلاب سے دوچار کرنے والی قوتوں میں مذہب کو بلاشبہ اولیت حاصل ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ مذہبی رشتوں کو ہمیشہ خونی رشتوں پر فوقیت حاصل رہی ہے۔ تاریخ اسلام میں ہم ایک جنگ کے بارے میں پڑھتے ہیں جس میں حضرت ابوبکر تو نبی ﷺ کے خیمہ میں اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن مخالف خیمہ میں تھے۔ جس وقت گھمسانکی جنگ ہورہی تھی، عبدالرحمٰن کو اتفاق سے اپنے والد کو قتل کرنے کا ایک موقع ہاتھ آ گیا لیکن بیٹے کی باپ سے محبت نے ان کو اس مکروہ فعل سے باز رکھا۔ اسلام لانے کے بعد ایک بار عبدالرحمٰن اپنے والد ابوبکر کی موجودگی میں جنگ کا یہ قصہ بیان کررہے تھے، اس واقعہ کو سن کر ابوبکر فوراً بول پڑے ''میرے پیارے بیٹے اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو کبھی نہ چھوڑتا کیونکہ تم بت پرست تھے اور میں مسلم''۔ (ابن الاثیر، اسد الغابہ، ۳/ ۳۰۵)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب انسان کو ایک قطعی مختلف حیثیت عطا کرتا ہے۔ قرآن کا وہ قصہ بھی جو حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا اپنے باپ پر ایمان لانے سے انکار کی بات بتاتا ہے ہمارے اس نقطہ نظر کی تائید کرتا ہے۔ (سورہ ھود، ۴۷)

سارے عالم کے مسلمان خواہ وہ جہاں بھی رہتے ہوں اور جو بھی زبان بولتے ہوں، اس یقین پر پوری طرح متحد ہیں کہ قرآن مذہب کا بنیادی

toobaafoundation.com

مصدر و منبع ہے۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ قرآن محدود معنی میں صرف ایک مذہبی کتاب نہیں بلکہ ان کی زندگی کے لیے ایک مکمل دستور ہے، وہ اپنی زندگی کو شریعت کے تابع رکھنے اور اس میں تنظیم قائم کرنے کے لیے جملہ قوانین کا استنباط قرآن ہی سے کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی مادری زبان میں قرآن کا ترجمہ کرتے ہیں۔ (ترجمہ قرآن کی ضرورت، دیکھئے عالمی زبانوں میں تراجم، مولوی فقیر محمد)

اسی سبب سے دنیا کے مسلمانوں نے جو مختلف علاقوں میں رہتے ہیں اور مختلف زبانیں بولتے ہیں، دور رسالت سے ہی قرآن کے کم از کم چند مخصوص حصوں کو اپنی مادری زبان میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ اس کی اہم تعلیمات کو سمجھ سکیں۔ (خاتون پاکستان، کراچی، ۱۹۵۵ ص ۲۸۵)

قرآن چونکہ مسلمانوں کے لیے ایک مذہبی کتاب اور مکمل نظام حیات ہے، لہٰذا سارے عالم میں ہر شعوب وقبائل نے (اپنی اپنی زبانوں میں) ترجمہ کرنے کی ضرورت محسوس کی، جس کے نتیجہ میں قرآن کو دو سو سے زائد زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ چنانچہ قرآن کے تراجم کا ذخیرہ اتنا عظیم اور ضخیم ہے کہ فرد واحد اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ (دیکھئے عالمی زبانوں میں تراجم قرآن، مولوی فقیر محمد)

مثال کے طور پر السرخسی نے اپنی مبسوط میں واضح طور پر تذکرہ کیا ہے کہ ایران کے باشندوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک خط لکھ کر

toobaafoundation.com

درخواست کی تھی کہ آپ ان کے لیے حضرت سلیمان فارسی جو آپ کے صحابہ میں تھے کو فارسی زبان میں قرآن کو ترجمہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔ چنانچہ حضرت سلیمان فارسی نے ایرانیوں کو سورہ الفاتحہ کا فارسی ترجمہ ارسال کیا تھا۔ اس حیثیت سے فارسی زبان کو اولیت حاصل ہے کہ اس میں قرآن کا سب سے پہلا ترجمہ وجود میں آیا۔ دوسرا نمبر غالباً ہندی زبان کا ہے جس میں قرآن کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (السرخسی، المبسوط، مطبعی السادہ، مصر ۱۳۲۴ھ ۱/ ۳۷)

بزرگ بن شہریار (متوفی ۳۹۱ھ) نے اپنی کتاب عجائب الہند میں قرآن کے ایک ترجمہ وتفسیر کا ذکر کیا ہے، جس کو ۲۷۰ھ مطابق ۸۸۳ء میں ایک عالم نے کشمیری بادشاہ کے لیے تیار کیا تھا۔ یہ عالم عراق میں پیدا ہوئے تھے اور ان کی تعلیم وتربیت سندھ میں عربوں کے دارالسلطنت منصورہ میں ہوئی تھی۔ ہندوستان کی قدیم ہندی زبان میں غالباً اس ترجمہ کو اولیت کا شرف حاصل ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس کے مترجم کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ (عجائب الہندص ۴۲) لیکن مذکورہ حوالہ کی روشنی میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ کشمیر میں شمالی پنجاب کے بادشاہ مہروک بن رائق نے اس وقت کے المنصورہ کے حاکم عبداللہ بن عمر الہباری سے قرآن کو ترجمہ کئے جانے کی اپنی دیرینہ خواہش کا اظہار کیا تھا تو عبداللہ نے اس مترجم کو مہروک بن رائق بادشاہ کے پاس بھیجا۔ جس نے بادشاہ کے ساتھ مسلسل تین برس گزار کر قرآن کو ابتداء سے سورۂ یٰسین تک قدیم ہندی زبان میں ترجمہ کیا۔ ترجمہ

toobaafoundation.com

کے ساتھ ساتھ وہ بادشاہ کے سامنے ترتیب وار اس کو پڑھتا بھی جاتا تھا، اس طرح جب وہ آیت ﴿قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ○ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ○﴾ کے ترجمہ تک پہنچا تو مہروک اس کی کیفیت ومعنویت سے اتنا متاثر ہوا کہ فوراً اپنے تخت سے نیچے آ کر فرش پر جھک گیا اور پورے اخلاص سے اللہ کے وجود کا احساس اس کے اندر پیدا ہو گیا۔ چنانچہ اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔ (تاریخ سندھ، ۱/ ۱۱۵-۱۱۷)

ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ) کی ضخیم اور دقیع عربی تفسیر سب سے پہلے ۳۶۵ھ میں فارسی میں ترجمہ کی گئی اور اس کے بعد ترکی زبان میں اس کا ترجمہ ہوا۔ فارسی ترجمہ کا ایک قدیم مخطوطہ رضا لائبریری رامپور (ہندوستان) میں محفوظ ہے، اور ترکی ترجمہ کا مخطوطہ ایا صوفیا لائبریری میں محفوظ ہے۔ (علوم القرآن علی گڑھ، ۹/ ۲۰۱، جنوری دسمبر ۱۹۹۴)

برصغیر پاک وہند بھی ایسے ممتاز علماء کو پیدا کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہا جنہوں نے قرآن کے تراجم وتفاسیر کے میدان میں قابل ذکر کارنامے انجام دیے۔ مثال کے طور پر ہم علامہ شمس الدین دولت آبادی ثم دہلوی کا نام لے سکتے ہیں۔ جو جون پور کے ابراہیم شرقی کے روشن دور کے ہیں اور جنہوں نے فارسی میں قرآن کا ترجمہ کیا تھا۔ مختلف ممالک میں متعدد دوسرے علماء نے اسی طرح کے کارنامے انجام دیے۔ چنانچہ قرآن کے قدیم

toobaafoundation.com

فارسی تراجم وتفاسیر کی تعداد دوسو پچاس سے متجاوز ہے۔ (علوم القرآن حوالہ سابقہ)

حضرت شاہ ولی اللہ نے قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ ۱۱۵۰ھ میں کیا۔

فارسی کے نقش قدم پر دوسری زبانوں کے علماء نے بھی اسی طرح کوششیں کیں جن میں پنجابی، پشتو، کشمیری، بلوچی، کھوار، بلتی وغیرہ ان ہی میں ایک اہم زبان گوجری بھی شامل ہے، گوجری زبان بولنے والے مسلمان جن کی تعداد لاکھوں میں ہے، جو کہ مقبوضہ کشمیر، آزاد کشمیر، ہزارہ، شمالی علاقہ جات، پاکستان، افغانستان، روس وغیرہ میں رہتے ہیں دوسری زبان بولنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کے مقابلے میں اس میدان میں کسی قدر پیچھے رہ گئے۔ اس صورت حال کے لیے بہت سے عوامل ذمہ دار ہیں جن میں سے ہم یہاں صرف تین کا ذکر کریں گے۔

۱۔ اول ہندوستان میں مسلم حکمرانی کے دوران اور اٹھارویں صدی عیسوی کے اواخر تک مسلمانوں کی سرکاری اور ثقافتی زبان فارسی رہی اور چونکہ قرآن کے فارسی تراجم کی ایک اچھی خاصی تعداد موجود اور متداول تھی، لہٰذا گوجری میں ترجمہ قرآن کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

۲۔ دوم مسلمانوں کا زیادہ محتاط طبقہ ترجمہ قرآن کے عمل کو قرآنی تقدس کے خلاف سمجھتا رہا۔ اس طبقہ کے نزدیک اگر قرآن کا ترجمہ کیا گیا تو اس

toobaafoundation.com

عمل سے قرآن کا مخصوص اسلوب، آہنگ اور تقدس ختم ہو جائے گا۔

ظاہر ہے کہ یہ بہت مشکل امر ہے کہ قرآن کو اس کے اصل طرز بیان، اسلوب کو باقی رکھتے ہوئے ترجمہ کیا جا سکے، اسی بنا پر مسلمانوں نے اپنی مادری زبان میں قرآن کے ترجمہ سے اجتناب کیا۔ پکتھال نے درست کہا ہے: ''قرآن کا ترجمہ وہ کبھی بھی عربی قرآن کا مرتبہ حاصل نہیں کرسکتا اور نہ ہی اس سے یہ مقصود ہے، اس مسئلہ پر ایک تفصیل بحث محمد اسد نے اپنے مقالہ قرآن کے تراجم، خلیفہ اسحاق الشریف نے اپنے مقالہ ''قرآن کے ترجمہ'' مولوی تسلیم الدین (۱۸۵۲-۱۹۲۷) اور مولوی ابوالفضل عبدالکریم (۱۸۷۸-۱۹۲۷) نے اپنے ترجموں کے مقدموں میں بیان کیا۔ سرسید احمد خان سے کسی نے پوچھا کیا اردو میں نماز ہوسکتی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے نزدیک اور تو کوئی قباحت نہیں سوائے اس کے کہ نماز ہی نہیں ہوتی۔ (ششماہی علوم القرآن علی گڑھ ۳/۱۷، ۲، جنوری دسمبر ۱۹۹۴)

۳- سوئم اردو جو کہ گوجری، ہندی، بھاشا، ہریانوی، دکنی زبان کی ایک ترقی یافتہ قسم ہے، اس میں اتنے ترجمہ ہوئے کہ جن کی تعداد کلی اور جزوی ۱۱۰۰ سے زائد ہے۔ لہٰذا قدیم گوجری زبان میں ترجمہ کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی وہ شاید اس لیے کہ اردو گوجری کی ترقی یافتہ شکل ہے اور دوسرے اردو گوجری کے رسم الخط میں کوئی بعد زمانی ولسانی نہیں، اور چند الفاظ اردو گوجری کے کوئی بولے تو کوئی

toobaafoundation.com

خاص فرق محسوس نہیں کیا جاتا، اس وجہ سے گوجری زبان میں ترجمہ کرنے کی زیادہ ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ تاہم چند قدیم وجدید تراجم کا بیان اختصاراً ذکر کیا جاتا ہے۔

۱- گوجری میں تفسیر:

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب لکھتے ہیں ''سب سے پرانی کتاب جو مجھے ملی ہے وہ امین کی یوسف زلیخا ہے جو کہ گجری زبان میں ۱۱۰۹ھ میں گجراتی اردو گوجری میں لکھی گئی اس سے پہلے کی ہے اور اس کا یہ نمونہ دیا ہے۔ ﴿قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ﴾ ''یوسف نے کہا بار خدا ہوں بھا کسی کو دوس دھرتا ہوں اس کام تھیں کہ جسے کام منجھے اے فرماتی ہے''۔ (قدیم اردو/ ڈاکٹر عبدالحق)

۲- گوجری میں منظوم تفسیر:

شیخ بہاؤ الدین الملقب بہ باجن حاجی معز الدین (۷۹۰ھ- ۹۱۲ھ/ ۱۳۸۸ء) برہان پور میں پیدا ہوئے کامل اولیاء اللہ میں سے تھے اکیس سال حرمین شریفین میں رہے آپ نے قرآن مجید کی ایک منظوم تفسیر لکھی جو موجودہ تحقیق کے مطابق قدیم ترین جزوی ترجمہ وتفسیر گجری زبان میں ہے آپ کی وفات ۱۴ ذی قعدہ ۹۱۲ھ میں ہوئی سورۂ اخلاص کی منظوم تفسیر بطور نمونہ:

toobaafoundation.com

نہ ان جنیا نہ وہ جایا نہ ان مائی باپ کلایا
نہ ان کوئی گود چڑھایا باجن سب ان آپ بتایا

ترجمہ اردو: نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ اس سے کوئی جنا۔ نہ اس کا کوئی ماں باپ ہے اور نہ ہی اس نے کسی کو اپنا بیٹا قرار دیا۔ باجن یہ سب کچھ اسی نے خود بنایا ہے۔ وہ اکیلا اور بے نیاز ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ (قدیم اردو/ ڈاکٹر عبدالحق)

۳- گوجری میں منظوم ترجمہ

فتح محمد گودھراوی نے ۱۱۰۹ھ میں سورۂ یوسف کا گوجری نظم میں ترجمہ کیا۔ ترجمہ قرآن مجید مکمل (نثر) ۹۵۶ص ۳۰ نم ۹×۱۱

۴- گوجری میں مکمل ترجمہ:

مولوی فقیر محمد بن محمد عبداللہ بن شیر محمد نمبردار (مرحوم)۔ مآخذ ترجمہ: مولانا احمد علی لاہوری، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا فتح محمد جالندھری (رحمہم اللہ)۔ آغاز ترجمہ ستمبر ۱۹۸۸ء اور اختتام اگست ۱۹۹۸ء، سائز ۲۱×۳۰ سم اور ۹۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

۵- گوجری میں سیرت:

اسی طرز کلام میں راقم نے سیرت طیبہ محبوب دو عالم ﷺ بزبان گوجری لکھی جو کہ تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اور ہنوز زیور طبع سے آراستہ نہیں

toobaafoundation.com

ہوئی، قرآن پاک اور سیرت طیبہ محبوب دو عالم کی میکروفلم ادارہ نوادرات ایران یہاں سے فلم بنوا کر ایران لے گئے ہیں اور انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ قرآن پاک اور سیرت کو طبع کرایا جائے گا۔

٦ - گوجری میں نعت:

ڈاکٹر ریاض مجید صاحب اپنی کتاب اردو میں نعت گوئی کے صفحہ ۱۷۰ پر لکھتے ہیں کہ اس دور کی سب سے پہلی تصنیف جواب تک دریافت ہوئی وہ فخر الدین نظامی کی مثنوی، راؤ پدم راؤ ہے یہ مثنوی ۸۲۵ھ-۸۳۸ھ کے زمانے کی ہے اس کے آغاز میں حمد کے بعد نعت ہے اس کے علاوہ علی محمد جیو گام دھنی (متوفی ۹۷۳ھ) کی جواہر اسرار اللہ ہے ان کی نعتیہ نظم اس طرح ہے۔ (تاریخ ادب حصہ اول از جمیل جالبی)

آدم آدمی ہور جن سارے نور نبی تھے کہتے
بھیس بھرا کر آپ دکھایا ہم تم اوپر بول سو دیتے
ڈونگر حیوان ہور نباتات اے سب نور نبی کا جانوں
احمد محمد نانوں احمد کے دو جا من منہ کوئی نہ آنو

گوجری زبان کا نمونہ کلام:

سجن آئیں تو پردہ تیں نکل غے بہار بیٹھوں غی
بہانہ کر غے موتیاں غو پرونے ہار بیٹھوں غی
اپنا وقار غو خیال رکھ میری گل ور نہ کر مدکھ

toobaafoundation.com

تناں مت آتی نئیں پہاویں کرو نصیحت لکھ
ہوں سمجھا تو رہو تناں ہن اپنا کیا غو مزو چکھ
زور غی ہو ایسی چھلی اڑ گیا آلنا غا سارا کھکھ
او پھر وی رو گہو فقیر سن غے میرا دکھ مدکھ

گوجری زبان کے بارے میں چند تجاویز:

۱- یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ حکومت پاکستان نے گوجری زبان کو ذرائع ابلاغ میں جگہ دی ہے۔ لیکن زبان کے بولنے والوں کی کثیر تعداد کو پیش نظر رکھ کر محسوس کیا جاتا ہے کہ جو مختصر وقت ٹی وی پر دیا جاتا ہے اسے دگنا کیا جائے۔ اس سے تحریک آزادی کشمیر پر بڑا اچھا اثر پڑے گا۔ مزید یہ کہ پشتو، پنجابی، اردو کی طرح گوجری زبان میں بھی ادیب عالم اور فاضل کے امتحانات رکھے جائیں اور کورس مقرر کیا جائے۔ اور گوجری زبان کے مصنفین اور ادباء وشعراء کو ذرائع ابلاغ میں جگہ دی جائے۔

۲- مزید ایک اہم بات کی طرف ارباب اقتدار خاص کر قومی شناختی کارڈ حکومت پاکستان کا محکمہ اور الیکشن کمیشن آف پاکستان اور محکمہ ادبیات پاکستان گوجری زبان کو نظر انداز نہ کریں جہاں جہاں دیگر علاقائی زبانوں کا مختلف فارموں میں نام لکھا جاتا ہے وہاں گوجری زبان کو بھی شامل کیا جائے۔ یہ عجیب بات ہے کہ پہاڑی زبان جس کی کوئی ادبی

toobaafoundation.com

حیثیت ہی نہیں اسے تو فارموں میں بطور مادری زبان کے اندراج کیا جاتا ہے، لیکن گوجر قوم کی قومی زبان گوجری جو کہ صدیوں سے بطور علمی وفنی اور ادبی زبان کے معروف ومشہور ہے اس کا تذکرہ گول کر دیا جاتا ہے، یہ قومی اور علاقائی زبان کے ساتھ نہائت ہی ناانصافی ہے۔ لہٰذا ہر وہ سرکاری فارم ودستاویزات جس میں زبانوں کا اندراج ہو وہاں پر گوجری زبان کو شامل کیا جائے۔

۳- تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہر ایک زبان کا لب ولہجہ تبدیل ہو جاتا ہے اور اس سے زبان کی اہمیت ختم نہیں ہوتی۔ یہی حال گوجری زبان کا ہے۔ سرینگر ریڈیو اور دیگر ذرائع ابلاغ سے جو بات چیت کا سلسلہ جاری ہے وہ ٹھیک اور درست ہے اور اسے ہی قائم رکھا جائے۔ بعض لوگ غا، غے، غی، کی جگہ کا، کے، کی، اور 'واں' کی جگہ 'ماں' بولتے ہیں اور اسے ہی معیار ٹھہراتے ہیں۔ مذکورہ بالا قاعدہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کا یہ اصرار وتقرار بلا جواز ہے، اور مزید یہ کہ یہ کوئی ایسا اعتقادی مسئلہ بھی نہیں کہ جس کے کرنے یا نہ کرنے سے کفر لازم ہو جائے گا۔ بعض لوگ اپنی علمیت وادبیت دکھانے کے لیے بلا جواز اس بحث کو چھیڑ دیتے ہیں جس سے کئی دفعہ پہلے بھی ذرائع ابلاغ پر اس زبان کو نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ (آمین)

toobaafoundation.com

عالمی زبانوں میں تراجم القرآن

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهِۦ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ۝٤﴾ (إبراهيم)

''ہم نے پیغمبروں میں سے کسی کو نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تا کہ ان کو اچھی طرح سمجھا دے۔''

اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں کو وحی ان کی قوم کی زبان ہی میں بھیجی تا کہ ان کی قوم اپنی زبان میں آسانی سے سمجھ سکے اور کوئی عذر پیش نہ کر سکے۔ حضور ﷺ کی زبان عربی تھی اور آپ کی قوم کی زبان بھی عربی تھی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر وحی عربی زبان میں نازل کی حضور ﷺ کی رسالت چونکہ تمام بنی نوع انسان کے لیے تھی اس لیے علمائے امت نے وحی عربی کو دوسری زبان میں ترجمہ کر کے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی چنانچہ حضور ﷺ کے عہد مبارک کے بعد ہی سے دوسری زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم شروع ہو گئے تھے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ یہاں ہی سے دوسری زبانوں میں تراجم قرآن کی ابتدا ہو جاتی ہے اور آج تک دنیا کی کئی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔

قرآن مجید کے ترجمے ہر ملک اور ہر زبان میں ہوئے اور ان کا سلسلہ بدستور جاری ہے یہ تراجم مسلمانوں نے بھی کیئے اور غیر مسلموں نے بھی، ان کی صحیح تعداد بتانا مشکل ہے، خاص کر مختلف زبانوں میں جو تراجم ہوئے ان کی حتمی فہرست اس وقت تک نہ بنی ہے اور نہ ہی اس کی تکمیل کا کوئی امکان ہے،

toobaafoundation.com

چونکہ زبانوں میں وقتاً فوقتاً ترجمے ہوتے رہتے ہیں لہٰذا کوئی حتمی فہرست کا دعوی نہیں کرسکتا۔ حافظ اسلم جیراپوری کی ایک فہرست تاریخ القرآن میں دی ہے لیکن بہت کم تراجم کی فہرست ہے رسالہ برہان دہلی فروری ۱۹۴۰ء میں ایک فہرست شائع ہوئی یہ کچھ مفصل ہے لیکن اس میں بھی صرف تراجم کا ذکر ہے زبانوں کا نہیں اور اگر ہے تو اتنا مفصل نہیں۔ یہاں پر راقم چند فہرست کا جائزہ پیش کرتا ہے کہ انہوں نے کتنی زبانوں تک فہرست کو بنایا۔ ((تراجم القرآن جنوبی ہند کی زبانوں میں ص ۹))

۱۔ مشہور محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے ''القرآن فی کل لسان'' میں ۶۷ زبانوں کا اندراج کیا ہے۔

۲۔ محمد مسعود احمد نے اپنے مقالے برائے ڈاکٹریٹ مختلف زبانوں میں تراجم کی فہرست جو ۶۰ زبانوں تک کی ہے۔ ((علوم القرآن محمد میاں صدیقی ص ۲۵۳))

۳۔ مملکت ترکی میں ایک ادارہ الأبحاث للتاریخ والفنون والثقافة اس سلسلہ میں کام کررہا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اس وقت تک دنیا میں کن کن زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہوئے۔

۴۔ مملکت سعودی عرب میں شاہ فہد نے تراجم القرآن اور طباعت قرآن مجید کے لیے بہت وسیع رقبہ میں ادارہ قائم کیا ہے، جو مختلف زبانوں کے معیاری تراجم کو طباعت کرکے فی سبیل اللہ تقسیم کرتے ہیں۔

۵۔ مرکز ترجمہ قرآن مجید بزبان ہائی خارجی اسلامیہ جمہوریہ ایران کے ایک ماہانہ رسالہ ترجمان وحی ۲۰۰۲ء میں ۹۳ زبانوں کی فہرست جاری کی ہے۔

toobaafoundation.com

عالمی زبانوں میں بطور نثر تراجم قرآن مجید

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۱	اٹالین					
۲	آرمینی	ابراہیم امیر خانیا	وارتا	۱۹۱۰	۴	
۳	آسامی	محمد صدر علی	گوہاٹی	۱۹۷۰	۱	
۴	آسٹرین				۲	
۵	اواری					
۶	اراناں				ناکمل	
۷	اردو	بہاء الدین المقلب بہ باجن حاجی معز الدین (۹۱۲ھ) نے تفسیر وترجمہ کیا جو قدیم ترین ترجمہ گجراتی اردو یا گجری زبان میں کیا۔			۱۰۱۱	آپ کا شمار کاملین اولیاء اللہ میں ہوتا ہے
	اردو	عبدالحق محدث دہلوی م ۱۰۵۲ھ ۹۸۵ھ میں ولادت ہوئی، مطبع امجدی ہوگلی کلکتہ، ۱۲۴۵ھ طبع ہوا				بقول تذکرہ المفسرین شاہ عبدالحق نے پہلے ترجمہ کیا اور اس کے بعد اور بزرگوں نے
	اردو	عبدالعلی بلگرامی (۱۲۰۰ھ، ۱۷۸۵م)				
	اردو	شاہ رفیع الدین (۱۲۰۳ھ، ۱۷۸۸م) کلکتہ (۱۲۵۴ھ/۱۸۳۸م)				شاہ صاحب کے ترجمہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ سب سے پہلے شائع ہوا۔
۸	ارگونین				۱	
۹	ازبک				۳	

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۱۰	اسپینی	ڈی جوزے	میڈرڈ	۱۸۴۴م	۱۴	۱۲۵۲ھ میں ابراہیم ٹولیڈ نے کیا
۱۱	اسپرانتو	محمد عبدالہادی	کوپن ہیگ	۱۹۶۹	۱	
۱۲	اطالوی	آندرے اری	وینیس	۱۵۴۷	۱۹	
۱۳	افریکانس	اسماعیل عبدالرزاق	افریقہ	۱۹۶۰	۳	افریقہ کی زبان
۱۴	البانی				۳	
۱۵	المانی				۷	
۱۶	امہارک		ادیس ابابا	۱۹۷۲	۲	اتھوپیا میں بولی جاتی ہے
۱۷	انگریزی	الیگزینڈر اس	لندن	۱۶۴۸	۴۳	جارج سیل نے ۱۶۶۹ میں کیا
۱۸	اندونزیائی				۱۳	
۱۹	انڈونیشیا	احمد حسن	نبدونگ	۱۹۲۸	۱۳	
۲۰	انڈوچائنا				۱	
۲۱	انکو				۱	
۲۲	اولف				جزوی ترجمہ	
۲۳	اویغوری				۱	
۲۴	ایراتونی				۱	
۲۵	بروہی	محمد عمر دین پوری مولانا	لاہور	۱۹۱۶	۱	

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۲۶	ایکبو				۱	
۲۷	بربری	حجاج بن یوسف کے دور حکومت میں ۱۲۷ھ میں ہوا				الجزائر میں
۲۸	بسایا				۱	
۲۹	بلتی	محمد یوسف حسین آبادی	بلتستان	۱۹۹۵		
۳۰	بلغاری	اسٹی خان	رس چگ	۱۹۳۰	۱	
۳۱	بلوچی	ملا حضور بخش	لاہور	۱۹۱۱	۱	
۳۲	برمی	مسٹر یو باجو	برما		۱	
۳۳	بنگالی	گریش چندر	کلکتہ	۱۹۹۶	۳۳	مولانا عباس علی نے بھی کیا
۳۴	بوگینی				۱	
۳۵	بوہمیین	فلی		۱۹۲۵	۴	
۳۶	بھاشا					دستیاب نہیں۔
۳۷	پرتگالی		پیرس	۱۸۸۲	۶	
۳۸	پرتکیزی					
۳۹	پشتو	فتح اللہ قندھاری	بھوپال	۱۸۶۱	۱۴	
۴۰	پنجابی	محمد سلمہ بن مولانا بارک اللہ		۱۸۷۰	۴۶	بنام تفسیری محمدی مکمل ۷ جلد قاضی افضل علوی چوہڑ ۸۷۶/۵ کے پاس موجود ہے۔

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۴۱	پولش	جانا مرزے	وارسا	۱۸۵۸	۳	
۴۲	تاتاری				۱	
۴۳	تامل	حبیب محمد القاہری	بمبئی	۱۸۸۴	۶	مصطفیٰ علیم حاجی نے بھی کیا
۴۴	تاگالوگ				۳	
۴۵	تاؤسوگ				۲	
۴۶	ترکی	محمد التفسیری	قاہرہ	۱۸۴۲	۱۵	احمد بن محمد رومی (م ۸۵۴ھ) نے تفسیر ابی اللیث کو ترکی زبان میں نظم کیا۔
۴۷	ترکمن				۳	
۴۸	ترکمانی					
۴۹	تلگیو	چلکوری نرائن راؤ	مدراس	۱۹۳۸	۴	
۵۰	تھائی	اسماعیل بن یحییٰ	بنکاک	۱۹۲۹	۲	
۵۱	جاوانی	کیائی بشری	جوگ جکارتا	۱۹۶۷		
۵۲	جاپانی	کن اچی ساکا موٹو		۱۹۲۰	۶	عبداللہ ابراہیم نے بھی کیا
۵۳	جادی	نیادیا		۱۹۰۳	۱	انڈونیشیا کی زبان
۵۴	جرمنی	سالومن شیویگر	نورنمبرگ	۱۵۴۷	۲۰	
۵۵	چترالی (کھوار)	قاری بزرگ شاہ ازہری	اسلام آباد	۱۹۹۴	۱	آغاز ۱۹۹۲ پہلا ترجمہ اختتام ۱۹۹۴ء طبع ہو چکا ہے۔

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۵۶	چیک	اگناوسیلے	پراہا	۱۹۲۵	۳	
۵۷	چینی	ژانگ لویوچی	بیجنگ	۱۹۲۷	۷	
۵۸	چچوا				۱	
۵۹	حبشی				۱	
۶۰	دکنی			۱۱۰۹ھ		جزوی
۶۱	درگا				۱	
۶۲	ولندیزی	شوئیگر				
۶۳	ڈانش	پیڈرسنن	کوپین ہنگین	۱۹۱۹	۳	
۶۴	ڈچ	سالومن شوئیگر	ہمبرگ	۱۶۴۱	۷	
۶۵	ڈینش				۴	
۶۶	ڈنمارکی	پیٹرسن		۱۹۱۹		
۶۷	روسی	یاسٹنی کوف	سینٹ پٹرسبرگ	۱۷۱۶	۸	
۶۸	رومانی	سلومترو	سروماوتی بکاریا	۱۹۱۲	۱۱	
۶۹	ریختہ	کاظم علی جوان		۱۲۱۹ھ	۱	مولوی امانت اللہ نے بھی ترجمہ کیا ۱۲۱۹ھ
۷۰	زولو					
۷۱	سرائیکی	مہر عبدالحق			۱	
۷۲	سربو کروشین	جبری برانک مائیکو	بلغراد	۱۸۹۵	۴	
۷۳	سروش	محمدی کوئی علی زادہ	بغداد	۱۹۷۱	۲	

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۷۴	سربین	محمدی کوئی علی زادہ	بغداد		۲	
۷۵	سرولی	میکولو پیرائسن	بلگریٹر	۱۸۹۵	۱	
۷۶	سریانی	حجاج بن یوسف کے دور حکومت ۱۲۷ھ میں				
۷۷	سندانیسی	قمرالدین صالح	بندونگ	۱۹۷۱		
۷۸	سندھی	عزیز اللہ متالوی		۱۷۴۷ء	۱۴	پہلا ترجمہ (۲۷۰ھ سنہ-۹۸۴ء) میں ہوا
	سندھی	عبداللہ مخدوم ۱۱۷۴ھ				تفسیر ہاشمی سندھی زبان میں
	سندھی	محمد صادق	لاہور	۱۸۶۷		
۷۹	سنسکرت		کانپور	۱۸۹۷	۲	پہلا ترجمہ لگ بھگ ۲۷۰ھ میں ہوا
۸۰	سنہالی				۲	سیلون کی زبان
۸۱	سی رایک				۱	روس، ایران، عراق کے ملحقہ علاقہ جات
۸۲	سواحلی	گاڈفرے	لندن		۳	
۸۳	سوڈانی				۱	
۸۴	سویڈن	فریڈرک	اسٹاک ہوم	۱۸۴۳	۳	
۸۵	شینا					گلگت چترال میں بولی جاتی ہے۔
۸۶	سومالی	عبدالکریم شیخ محمد				
۸۷	عبرانی	ہرمن ریکن ڈورف	لیپزگ	۱۸۵۷	۵	

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۸۸	عواجدانیہ	عبدالرشید		۱۳۰۶ھ		
۸۹	فارسی	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ متوفی ۳۵ھ بمطابق ۶۵۵ء				جزوی ترجمہ سورہ فاتحہ
	فارسی	حضرت موسیٰ بن سیار الاسوری ۲۵۵ھ				غالباً یہ دوسرا مکمل ترجمہ ہے
	فارسی	علی بن محمد انصاری الہروی متوفی ۴۸۰ھ				
	فارسی	مسعود بن عمر معروف سعد الدین متوفی ۷۹۲ھ				۷۲۲ھ پیدا ہوئے ۷۹۲ھ وفات پائی اپنے دور کے مشہور مصنف تھے تفسیر ترجمہ بنام کشف الاسرار۔
	فارسی	شاہ ولی اللہ ۱۱۱۴ھ - ۱۱۷۶ھ				
	فارسی	علی بن محمد معروف سید شریف ۷۴۰ھ/۸۱۶ء				مولانا عبدالحق حقانی نے تفسیر حقانی کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ان کے ترجمہ کو سعدی کی طرف منسوب کیا ص ۴۱۹
	فارسی:	حضرت مخدوم نوح سرور ہالائی م ۹۱۱-۹۹۸ھ ترجمہ بزبان فارسی-سندھی ادبی بورڈ نے ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء شائع کیا۔ (سہ ماہی ادبیات اسلام آباد۔ ۴/۱۳-۱۴-۱۵)				
	فارسی	شہاب الدین دولت آبادی متوفی ۸۴۹ھ، علی بن محمد متوفی ۸۷۵ھ، حسین علی کاشفی ۹۰۶ھ، معین الدین ۹۵۴ھ مولانا محمد رضوی ۱۰۴۴ھ، نعمت خان متوفی ۱۱۲۱ھ۔				

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
	فارسی	محمد تقی بن محمد کاظم کرمانی مرزا ۱۲۱۵ھ، محمد غوث بشاری ۱۲۵۲ھ				یہ وہ مشاہیر ہیں جنہوں نے فارسی زبان میں ترجمہ اور تفسیر لکھی
	فارسی	کمال الدین حسین	کلکتہ	۱۸۳۷	۵۲	
۹۰	فرانسیسی	آندری ڈیورائر	پیرس	۱۶۴۷		
۹۱	فلپائنی				۱	
۹۲	فنش	زیڈاے حسن	ٹمپری	۱۹۴۲	۲	
۹۳	فلاندی				۳	
۹۴	فولانی				مکمل ترجمہ	
۹۵	قرقیز ستانی				۲	
۹۶	قزاقستانی				۴	
۹۷	کرار					
۹۸	کردی				٦	
۹۹	کرہ ای				۲	
۱۰۰	کریول				۱	
۱۰۱	کیکویو				۱	
۱۰۲	کشمیری	میر واعظ مولانا محمد یوسف			۵	
۱۰۳	کناری				۱	جنوبی ہند کی زبان
۱۰۴	کنٹری	مختلف اسکالرز	بنگلور	۱۹۷۸	۱	
۱۰۵	کوریائی	سنگ سن کم	سئیو ل	۱۹۷۱	۱	

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۱۰۶	گجراتی	عبدالقادر بن لقمان	بمبئی	۱۸۷۹	۱۰	قدیم ترجمہ گجراتی یا گوجری
	گجراتی	غلام علی کاٹھیاواڑی				
۱۰۷	گرجی				۱	
۱۰۸	گوجری	بہاء الدین ملقب بابا باجن متوفی ۹۱۲ھ نے کیا			۶	عبدالحق بابائے اردو کی تحقیق کے مطابق یہ پہلا ترجمہ ہے پرانی اردو یا گوجری منظوم میں ہوا۔
	گوجری	فتح محمد گودھرادی ۱۱۰۹ھ				سورہ یوسف کا گوجری میں ترجمہ منظوم
	گوجری	محمد امین (متوفی بعہد اورنگزیب عالمگیر)				سورہ یوسف کو گوجری میں نظم کیا سال تصنیف (۱۱۰۹ھ)
	گوجری	مولوی فقیر محمد چکاروی، جبڑ جنڈالی، مظفر آباد آزاد کشمیر	لاہور	۱۹۸۸		کتب خانہ ادارہ تحقیقات میں مخطوطہ موجود ہے، مکمل ترجمہ مطبوعہ قرآن مجید کے بین السطور ۱۹۸۸ ابتدا اور اختتام ۱۹۹۸
۱۰۹	گلگتی یا بلتی					بلتستان، گلگت میں بولی جاتی ہے۔
۱۱۰	گورکھی	محمد یوسف			۲	
۱۱۱	لاطینی	راہب پطرس طرابکس نے ۱۶۶۸ میں کیا				
	لاطینی	رابرٹس کیٹی	باسلیکس	۱۵۴۳	۱۵	

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۱۱۲	لہتانی				۳	
۱۱۳	لمینگالا				۱	
۱۱۴	مالٹی				۱	
۱۱۵	مالاگاشی				۱	
۱۱۶	مجاری				۲	
۱۱۷	مرہٹی	محمد یعقوب خان	بمبئی	۱۹۷۳	۲	جمال الدین افغانی کی کوشش بھی شامل رہی
۱۱۸	مکاسار				۲	
۱۱۹	ملیالم	متصرل یم	کیاکولم	۱۹۸۰	۲	مایان کٹی نے ۱۸۷۰میں کیا
۱۲۰	ملائی	عبدالرؤوف شیخ	قاہرہ	۱۹۲۳	۶	
۱۲۱	مقدونیۃ				۱	
۱۲۲	ملائیشین					
۱۲۳	مندہ				۱	
۱۲۴	میراناؤ				۱	فلپائن میں بولی جاتی ہے
۱۲۵	نارویجین	انز برگ	اوسلو	۱۹۸۰	۱	
۱۲۶	نروژی				۳	
۱۲۷	یوروبا	یم سی کولی	لاگوس	۱۹۰۶	۲	
۱۲۸	یونانی	پنٹپاکی	ہلمسٹڈ	۱۷۳۴	۹	
۱۲۹	ویتنامی				۱	

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۱۳۰	یوروگوئے				۱	
۱۳۱	لرنڈا	رحمت علی خان ساقی			۲	
۱۳۲	یوگوسلاوی					
۱۳۳	ہسپانوی	ڈی رولس		۱۸۴۴		
۱۳۴	ہندی	مختلف روایت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہندی میں پہلا ترجمہ ۲۷۰ھ میں ہوا			۱۸	شمالی پنجاب کشمیر کے حکمران کی درخواست پر منصورہ کے امیر عبداللہ بن عمر نے ایک عراقی عالم سے سندھی، ہندی، سنسکرت میں اس حکمران کے لیے ترجمہ کرایا۔
۱۳۵	ہندی	احمد شاہ مسیحی	راجپور	۱۹۱۵		
۱۳۶	ہوسا	ابوبکر محمد گمی	بیروت	۱۹۷۹	۱	
۱۳۷	ہنگری	جارج گیدان		۱۸۳۱	۲	
۱۳۸	ہنگیرین				۲	
۱۳۹	ہالینڈ	شوگیر		۱۶۴۱	۱	
۱۴۰	سواحلی	ڈی لٹ		۱۹۲۳		

ادارہ تحقیقات اسلامی کی لائبریری میں موجود تراجم القرآن

۱- اردو، ۲- اٹالین، ۳- انڈونیشی، ۴- انگریزی، ۵- برمی، ۶- بنگالی، ۷- پرتگالی، ۸- پشتو، ۹- پنجابی، ۱۰- جرمنی، ۱۱- چترالی، ۱۲- چینی، ۱۳- زولو (افریقی)، ۱۴- سندھی، ۱۵- سواحلی، ۱۶- فارسی، ۱۷- کشمیری، ۱۸- گوجری، ۱۹- ملائی، ۲۰- ہندی، ۲۱- ہوسا، ۲۲- یوربا

toobaafoundation.com

اردو، پنجابی، عربی، گوجری، پشتو منظوم تراجم قرآن

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۱	قرآن مجید	آغا شاعر قزلباش		۱۳۴۴ھ		افصح الکلام
۲	قرآن مجید	ابراہیم بیگ	آگرہ	۱۹۳۴		
۳	قرآن مجید	اثر زبیری	لکھنؤ	۱۳۹۴ھ		
۴	قرآن مجید	احمد حسین قریشی	غیر مطبوعہ			
۵	قرآن مجید	اویس محمد	کراچی	۱۹۶۶		
۶	قرآن مجید	بدر الدین عامری شیخ م۹۶۰ھ				تین تفاسیر لکھیں ایک نظم میں ایک لاکھ اسی ہزار اشعار
۷	قرآن مجید	بہاء الدین شیخ م۹۱۲ھ				قدیم اردو گجراتی یا گوجری میں
۸	قرآن مجید	حسن سرہندی صوفی محمد				
۹	قرآن مجید	حیدری				سورہ فاتحہ
۱۰	قرآن مجید	خالد عبدالعزیز				فرقان جاوید
۱۱	قرآن مجید	دانش فرازی	مدراس	۱۹۶۵		سورہ فاتحہ
۱۲	قرآن مجید	دل محمد				
۱۳	قرآن مجید	سیماب اکبرآبادی عاشق حسین	کراچی	۱۹۵۲		وحی منظوم
۱۴	قرآن مجید	شائق ایزدی شمس الدین		۱۳۴۲ھ		
۱۵	قرآن مجید	ظہور الحق حافظ				سورہ فاتحہ

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۱۶	قرآن مجید	ظہیر الدین محمد لاہوری				سورہ یٰسین
۱۷	قرآن مجید	عبدالحی قادری	بنگلور			پارہ عم اور مزمل
۱۸	قرآن مجید	عبدالسلام محمد عباس بدایوانی	لکھنؤ	۱۲۱۴ھ/ ۱۸۲۸		زادالآخرت
۱۹	قرآن مجید	عبداللطیف اکبرآبادی	آگرہ			
۲۰	قرآن مجید	عبداللہ حافظ				پارہ عم
۲۱	قرآن مجید	عبداللہ خان	آگرہ	۱۳۱٦ھ		
۲۲	قرآن مجید	غلام محمد مرتضی	لاہور	۱۹۰۱		سورہ یٰسین
۲۳	قرآن مجید	فتح محمد گودھراوی	تعلیمی پرنٹنگ پریس	(۱۱۰۹)		سورہ یوسف بزبان گوجری
۲۴	قرآن مجید	بہاء الدین الملقب بہ بابا باجن حاجی معز الدین متوفی ۹۱۲ھ				قدیم ترین ترجمہ جزئی ترجمہ گجراتی یا گوجری نہ اُن جنیا نہ وہ جایا نہ اُن مائی باپ کلایا
۲۵	قرآن مجید	فضل الرحمٰن شیخ	لاہور، علمی کتب خانہ	۱۹۸۳		سورہ فاتحہ وبقرہ
۲٦	قرآن مجید	فیروز الدین محمد	لاہور	۱۳۲۰ھ		سورہ الضحیٰ
۲۷	قرآن مجید	فیض	لاہور			سورہ المزمل
۲۸	قرآن مجید	قاسم محمد		۱۹٦۱		سورہ فاتحہ
۲۹	قرآن مجید	کبیر کوثر		۱۹٦٦		پارہ عم
۳۰	قرآن مجید	محبوب ککے زئی	لاہور	۱۹۵۲		
۳۱	قرآن مجید	محمد ادریس		۱۹٦۴		مفہوم القرآن

toobaafoundation.com

نمبر	زبان	مترجم	مقام اشاعت	تاریخ اشاعت	کل تراجم	کیفیت
۳۲	قرآن مجید	محمد اشرف	بمبئی	۱۲۶۳ھ		سورہ یوسف
۳۳	قرآن مجید	محمد سلمہ بن مولانا بارک اللہ		۱۳۱۴ھ		تفسیر محمدی پنجابی زبان میں ۷ جلدیں، قاضی محمد فضل علوی
۳۴	قرآن مجید	محمد یعقوب بھٹی				سورہ فاتحہ
۳۵	قرآن مجید	معزالدین		۱۲۰۶ھ		ہندی میں سورہ والضحیٰ
۳۶	قرآن مجید	ناصرالدین محمد بن عبد؟ متوفی ۸۸۲ھ				فتح الرحمٰن فی تفسیر القرآن
۳۷		محمد بن عبدالوہاب شیرازی				ایک لاکھ اشعار
۳۸		حکیم اشرف	بمبئی	۱۲۶۳ھ/۱۸۴۶ء		سورہ یوسف
۳۹		عبدالحق قادری شاہ	بنگلور	۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء		جواہر التفسیر فی السیر والتذکیر ۲۵۸
۴۰	قرآن مجید	عبدالحق پروفیسر (سل ہاڑی)، باغ۔آزاد کشمیر				منظوم اردو ترجمہ
۴۱	قرآن مجید	غلام نصیرالدین نصیر	گولڑہ شریف			منظوم اردو جزوی ترجمہ
۴۲	قرآن مجید	محمد ابراہیم	بلوچستان			اردو بیس ہزار اشعار
۴۳	قرآن مجید	جعفر حسین پشاور				پشتو

toobaafoundation.com

کتابیات ماخذ

حسب ذیل وہ کتب ہیں جن سے براہ راست یا بالواسطہ استفادہ کیا گیا ہے۔

۱- آئینہ معلومات القرآن/ نصرت علی اثیر

۲- الابحاث للتاریخ والفنون والثقافۃ ترکی۔ تراجم ۱۵۱۵، ۱۹۸۰

۳- اردو تراجم وتفاسیر قرآن/ مسعود احمد، فکر ونظر، دیکھئے مسعود احمد

۴- برہان دہلی فروری ۱۹۴۰ء

۵- تاریخ القرآن/ عبدالصمد صارم

۶- تاریخ القرآن/ اسلم جیراج پوری

۷- تذکرہ المفسرین/ زاہد الحسینی

۸- خاتون پاکستان/ قرآن نمبر حصہ دوئم

۹- خطاطان قرآن/ انور حسین نفیس رقم

۱۰- دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم

۱۱- سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوئم/ محمد مختار عالم

۱۲- معارف اعظم گڑھ

۱۳- معلومات قرآن/ عثمان غنی طاہر

۱۴- قدیم اردو میں قرآن کے تراجم/ مولوی عبدالحق

۱۵- قرآن حکیم کے اردو تراجم/ صالحہ عبدالحکیم شرف الدین

toobaafoundation.com

۱۶- القرآن فی کل لسان/ ڈاکٹر حمید اللہ

۱۷- قرآن کے تراجم مغربی و مشرقی زبانوں میں/ محمد عبداللہ منہاس

۱۸- قرآن مجید کے اردو تراجم/ ڈاکٹر احمد خان

۱۹- قرآن مجید کے اردو تراجم/ جمیل نقوی

۲۰- قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر/ سید احمد شنطاری

۲۱- الہلال القاہرۃ

۲۲- ہندوستان میں اسلامی علوم/ عماد الحسن آزاد فاروقی

۲۳- قدیم اردو/ ڈاکٹر عبدالحق

۲۴- تاریخ ادب اردو/ ڈاکٹر جمیل جالبی

۲۵- ترجمان وحی: اپریل، ۲۰۰۰ء قم: اسلامیہ جمہوریہ ایران۔

۲۶- **فکر و نظر: ۳۶/ ۳- ۴**

راقم کی دیگر مرتبہ کتب

۱- قرآن مجید ترجمہ بزبان گوجری (عکسی)

۲- سیرت طیبہ محبوب دو عالم ﷺ بزبان گوجری (عکسی)

۳- عالمی زبانوں میں تراجم قرآن مجید

۴- پاکستان کی علاقائی زبانوں میں تراجم قرآن و سیرت النبی

۵- اسم اعظم و نمازوں کے بعد وظائف و دعا

۶- تاریخ زبان گوجری

toobaafoundation.com